خاص نمبر

ٹارزن اور گل بکاؤلی

ٹارزن، منکو کے ہمراہ نہایت تیزی سے جنگل سے گزرتا ہوا کاچار قبیلے کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔ اسے تھوڑی دیر پہلے کاچار قبیلے کے ایک وحشی نے آکر بتایا تھا کہ آکو بابا نے اسے بلایا ہے۔

جس وحشی نے ٹارزن کو پیغام دیا تھا اس کا نام ہوگو تھا جو آکو بابا کی جھونپڑی کے پاس ہی رہتا تھا۔ ضرورت کے وقت آکو بابا اسے ہی آواز دے کر بلاتے تھے اور ہوگو ان کا ہر کام پورا کر دیتا تھا۔

ہوگو نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ آکو بابا نے جھونپڑی سے باہر آکر اس سے کہا تھا کہ وہ جائے اور ٹارزن جہاں بھی ہو اس سے کہے کہ وہ جلد سے جلد ان کی جھونپڑی میں آجائے۔ انہیں ٹارزن سے ایک بہت

ضروری بات کرنی ہے۔

آکو بابا نے ٹارزن سے کیا بات کرنی ہے اس کے بارے میں تو ہوگو نے ٹارزن کو کچھ نہیں بتایا تھا البتہ ہوگو نے ٹارزن کو یہ ضرور بتایا تھا کہ آکو بابا کچھ پریشان اور الجھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ آکو بابا ایک عبادت گزار اور نیک بزرگ تھے۔ وہ بڑی سے بڑی مصیبت سے بھی نہیں گھبراتے تھے اور نہ ہی کسی نے انہیں آج تک پریشان ہوتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اب ہوگو کے کہنے کے مطابق آکو بابا الجھے ہوئے بھی تھے اور پریشان بھی۔

دوپہر کا وقت تھا اور اس وقت عموماً ٹارزن اپنی جھونپڑی میں ہی ہوتا تھا۔ وہ جھونپڑی میں کچھ دیر آرام کرتا تھا اور شام ہوتے ہی وہ جنگل میں گھومنے پھرنے نکل جاتا تھا۔ ابھی ٹارزن جھونپڑی میں آرام کرنے کے لئے آکر لیٹا ہی تھا کہ ہوگو وہاں آگیا اور جب اس نے ٹارزن کو آکو بابا کا پیغام دیا تو ٹارزن فوراً اس کے ساتھ آکو بابا سے ملنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ منکو بھی ٹارزن کے ساتھ جھونپڑی میں

ہی موجود تھا اس لئے وہ بھی ٹارزن کے ساتھ چل دیا تھا۔ تیزی سے سفر کرتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں آکو بابا کی جھونپڑی موجود تھی۔

ٹارزن اور منکو جب وہاں پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آکو بابا اپنی جھونپڑی کے باہر ہی موجود تھے اور انتہائی پریشانی کے عالم میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے جیسے وہ کسی کا شدت سے انتظار کر رہے ہوں۔

ٹارزن نے ان کے قریب جا کر جب انہیں مخصوص انداز میں سلام کیا تو وہ چونک کر یوں اس کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں ٹارزن کی آمد کا پتہ ہی نہ چلا ہو۔ ان کے چہرے پر واقعی شدید پریشانی اور الجھن دکھائی دے رہی تھی۔

''آؤ۔ ٹارزن بیٹا۔ اچھا ہوا ہے کہ تم آگئے ہو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''کیا بات ہے آکو بابا۔ آج آپ بے حد پریشان اور الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ سب خیریت تو ہے نا''۔ ٹارزن نے ان کی طرف غور سے دیکھتے

ہوئے پوچھا۔

''نہیں ٹارزن بیٹا۔ خیریت ہی تو نہیں ہے۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں سب بتاتا ہوں''۔ آکو بابا نے اسی انداز میں کہا اور اپنی جھونپڑی کی جانب ہو لئے۔ ٹارزن نے منکو کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود آکو بابا کے پیچھے ان کی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

جھونپڑی میں خشک گھاس بچھی ہوئی تھی۔ آکو بابا اپنی مخصوص جگہ پر جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے ٹارزن کو بھی اپنے سامنے بٹھا لیا۔ آکو بابا کے چہرے پر سوچ و بچار کے گہرے تاثرات تھے جیسے وہ یہ سوچ رہے ہوں کہ وہ بات کہاں سے شروع کریں۔ ٹارزن خاموشی سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''ٹارزن بیٹا۔ اس بار تمہیں جنگل چھوڑ کر کوہ آتش پر جانا ہے۔ کیا تم میرے کہنے پر وہاں جاؤ گے''۔ آکو بابا نے چند لمحوں کے بعد ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کوہ آتش۔ یہ کوہ آتش کیا ہے''۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''کوہ پہاڑ کو کہتے ہیں اور آتش سے مراد آگ ہوتی ہے بیٹا۔ میں تمہیں ایک ایسے پہاڑ پر بھیجنا چاہتا ہوں جہاں ہر طرف آگ ہی آگ ہے۔ ایسی آگ جس میں اگر جن اور دیو بھی داخل ہو جائیں تو وہ بھی ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو سکتے ہیں''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اوہ۔ جس آگ میں جن اور دیو ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو سکتے ہیں آپ مجھے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں۔ کیا اس آگ کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''ہو گا۔ بالکل ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی تم کوہ آتش پر قدم رکھو اسی لمحے تمہارے جسم میں آگ بھڑک اٹھے اور تم اس آگ میں جل کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں جاؤ اور وہاں جا کر گل بکاؤلی کی مدد کرو''۔ آکو بابا نے کہا۔

''گل بکاؤلی۔ کون ہے یہ گل بکاؤلی جس کی مدد کے لئے آپ مجھے کوہ آتش بھیجنا چاہتے ہیں''۔ ٹارزن

نے اسی انداز میں کہا۔

"گل بکاؤلی کا تعلق کوہ قاف کی سنہری ریاست سے ہے۔ وہ سنہری ریاست کی شہزادی ہے۔ سنہری ریاست کا بادشاہ جن ایک نیک اور انتہائی رحمدل بادشاہ ہے جس کی ایک ہی بیٹی ہے جو اپنے باپ کی طرح نہایت نیک، رحمدل اور دوسروں سے دلی ہمدردی کرنے والی شہزادی ہے۔ گل بکاؤلی چونکہ کوہ قاف اور پرستان کی تمام ریاستوں کی شہزادیوں سے زیادہ حسین ہے اس لئے اس سے کوہ قاف اور پرستان کی ہر ریاست کا بادشاہ، شہزادہ، وزیر، سپہ سالار اور ہزاروں نوجوان جن اور دیو شادی کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلے میں سنہری ریاست کے جن بادشاہ جس کا نام کاشوک ہے، کے پاس شہزادی گل بکاؤلی کے لئے سینکڑوں رشتے بھی آ چکے ہیں لیکن شہزادی گل بکاؤلی ان میں سے کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ شہزادی گل بکاؤلی کا کہنا ہے کہ وہ صرف اسی جن یا دیو سے شادی کرے گی جو اس کی تین خواہشیں پوری کر کے اسے اپنے بارے میں یہ یقین دلائے گا کہ وہ بہادر ہونے کے

ساتھ ساتھ انتہائی رحمدل اور نیک بھی ہے۔ شہزادی گل بکاؤلی نے شادی کے خواہشمند افراد کے لئے اپنے باپ کو تین انتہائی سخت اور کڑی شرائط بتائیں تھیں جنہیں جن اور دیو کسی بھی صورت میں پوری نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے سب خاموش ہو کر رہ گئے تھے۔ شہزادی گل بکاؤلی کی پہلی شرط بہادری کا امتحان لینے کی تھی جس میں اس سے شادی کرنے والے خواہش مند جن یا دیو کو خالی ہاتھوں دس سورما جنوں اور دس سورما دیوؤں کا مقابلہ کرنا تھا۔ دوسری شرط کے مطابق اس سے شادی کی خواہش رکھنے والے کو اپنی ذہانت سے ایک پہیلی سلجھانی تھی۔ اسی طرح شہزادی کی تیسری شرط کے مطابق اس سے شادی کرنے والے جن یا دیو کو اس کے لئے زمین کی گہرائی میں جا کر ایک ایسا سنہری پھول حاصل کرنا تھا جو زمین کی گہرائی میں کہیں پیدا ہوتا ہے اور اس پھول کی یہ خاصیت ہے کہ اس کے سنہری پتے کھانے والا انتہائی نیک، رحمدل اور انصاف پسند بن جاتا ہے۔ یہ سنہری پھول زمین کی گہرائیوں میں موجود سیاہ سمندر میں پیدا ہوتا ہے جہاں

کسی جن یا دیو کے لئے جانا ناممکن ہے۔ سیاہ سمندر میں جانے والا جن یا دیو جب تک سنہری پھول حاصل نہ کر لے وہ سمندر سے باہر نہیں آ سکتا۔ سیاہ سمندر کا سیاہ پانی یا تو ہمیشہ کے لئے اسے نگل لیتا ہے ورنہ سیاہ سمندر اس جن اور دیو کو اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے لیکن اس حال میں کہ نہ تو اس جن یا دیو کی آنکھوں کی روشنی رہتی ہیں اور نہ ہی اس کے ہاتھ پاؤں کام کرتے ہیں ۔ وہ جن ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جاتا ہے۔ پہلی دو شرطیں تو شاید کوئی جن یا دیو پوری کر سکتا تھا لیکن شہزادی گل بکاؤلی کی تیسری شرط بے حد سخت تھی جسے پورا کرنے کے لئے کوہ قاف اور پرستان کا کوئی بھی جن اور دیو سیاہ سمندر میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے شہزادی گل بکاؤلی کی شادی نہیں ہو رہی تھی جس کی وجہ سے اس کا باپ بہت پریشان تھا۔

شہزادی گل بکاؤلی کے باپ نے شہزادی گل بکاؤلی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی کہ وہ ان تمام شرائط کو بھول جائے اور کوہ قاف یا پرستان کے کسی

خوبصورت اور ذہین شہزادے کو پسند کر کے اس سے شادی کر لے یا پھر وہ اپنی تیسری شرط بدل دے جسے پورا کرنا کسی بھی جن یا دیو کے لئے آسان ہو۔ لیکن شہزادی گل بکاؤلی اپنی تینوں شرطوں کے پورا ہوئے بغیر کسی سے بھی شادی کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔ شہزادی کی کڑی اور نہ پوری ہونے والی شرطوں کی وجہ سے اب کوہ قاف اور پرستان سے شہزادی گل بکاؤلی کے رشتے بھی نہیں آ رہے تھے جس سے سنہری ریاست کے جن بادشاہ کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر ایک دن کاشوک جن کو پتہ چلا کہ اس کی بیٹی گل بکاؤلی کو پرستان کا ایک دیو زبردستی اٹھا کر لے گیا ہے۔ شہزادی گل بکاؤلی اپنی سہیلیوں کے ساتھ پرستان کے جنگلوں کی سیر کرنے کے لئے گئی ہوئی تھی۔ ان جنگلوں میں پرستان کی ایک ریاست کا شیطان دیو رہتا تھا جسے ریاست کے بادشاہ نے ریاست بدر کر دیا تھا۔

شیطان دیو جس کا نام ہاشام تھا بے حد ظالم، بے رحم، جادوگر اور شیطان صفت دیو تھا جس نے ریاست

کے ساتھ ساتھ پورے پرستان میں اپنی شر انگیزیوں سے جنوں، دیوؤں، پریوں اور پریزادوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ وہ نہ صرف جنوں، دیوں، پریوں اور پریزادوں کو بے حد تنگ کرتا تھا بلکہ ناحق انہیں ہلاک بھی کر دیتا تھا۔ ہاشام دیو چونکہ جادوگر تھا اس لئے وہ اپنے جادوئی طاقتوں کو برقرار رکھنے اور انہیں بڑھانے کے لئے جنوں اور دیوؤں کے ننھے بچوں کو بھی اٹھا کر لے جاتا تھا اور پھر وہ انہیں ہلاک کر کے انہیں کھا جاتا تھا۔ پہلے تو کسی کو اس بات کا علم نہیں ہوا تھا کہ ان کے بچے اچانک کہاں اور کیسے غائب ہو جاتے ہیں لیکن جب ہاشام دیو کا راز کھلا تو ریاست کے تمام جن اور دیو ہاشام دیو کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے ریاست کے بادشاہ سے کہہ کر ہاشام دیو کو ریاست سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔

ہاشام دیو پرستان کے ایک انتہائی گھنے جنگل میں آ گیا جس کا پرستان کی کسی ریاست سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ اس جنگل میں رہنے لگا۔ جنگل میں رہتے ہوئے بھی وہ اپنی شیطان کاریوں سے باز نہیں آیا تھا

وہ جادو سے بھیس بدل کر رات کے وقت کسی نہ کسی ریاست میں چلا جاتا اور جہاں بھی اسے کوئی آٹھ سے دس سال کا بچہ ملتا وہ اسے اٹھا کر وہاں سے لے جاتا اور اسے جنگل میں لا کر ذبح کر کے کھا جاتا تھا۔ جنوں اور دیوؤں کے بچوں کو کھانے سے نہ صرف اس کی جسمانی طاقتوں میں اضافہ ہو رہا تھا بلکہ اس کی جادوئی طاقتوں میں بھی بے پناہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ہاشام دیو کے پاس اس قدر جادوئی طاقتیں آ گئی تھیں کہ وہ ایک پھونک مار کر اپنے سامنے موجود جنوں اور دیوؤں کی بڑی سے بڑی فوج کو بھی ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتا تھا۔

جب ہاشام دیو کی طاقتوں میں انتہائی حد تک اضافہ ہو گیا تو اس نے پرستان کا جنگل چھوڑ دیا اور سمندر میں موجود ایک ویران جزیرے پر جا کر رہنے لگا۔ اس جزیرے پر آ کر اس نے پہاڑوں کے نیچے ایک خفیہ محل بنا لیا جہاں وہ شہنشاہوں جیسی زندگی گزارتا ہے۔ اپنی خدمت کے لئے ہاشام دیو نے محل میں بے شمار پریوں کو اغوا کر کے اپنی کنیزیں بنا رکھا

ہے اور بے شمار جن اور دیو اس کے غلام ہیں جو نہ صرف اس کے محل میں رہتے ہیں بلکہ اس جزیرے کی بھی حفاظت کرتے ہیں جسے ہاشام دیو اپنا جزیرہ کہتا ہے۔ ہاشام دیو چونکہ جادو کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن چکا ہے اس لئے پوری دنیا کے جادوگر اور جن، دیو اس سے ڈرتے ہیں اور کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ہاشام دیو کا سامنا کر سکے۔

ہاشام دیو نے جس جزیرے پر قبضہ کیا ہے اس نے اس جزیرے کا نام بھی ہاشام جزیرہ ہی رکھ دیا ہے۔ اپنے نام والے جزیرے کی حفاظت کے لئے اس نے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے ہیں جو جادو کے ہیں۔ ان جادوئی حفاظتی انتظامات کو ختم کئے بغیر نہ تو کوئی اس جزیرے پر جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ہاشام دیو تک پہنچ سکتا ہے۔

ہاشام دیو بھی شہزادی گل بکاؤلی کو بے حد پسند کرتا تھا۔ لیکن وہ چونکہ نہ کسی ریاست کا بادشاہ تھا، نہ شہزادہ، نہ وزیر اور نہ ہی سپہ سالار اس لئے اس نے سنہری ریاست کے بادشاہ کے پاس کبھی شہزادی گل

بکاؤلی کی شادی کا پیغام نہیں بھیجا تھا۔ شہزادی گل بکاؤلی نے جن تین شرطوں کا اعلان کرایا تھا اسے سن کر ہاشام دیو بے حد ہنسا تھا وہ جانتا تھا کہ یہ شرطیں پرستان اور کوہ قاف کا کوئی جن یا دیو پوری نہیں کر سکے گا۔ اس لئے اس نے اپنی جادوئی طاقتیں بڑھانے میں دن رات ایک کر دیئے تھے اور جب وہ انتہائی طاقتور جادوگر بن گیا اور اس نے ایک جزیرے پر قبضہ کر کے اس پر اپنی سلطنت بنا لی تو اس نے شہزادی گل بکاؤلی کو اپنے پاس اپنے محل میں لانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ انتہائی طاقتور اور خطرناک جادوگر دیو بن چکا تھا۔ لیکن چونکہ شہزادی گل بکاؤلی ایک جن بادشاہ کی بیٹی تھی اور جنوں اور دیوؤں کی بیٹیوں پر اس وقت تک کوئی جادو نہیں کیا جا سکتا تھا جب تک کہ وہ اپنی ریاست میں موجود رہیں اس لئے ہاشام دیو، شہزادی گل بکاؤلی کو سنہری وادی سے جادو کے زور سے اٹھا کر نہیں لا سکتا تھا۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ شہزادی گل بکاؤلی اپنی ریاست سے نکل کر کسی دوسری ریاست میں آجائے یا پھر وہ کسی ایسی جگہ چلی جائے



جو سنہری ریاست کا حصہ نہ ہو اور شہزادی گل بکاؤلی نے خود ہی اپنی ریاست سے دور ایک جنگل میں جا کر اس کی خواہش پوری کر دی۔

جب ہاشام دیو کو علم ہوا کہ شہزادی گل بکاؤلی اپنی ریاست سے دور ایک جنگل میں ہے تو وہ فوراً اس جنگل میں پہنچ گیا۔ شہزادی گل بکاؤلی کے ساتھ اس کے سینکڑوں محافظ جن اور دیو بھی تھے اور اس کی سہیلیاں بھی۔ ہاشام دیو نے جادو کے زور سے تمام جنوں اور دیوؤں کو جلا کر بھسم کر دیا اور شہزادی کی سہیلیوں کو پتھروں کی مورتیوں میں بدل دیا اور پھر وہ شہزادی گل بکاؤلی کو بے ہوش کر کے وہاں سے اٹھا کر ہاشام جزیرے پر موجود اپنے خفیہ محل میں لے گیا۔ اب شہزادی گل بکاؤلی، ہاشام دیو کی قید مین ہے۔ ہاشام دیو چونکہ جادو کے اصولوں کی وجہ سے زبردستی شہزادی گل بکاؤلی سے شادی نہیں کر سکتا اس لئے اس نے شہزادی گل بکاؤلی کو ایک ایسے پہاڑ کے غار میں قید کر دیا ہے جس پر ہر وقت آگ لگی رہتی ہے اور اس سے سیاہ دھواں نکلتا رہتا ہے تم اس پہاڑ

کو آتش فشاں پہاڑ بھی کہہ سکتے ہو۔ جس سے ہر وقت آگ اور لاوا نکلتا رہتا ہے۔ اس آتش فشاں پہاڑ سے نکلنے والے لاوے کی مقدار اس قدر زیادہ ہے کہ وہ پہاڑ کے چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ پہاڑ پر تل دھرنے کو بھی جگہ نہیں ہے۔ وہاں ہر طرف آگ ہی آگ ہے جس میں جانے والا ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاتا ہے چاہے وہ انسان ہو، جن ہو یا کوئی دیو''۔ آکو بابا نے کہا اور یہ سب کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ ٹارزن خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''اگر وہ آتش فشاں پہاڑ ہے تو اس نے ہاشام دیو کو کوئی نقصان کیوں نہیں پہنچایا ہے اور ہاشام دیو نے شہزادی گل بکاؤلی کو اس پہاڑ میں ایسی کون سی جگہ پر رکھا ہو گا کہ آگ اور لاوا شہزادی گل بکاؤلی کو نقصان نہ پہنچا سکے''۔ آکو بابا کے خاموش ہونے پر ٹارزن نے ان سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

''وہ آتش فشاں اصلی نہیں ہے ٹارزن بیٹا۔ وہ ہاشام دیو کا جادو سے بنایا ہوا آتش فشاں ہے۔ اس

لئے اس آتش فشاں پہاڑ سے بھلا ہاشام دیو کو کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہاشام دیو نے شہزادی گل بکاؤلی کو ایک سلاخوں والے پنجرے میں قید کر دیا ہے اور وہ پنجرہ اس نے آتش فشاں پہاڑ میں لٹکا دیا ہے تاکہ شہزادی گل بکاؤلی پنجرے سے نکل کر وہاں سے بھاگ نہ جائے یا کوئی اس کی مدد کے لئے وہاں آئے تو وہ آتش فشاں پہاڑ تک جانے کی جرأت ہی نہ کر سکے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس آتش فشاں پہاڑ پر جاؤں اور شہزادی گل بکاؤلی کو پنجرے سے نکال کر لے آؤں''۔ ٹارزن نے ان کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں بیٹا۔ یہ کام تم ہی کر سکتے ہو۔ تمہارے پاس جو طلسماتی طاقتیں ہیں اگر تم ان کا استعمال کرو تو تم نہ صرف شہزادی گل بکاؤلی کو آتش فشاں پہاڑ سے نکال کر لا سکتے ہو بلکہ ہاشام جیسے ظالم اور شیطان صفت جادوگر دیو کو بھی اس کے انجام تک پہنچا سکتے ہو۔ وہ بے رحم، سفاک اور انتہائی خطرناک دیو ہے جو

جزیرے پر رہ کر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا ہے۔ وہ اب بھی ننھے بچوں کو ہلاک کر کے کھاتا ہے۔ بلکہ اب وہ جنوں اور دیوؤں کے ہی نہیں انسانوں کے بچوں کو بھی ہلاک کر کے کھا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ آدم خور دیو بن گیا ہے۔ اپنی بھوک پیاس مٹانے کے لئے وہ انسانی بستیوں کے ننھے اور معصوم بچوں کو اٹھا کر اپنے جزیرے پر لے جاتا ہے اور انہیں ذبح کر کے پہلے ان کا خون پیتا ہے اور پھر انہیں ہڈیوں سمیت چبا کر کھا جاتا ہے۔ تمہیں شاید معلوم ہو۔ تمہارے جنگلی قبیلوں کے بہت سے بچے بھی راتوں رات غائب ہو گئے تھے جن کا پچھلے کئی ہفتوں سے کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہاں ہیں اور انہیں کون اٹھا کر لے گیا ہے۔ قبیلے والوں کے ساتھ ساتھ ان بچوں کو تم نے بھی ہر جگہ تلاش کیا تھا لیکن تمہیں بھی ان بچوں کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔ تمہیں تو کیا ان معصوم بچوں کا کسی کو بھی کوئی سراغ نہیں مل سکتا تھا کیونکہ وہ بچے ہاشام دیو نے ہی جادو کے زور سے غائب کئے تھے۔ میں ان

دنوں چونکہ اپنے بڑے بھائی ہاکو بابا کے پاس گیا ہوا تھا اس لئے مجھے ان سب باتوں کا پتہ نہیں تھا۔ اب جب میں لوٹا تو مجھے ہوگو نے بچوں کے غائب ہونے کے بارے میں بتایا۔ میں نے اپنی روحانی طاقتوں سے جب ان بچوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہا تو مجھے شہزادی گل بکاؤلی اور ہاشام دیو کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اسی لئے میں نے تمہیں فوری طور پر یہاں بلا لیا تھا تاکہ تمہیں پتہ چل سکے کہ تمہارے جنگلوں کے قبیلوں کے معصوم بچوں کا دشمن کون ہے اور ان بچوں کا کیا انجام ہوا ہے''۔ آکو بابا نے کہا اور یہ سن کر ٹارزن کو واقعی ہاشام دیو پر بے حد غصہ آ گیا کہ وہ اس کے جنگلوں کے قبیلے والوں کے معصوم بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور ان کا خون پی کر انہیں کھا جاتا ہے۔ اب تک جنگلوں کے دس قبیلوں کے تقریباً سو سے زائد بچے راتوں رات غائب ہو گئے تھے جن کی عمریں آٹھ سے دس سال کی ہوتی تھیں۔ ان بچوں کی گمشدگی کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ کب اور کس قبیلے کا کوئی بچہ غائب

ہو جائے اس کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ ہر روز دو تین بچے غائب ہو جاتے تھے۔ قبیلے والے غائب ہونے والے بچوں کو ہر طرف تلاش کرتے تھے لیکن ان بچوں کا انہیں کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ اس بات کی خبر قبیلے والوں نے جب ٹارزن کو دی تو ٹارزن نے ان بچوں کی تلاش کا خود بھی بیڑہ اٹھایا تھا لیکن وہ بھی اپنی کوششوں میں ناکام رہا تھا اور گم ہونے والے بچوں کی تلاش کے دوران مزید بچے غائب ہوتے رہے تو ٹارزن بھی پریشان ہو گیا تھا۔ بچوں کے مسلسل غائب ہونے کی وجہ سے قبیلے والے بے حد دہشت زدہ ہو گئے تھے اور انہوں نے آٹھ سے دس سال کی عمر والے بچوں کی نگرانی اور ان کی حفاظت بھی کرنی شروع کر دی تھی لیکن اس کے باوجود بچے غائب ہو رہے تھے اور جن کے بچے غائب ہوتے تھے ان کے ماں باپ کا غم اور دکھ سے برا حال ہو جاتا تھا۔ جن کی صرف ایک ہی اولاد تھی وہ ماں باپ تو اپنے بچے کی گمشدگی کی وجہ سے ہر وقت خون کے آنسو روتے

رہتے تھے۔ ٹارزن سوچ رہا تھا کہ جب ان سب کو معلوم ہو گا کہ ان کے بچے ایک دیو اغوا کر رہا ہے اور وہ انہیں ہلاک کر کے کھا جاتا ہے تو یہ سن کر ان سب کا کیا حال ہو گا۔

''یہ تو ظلم ہے آکو بابا۔ سراسر ظلم۔ ایک دیو ہم انسانوں کے بچے اس طرح کیسے اٹھا کر لے جا سکتا ہے اور وہ ان بچوں کو ہلاک کر کے کھا جاتا ہے یہ تو اس سے بھی بڑا ظلم ہے''۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں بیٹا۔ اسی لئے تو میں اسے ظالم اور شیطان دیو کہہ رہا ہوں۔ جب تک وہ زندہ ہے وہ اسی طرح انسانی بچوں کو اغوا کرتا رہے گا اور انہیں ہلاک کر کے کھاتا رہے گا۔ اگر اس شیطان دیو کا ظلم روکنا ہے تو اسے ہلاک کرنا بے حد ضروری ہے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''آپ مجھے بتائیں کہ یہ ظالم اور بے رحم ہاشام دیو کس جزیرے پر رہتا ہے۔ میں ابھی جا کر اسے ہلاک کر دوں گا۔ وہ کھانے کے لئے معصوم بچوں کے

جتنے ٹکڑے کرتا ہے میں اس کے بھی اتنے ہی ٹکڑے کر دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور وہ یوں مٹھیاں بھینچ رہا تھا جیسے اگر ہاشام دیو اس کے سامنے آ جائے تو وہ اسے اپنی مٹھیوں میں مسل کر رکھ دے۔

"ہاشام دیو کو ہلاک کرنا اتنا آسان نہیں ہے بیٹا۔ اسی لئے تو میں بھی پریشان اور الجھا ہوا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔

"اس میں پریشانی اور الجھنے والی کون سی بات ہے آکو بابا۔ کیا میں ہاشام دیو کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی پراسرار طاقتوں کا استعمال نہیں کر سکتا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"کر سکتے ہو ضرور کر سکتے ہو۔ مگر"۔ آکو بابا کہتے کہتے رک گئے۔

"مگر۔ مگر کیا آکو بابا"۔ ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جب تک تم شہزادی گل بکاؤلی کو آتش فشاں پہاڑ سے باہر نہیں نکالو گے اس وقت تک تم ہاشام دیو کا نہ

سامنا کر سکتے ہو اور نہ اس کا مقابلہ اور میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ آتش فشاں پہاڑ کس قدر خوفناک ہے۔ اس پر سوائے ہاشام دیو کے جو بھی قدم رکھتا ہے وہ فوراً جل کر راکھ بن جاتا ہے چاہے وہ کوئی بڑے سے بڑا طاقتور جادوگر ہو، جن ہو یا دیو۔ تم بھی جب وہاں جاؤ گے تو شہزادی گل بکاؤلی کو آتش فشاں پہاڑ سے نکالنے کے لئے تمہیں بھی اسی آتش فشاں پہاڑ پر قدم رکھنے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ تم بھی اس پہاڑ پر جاؤ تو آگ تمہیں بھی جلا کر بھسم کر دے چاہے تم انسان بن کر اس پہاڑ پر جاؤ۔ جن بن کر یا پھر دیو بن کر"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن کو ان کی پریشانی اور الجھن سمجھ آ گئی۔ آکو بابا اس کی وجہ سے پریشان تھے کہ اگر ٹارزن وہاں گیا تو وہ بھی آتش فشاں پہاڑ پر جل کر راکھ ہو سکتا ہے اس کے باوجود کہ وہ بے پناہ پراسرار طاقتوں کا مالک ہے۔

"کیا میں کوئی بھی روپ دھار کر اس پہاڑ پر نہیں جا سکتا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر تم آگ کا شعلہ بھی بن جاؤ تو آتش

فشاں پہاڑ کی آگ تمہیں نگل جائے گی''۔ آکو بابا نے جواب دیا تو ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تب پھر آپ کوئی راستہ بتائیں کہ کس طرح سے شہزادی گل بکاؤلی کو آتش فشاں پہاڑ سے نکالا اور ہاشام دیو کو ہلاک کیا جا سکتا ہے''۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹارزن نے پوچھا۔

''کوئی راستہ ہی تو مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے اس لئے تو میں اس قدر پریشان ہوں کہ میں تمہیں کیا مشورہ دوں اور کس طرح سے تمہیں ہاشام دیو کو ہلاک کرنے اور اس کی قید سے شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرانے کے لئے بھیجوں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ہاشام دیو نے جزیرے کی حفاظت کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔ اس نے وہاں ہر طرف طلسمات کا جال بچھا رکھا ہے جس میں داخل ہونے والا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ تمہیں سب سے پہلے ان طلسمات کو ختم کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد تمہیں کوہ آتش پر جا کر کوہ آتش سے گزرنا ہو گا وہاں سے تم کیسے گزرو گے اور آگ سے

تم کس طرح سے بچو گے اس کے بارے میں تمہیں میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ تمہیں میں یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ تمہیں ہاشام دیو تک پہنچنے کے لئے اس کے بنائے ہوئے سات طلسمات ختم کرنے پڑیں گے۔ وہ طلسمات کیا ہیں ان کی میں تمہیں تفصیل بتا دوں گا لیکن انہیں کس طرح سے ختم کرنا ہے یہ سب کرنا تمہارا کام ہے''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے آپ مجھے ان طلسمات کی تفصیل بتا دیں۔ باقی جو ہو گا دیکھا جائے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔ آکو بابا چند لمحے اس کی جانب غور سے دیکھتے رہے۔ ٹارزن کے چہرے پر عزم اور بے پناہ اعتماد نظر آ رہا تھا جیسے وہ ہاشام دیو اور اس کے طلسمات سے بالکل بھی خوفزدہ نہ ہو اور وہ طلسمات ختم کر کے ہر حال میں ہاشام دیو کی قید سے شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرانا چاہتا ہو۔

آکو بابا نے ٹارزن کو ہاشام دیو کے بنائے ہوئے طلسمات کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جو واقعی بے حد سخت اور انتہائی ہولناک تھے۔ ان طلسمات کے

بارے میں سن کر ٹارزن کے چہرے پر قدرے خوف اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ بلاشبہ ساتوں طلسمات بے حد خطرناک اور سخت تھے جنہیں سر کرنا ٹارزن جیسے انسان کو بھی مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ آخری طلسم اسی کوہ آتش کا ہی تھا۔ جو ہر وقت آگ میں گھرا رہتا تھا اور اس پر ٹارزن کوئی بھی روپ بدل کر جاتا تو وہ ہلاک ہو سکتا تھا۔

"یہ طلسمات تو واقعی بے حد ہولناک اور جان لیوا ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کیا میں انہیں ختم کر سکوں گا"۔ ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہمت، کوشش اور ذہانت ہی ان طلسمات کو ختم کرنے میں تمہاری مدد کر سکتی ہے ٹارزن بیٹا۔ تم باہمت بھی ہو۔ دلیر اور ذہین بھی اور میں جانتا ہوں کہ تم ایک بار جس کام کا بیڑا اٹھا لو اسے کر کے ہی دم لیتے ہو۔ تمہارا جذبہ ہی تمہیں کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں تم اپنی پراسرار طاقتوں کا بھی سہارا لے سکتے ہو جو ان طلسمات کو سر کرنے میں تمہارا بے حد ساتھ دیں گی"۔ آکو بابا نے کہا تو

ٹارزن نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور سوچ کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ سوچ رہا ہو کہ کیا واقعی یہ خوفناک طلسمات وہ سر کر سکے گا یا ہاشام دیو کے طلسمات میں پھنس کر وہ موت کے منہ میں چلا جائے گا۔

"کیا سوچ رہے ہو بیٹا۔ اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارے لئے یہ طلسمات سر کرنا مشکل ہے تو میں تمہیں وہاں جانے کے لئے مجبور نہیں کروں گا۔ تم چاہو تو مجھے وہاں جانے سے صاف انکار کر سکتے ہو۔ میں اس کا ذرا بھر بھی برا نہیں مناؤں گا"۔ آکو بابا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں آکو بابا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں پریشان اور الجھا ہوا ضرور ہوں لیکن ایسا بالکل بھی نہیں ہے کہ میں ہاشام دیو کو ہلاک کرنے اور اس کی قید سے شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرانے نہیں جانا چاہتا۔ آپ نے خود ہی کہا ہے کہ میں ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہوں اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ میں ہاشام دیو جیسے

درندے، ظالم اور آدم خور دیو کو ہلاک کرنے کے لئے ضرور جاؤں گا۔ چاہے جتنی بھی مشکلات میرے سامنے آئیں میں ان کا ہمت سے مقابلہ کروں گا اور ہر ممکن طریقے سے ہاشام دیو کے طلسمات ختم کروں گا۔ آخری دو طلسمات میں کوہ آتش پر جانا اور پھر ہاشام دیو سے مقابلہ کرنا ہے۔ لیکن اس سے پہلے جو پانچ طلسمات ہیں وہ خطرناک بھی ہیں۔ انوکھے بھی اور انتہائی خوفناک بھی اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ان خوفناک طلسمات کو سر کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا اور ایسا کون سا طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہ طلسمات سر ہو جائیں اور میں شہزادی گل بکاؤلی کو کوہ آتش سے آزاد بھی کر سکوں اور ہاشام دیو کا مقابلہ بھی کر سکوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تو تم جانے کے لئے تیار ہو''۔ آکو بابا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں آکو بابا۔ میں جاؤں گا۔ ضرور جاؤں گا اور ہر حال میں شہزادی گل بکاؤلی کو ہاشام دیو کی قید سے رہائی دلاؤں گا اور اس ظالم اور آدم خور دیو کو بھی

ہلاک کروں گا''۔ ٹارزن نے ٹھوس لہجے میں کہا تو آکو بابا کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آگئی۔ وہ بے اختیار ٹارزن کی ہمت پر اس کے کاندھے تھپتھپانے لگے۔

''بہت خوب۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ تم بے فکر رہو۔ تم نیکی کے راستے پر جا رہے ہو اور نیک راہوں پر چلنے والوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہو اسے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تم جو نیکی کرنے کے لئے جا رہے ہو اس میں تمہیں کچھ پریشانیاں اور مشکلیں تو ضرور آئیں گی لیکن اگر تم نے ہمت اور حوصلے سے کام لیا اور ثابت قدم رہے تو تمہاری جیت اور برائی کی ہار ہو گی۔ تم ہاشام دیو کے طلسمات بھی سر کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے اور ہاشام جیسے ظالم، بے رحم اور آدم خور دیو کو بھی ہلاک کر دو گے''۔ آکو بابا نے کہا اور ان کی باتیں سن کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''آپ بے فکر رہیں آکو بابا۔ میں ہر حال میں ثابت قدم رہوں گا اور اور ہاشام دیو کے کسی بھی طلسم سے نہیں گھبراؤں گا اور جیسے بھی ممکن ہوا میں اس کے

تمام طلسمات ختم کر دوں گا"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو آکو بابا بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا میں اس خطرناک مہم میں منکو کو اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے تم اپنے ساتھ نہ ہی لے جاؤ تو اچھا ہے۔ وہ ڈر جائے گا اور اس کے ڈر اور خوف کی وجہ سے تمہاری پریشانیوں اور مشکلوں میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ویسے بھی منکو کا دل چھوٹا ہے۔ ڈراؤنے طلسمات میں وہ خوف سے ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسے رہنے دو البتہ میں تمہیں ایک طلسماتی خنجر دیتا ہوں۔ اگر تمہیں کبھی اور کسی بھی مرحلے میں منکو کی ضرورت محسوس ہو تو اس خنجر سے زمین پر ایک دائرہ سا بنا کر تین بار منکو کو آواز دے لینا۔ منکو اسی وقت جنگل سے غائب ہو کر تمہارے پاس اس دائرے میں پہنچ جائے گا"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آکو بابا نے خشک گھاس کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک سنہری دستے والا نوکیلا خنجر نکالا اور ٹارزن

کو دے دیا۔

"یہ خنجر تمہارے اور بھی بہت کام آئے گا۔ میں چونکہ اس خوفناک مہم میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا اور نہ ہی تم میری آواز سن سکو گے اس لئے تم میری بجائے۔ مشکل وقت میں اس خنجر کی مدد لے لینا۔ اس خنجر سے تم زمین یا کسی درخت پر دائرہ بنا کر جو پوچھو گے تمہیں اس کا جواب مل جائے گا اور تمہاری ضرورت کی چیز بھی تمہارے مانگنے پر اسی ائرے میں مل جائے گی"۔ آکو بابا نے کہا اور وہ ارزن کو اس خنجر کی کرامات کے بارے میں بتانے لگے جنہیں سن کر ٹارزن حیران بھی ہوا اور خوش بھی۔ ہ حیران اس لئے ہوا تھا کہ اس نے ایسا خنجر پہلی بار یکھا تھا جس سے وہ کہیں بھی ایک دائرہ بنا کر کچھ ی حاصل کر سکتا تھا اور اس دائرے میں اسے اس ی مشکل کا حل بھی بتایا جا سکتا تھا۔ یہی بات اس کی شی کا باعث بھی تھی۔

ٹارزن نے آکو بابا سے ہاشام دیو کے بارے میں ید باتیں معلوم کیں۔ جس کے بارے میں آکو بابا

نے اسے ہر بات تفصیل سے بتا دی۔ اور پھر ٹارزن ان سے اجازت لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سنہری دستے والا خنجر اپنے نیفے میں اڑس لیا تھا۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ میں اس خطرناک مہم پر جانے کے لئے تیار ہوں۔ آپ بس میرے حق میں دعا کرتے رہیں۔ آپ کی دعائیں میرے ساتھ ہوں گی تو میں ہر مرحلے سے آسانی سے گزر جاؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"میری دعائیں ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں ٹارزن بیٹا۔ تم بس کسی مرحلے پر ہمت اور حوصلہ نہ ہارنا تو جیت تمہاری ہی ہو گی"۔ آکو بابا نے کہا اور پھر انہوں نے ٹارزن کو دعائیں دیں اور وہ انہیں سلام کرتا ہوا جھونپڑی سے نکلتا چلا گیا۔

ہاشام دیو اپنے جادو محل کے شاہی تخت پر شان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دس جن اور دس دیو ہاتھ باندھے اور سر جھکائے کھڑے تھے۔ ہاشام دیو بے حد لمبا تڑنگا اور انتہائی طاقتور جسم کا مالک تھا۔ اس کا رنگ سرخی مائل تھا۔ اس کا سر گنجا تھا جہاں دو مڑے ہوئے نوکیلے سینگ بھی تھے۔

ہاشام دیو کانوں میں سنہری رنگ کی بڑی بڑی بالیاں پہنتا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں میں سیاہ رنگ کے کنگن بھی تھے۔ ہاشام دیو کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ ہاشام دیو کے منہ میں صرف دو دانت تھے جو بے حد نوکیلے اور لمبے تھے۔ ان دانتوں سے ہاشام دیو انسانوں کا خون چوستا تھا اور ان کے

ٹکڑے کر کے انہیں ویسے ہی چبا کر کھا جاتا تھا۔

ہاشام دیو نے جزیرے کی ایک پہاڑی کے نیچے اپنا جادو محل بنا رکھا تھا جہاں جن، دیو اور پریاں اس کی خدمت پر مامور رہتے تھے۔ محل بے حد بڑا اور عالیشان تھا جہاں ہر طرف رنگ ہی رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ ہاشام دیو نے محل کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ اس نے محل کی ہر چیز سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے بنائی ہوئی تھی۔ زمین پر خوبصورت قالین بچھے ہوئے تھے۔ محل کے دروازے سونے کے تھے۔ کھڑکیاں چاندی کی اور دیواروں پر جگہ جگہ ہیرے اپنی روشنی بکھیرتے تھے۔

ہاشام دیو نے محل میں باقاعدہ ایک دربار بنا رکھا تھا جہاں اس کا شاہی تخت بھی موجود تھا۔ شاہی تخت بھی سونے کا تھا جو مور کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ شاہی تخت ایک بڑے اور اونچے چبوترے پر تھا جہاں ہاشام دیو کسی شہنشاہ کی طرح بیٹھتا تھا۔

ہاشام دیو نیلے رنگ کا جانگیہ پہنتا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا سا بانس جیسا ڈنڈا تھا جس کے سرے

پر دونوں طرف کلہاڑوں کے دو بڑے بڑے اور تیز پھل لگے ہوئے تھے۔ ہاشام دیو کلہاڑوں والا ڈنڈا ہر وقت اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا۔ جب بھی اسے کسی جن یا دیو پر غصہ آتا تو وہ انہی کلہاڑوں سے نہ صرف اس کا سر کاٹ دیتا تھا بلکہ اس کے ٹکڑے کر دیتا تھا۔

ہاشام دیو کی طاقت، اس کے جادو اور اس کے پاس موجود کلہاڑے سے وہاں موجود تمام جن، دیو اور پریاں بے حد ڈرتے تھے۔ اس لئے ہاشام دیو انہیں جو بھی کہتا تھا وہ اس کے ہر حکم پر فوراً عمل کرتے تھے۔

ہاشام دیو کے دائیں اور بائیں کھڑے جن اور دیو اس کے خاص غلام تھے جو محل کے باہر رہ کر جزیرے کی حفاظت کرتے تھے۔ گو کہ جزیرے کی حفاظت کے لئے ہاشام دیو نے زبردست طلسماتی انتظام کر رکھے تھے جنہیں کوئی پار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ہاشام دیو نے جزیرے پر دس طاقتور جنوں اور دس طاقتور دیوؤں کو چھوڑ رکھا تھا تاکہ وہ جزیرے پر ایک معمولی چیونٹی کو بھی رینگتا ہوا دیکھیں تو اسے ہلاک

کر دیں۔ اس وقت ہاشام دیو نے ان سب کو اپنے دربار میں بلایا تھا۔ وہ ان سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔ دس کے دس جن اور دیو اس کا حکم سن کر فوراً دربار میں پہنچ گئے تھے اور ہاشام دیو کے دائیں اور بائیں ہاتھ باندھ کر اور سر جھکا کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تم سب کو یہاں کس لئے بلایا ہے''۔ ہاشام دیو نے جنوں اور دیوؤں کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں آقا۔ ہم غلام بھلا آپ کے دل کی بات کیسے جان سکتے ہیں۔ ہم تو حکم کے غلام ہیں۔ آپ نے ہمیں بلایا تو ہم سر کے بل آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے ہیں''۔ ایک جن نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے میری ایک جادو کی طاقت نے اطلاع دی ہے کہ ایک آدم زاد جو انتہائی پراسرار طاقتوں کا مالک ہے اور جس کا نام ٹارزن ہے وہ میرے خلاف لڑنے کے لئے نکلا ہے۔ ٹارزن ایک

ایسا آدم زاد ہے جو اپنی پراسرار طاقتوں سے کوئی بھی روپ دھار سکتا ہے۔ وہ ان پراسرار طاقتوں سے پرندہ بھی بن کر اڑ سکتا ہے اور کوئی تیز رفتار جانور بن کر بھی زمین پر دوڑ سکتا ہے اور وہ چاہے تو مچھلی یا مگرمچھ کا روپ دھار کر پانی میں بھی تیر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹارزن اپنی پراسرار طاقتوں سے بے جان چیزوں کا بھی روپ دھار سکتا ہے یہاں تک کہ وہ چاہے تو خود کو آگ میں بھی ڈھال سکتا ہے اور آگ کا الاؤ بن کر وہ اس میں کسی کو بھی جلا کر بھسم کر سکتا ہے۔ اس قدر پراسرار طاقتوں کا مالک ٹارزن میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ گو کہ میں نے اپنی اور جزیرے کی حفاظت کے لئے جو طلسمات قائم کئے ہیں۔ انہیں ختم کئے بغیر ٹارزن کسی بھی طرح مجھ تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ٹارزن میرے طلسمات کا شکار ہو جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ میں اپنی حفاظت کا مزید سخت سے سخت انتظام کر لوں۔ میری جادوئی طاقت نے مجھ سے کہا ہے کہ

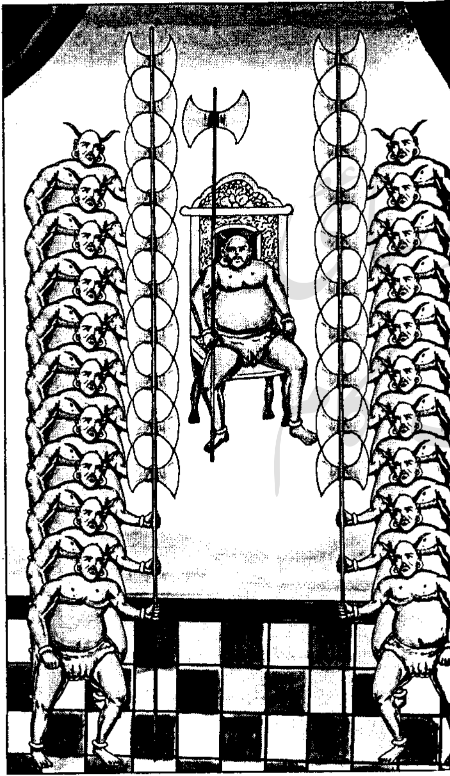
ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ٹارزن اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے تمام طلسمات ختم کر دے اور وہ مجھ تک پہنچ جائے۔ طلسمات ختم کرنے کی وجہ سے ٹارزن کی طاقت بڑھ جائے گی اور میری طاقتوں میں خاصی کمی واقع ہو جائے گی اس لئے میری جادوئی طاقت نے مجھ سے کہا ہے کہ میں کچھ ایسا بندوبست کروں کہ ٹارزن سے کسی بھی صورت میں میرا سامنا نہ ہو سکے۔ اپنی جادوئی طاقت کے کہنے کے مطابق مجھے اس جزیرے پر اپنے ہمشکل دیو بنانے ہوں گے تاکہ ٹارزن ان سب میں الجھ کر رہ جائے اور اسے یہ کبھی نہ پتہ چل سکے کہ اس کے سامنے اصلی ہاشام دیو نہیں بلکہ نقلی ہاشام دیو موجود ہیں۔ وہ نقلی ہاشام دیوؤں کا سامنا کرے گا اور ان سے لڑائی میں الجھ جائے گا تب میں غیبی حالت میں اس پر اس کے عقب سے بھی وار کر سکتا ہوں اور اس کے ٹکڑے اُڑا سکتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سب میرے ہمشکل بن جاؤ۔ ٹارزن یہاں آئے گا تو اسے ساتویں مرحلے میں ایک دو سے نہیں بلکہ بیس ہاشام دیوؤں کا سامنا کرنا

پڑے۔ مجھے تم سب کی طاقتوں پر اعتماد ہے۔ تم سب بے پناہ طاقتور ہو اور تم آسانی سے ٹارزن کا مقابلہ کر کے اس کے ٹکڑے اُڑا سکتے ہو چاہے ٹارزن نے کسی جن کا روپ دھار رکھا ہو یا کسی دیو کا۔ جب ٹارزن یہاں آئے گا تو مجھے اس کی آمد کا فوراً علم ہو جائے گا اور میں محل سے فوراً غیبی حالت میں باہر نکل آؤں گا۔ میں محل سے باہر آتے ہی اس پر جان لیوا حملہ کر دوں گا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دوں گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''کیا ہم جنوں کو بھی آپ کا روپ دھارنا ہو گا آقا''۔ ایک جن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ تم سب میرا روپ دھارو گے۔ دیو تو یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن تم چونکہ جن ہو اور جنوں کے لئے دیو بننا مشکل ہوتا ہے تو تمہاری یہ مشکل میں حل کر دوں گا۔ میں خود تمہیں اپنا ہمشکل بنا دوں گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ یہ ٹھیک رہے گا''۔ ایک اور جن نے کہا۔



''پہلے تم سب میرا روپ دھارو۔ جلدی''۔ ہاشا
دیو نے دیوؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دیوؤں
نے اثبات میں سر ہلائے اور منہ ہی منہ میں کچھ
پڑھنے لگے۔ اچانک ان کے جسموں کے گرد دھواں
پھیل گیا۔ وہ سب دھوئیں میں چھپ گئے۔ کچھ د
تک دھواں ان کے گرد چکراتا رہا پھر اچانک دھوا
ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا اور جب دھواں ختم ہوا
وہاں دس اور ہاشام دیو کھڑے دکھائی دے رہے تھے
جن کی شکل و صورت اور جسم بالکل ہاشام دیو جیسے ہی
تھے۔ ان سب نے ہاشام دیو جیسے ہی نیلے جانگیے
پہن رکھے تھے اور ان کے کانوں میں بھی ہاشام دیو
جیسی سونے کی بالیاں دکھائی دے رہی تھیں اور ان
کے ہاتھوں اور پیروں میں سیاہ رنگ کے کڑے دکھائی
دے رہے تھے۔

''بہت خوب۔ تم سب بالکل میرے جیسے بن گئے
ہو''۔ ہاشام دیو نے خوش ہو کر کہا۔

''اب تم سب آنکھیں بند کرو''۔ ہاشام دیو نے
جنوں سے مخاطب ہو کر کہا تو جنوں نے آنکھیں بند

کر لیں۔ ہاشام دیو نے منتر پڑھ کر ان پر پھونکا اور اچانک ان جنوں کے پیروں کے پاس زور دار دھماکے ہوئے اور ان کے پیروں کے نیچے سے سیاہ دھواں سا نکل کر ان کے جسموں کے گرد پھیلتا چلا گیا۔ دس کے دس جن سیاہ دھویں میں چھپ گئے۔ جب دھواں چھٹا تو وہ جن بھی ہاشام دیو جیسے بن چکے تھے۔ ان سب کے اور ہاشام دیو کے ناک نقشے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اب ہاشام دیو کے سامنے اس کے بیس ہمشکل دیو موجود تھے۔

ہاشام دیو نے ایک اور منتر پڑھ کر ان پر پھونکا تو ان سب کے ہاتھوں میں ویسے ہی دو پھلوں والے کلہاڑوں والے ڈنڈے دکھائی دینے لگے جیسا خود ہاشام دیو کے ہاتھوں میں موجود تھا۔

''بہت خوب۔ اب تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تم سب ہاشام دیو بن چکے ہو۔ نہ تمہیں کوئی آدم زاد پہچان سکتا ہے اور نہ کوئی اور''۔ ہاشام دیو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ آپ نے تو ہمیں واقعی بالکل اپنے

جیسا بنا دیا ہے''۔ ایک جن نے کہا۔

''ہاں۔ تم سب کو دیکھ کر ٹارزن نامی آدم زاد کے ہوش اُڑ جائیں گے کہ اس جزیرے پر ایک نہیں بیس بیس ہاشام دیو موجود ہیں۔ اب اسے ایک نہیں بلکہ بیس ہاشام دیوؤں کو ہلاک کرنا پڑے گا جو اس کے بس کی بات نہیں ہو گی''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''کیا ہم جائیں''۔ ایک دیو نے پوچھا۔

''ہاں جاؤ۔ سب جاؤ اور جزیرے کے چاروں طرف پھیل جاؤ''۔ ہاشام دیو نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے اور دربار سے نکلتے چلے گئے۔ جیسے ہی جن اور دیو باہر گئے اسی لمحے ایک جھماکا سا ہوا اور ہاشام دیو کے سامنے بانس جیسا دبلا پتلا نیلے رنگ کا دیو نمودار ہوا۔ دیو کی ٹانگیں سب سے زیادہ پتلی تھیں جیسے اس کی ٹانگوں کی جگہ بانس لگا دیئے گئے ہوں۔ دیو کا سر گنجا تھا اور اس کے سر پر ایک مڑا ہوا لمبا سا سینگ تھا۔ دیو کی شکل ایک بیل جیسی تھی۔ اس کی آنکھیں باہر کی طرف ابلی ہوئی

دکھائی دے رہی تھیں۔ اس دیو کا سارا جسم نیلے بالوں سے بھرا ہوا تھا۔

''نیلا دیو حاضر ہے آقا''۔ اس دبلے پتلے دیو نے سر جھکا کر نہایت مؤدبانہ انداز میں کہا۔

''تم نے دیکھ لیا ہے نیلے دیو۔ میں نے جزیرے کے دس جنوں اور دس دیوؤں کو بالکل اپنے جیسا بنا دیا ہے۔ اب اس جزیرے پر ایک دو نہیں بیس بیس ہاشام دیو موجود ہیں''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ میں نے دیکھ لیا ہے اور میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے میرے مشورے پر عمل کر کے بہت اچھا کیا ہے۔ اب ٹارزن یہاں آ کر لاکھ سر پٹختا رہے اسے اصلی ہاشام دیو کہیں دکھائی نہیں دے گا''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''جب تم نے مجھے بتایا تھا کہ میرے مقابلہ کے لئے پراسرار طاقتوں کا مالک ٹارزن یہاں آنے والا ہے تو مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی لیکن جب تم نے کہا کہ اس کی طاقتیں غیر معمولی ہیں اور وہ میرے طاقتور طلسمات توڑ سکتا ہے تو مجھے تم پر بے حد غصہ آیا

تھا۔ میں نے جو طلسمات قائم کئے ہیں وہ عام جادوگروں، جنوں اور دیوؤں کے طلسمات سے کہیں زیادہ سخت، خوفناک اور طاقتور ہیں جنہیں جنوں اور دیوؤں کی فوج بھی ختم نہیں کر سکتی ہے اور تم نے کہا تھا کہ ٹارزن اکیلا بھی ان طلسمات کو ختم کر سکتا ہے۔ تم چونکہ جادوگر دیوتا کے نائب ہو اور تمہیں جادوگر دیوتا نے میری حفاظت اور میری معاونت کے لئے مامور کر رکھا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔ تم نے مجھے ٹارزن سے بچنے کے لئے جو راستہ بتایا تھا میں نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تم نے کہا تھا کہ ٹارزن کو صرف اسی طرح سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے کہ جب اس کے سامنے ایک ساتھ میرے کئی ہمشکل دیو آ جائیں۔ ٹارزن چونکہ چھ طلسمات ختم کرنے کے بعد ہی یہاں آئے گا اور ساتویں طلسم کے تحت اسے میرا ہی سامنا اور مقابلہ کرنا ہو گا اس لئے اگر وہ ایسا نہ کر سکا اور میری جگہ اس نے کسی اور سے مقابلہ کیا تو شکست اس کا مقدر بن جائے گی اور وہ ساتویں طلسم

کی شرط جو مجھ سے مقابلے سے منسوب ہے پوری نہ کرنے کی وجہ سے آفات کا شکار ہو جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے جزیرے کے دس محافظ جنوں اور دس محافظ دیوؤں کو اپنا ہمشکل بنا دیا ہے تاکہ ٹارزن انہیں اصلی ہاشام دیو سمجھے اور انہیں مقابلے کے لئے للکار کر ان کے سامنے آ جائے۔ ٹارزن نے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی مقابلے کا اعلان کر دیا تو اس کا یہ اعلان خود اس کی ہلاکت کا باعث بن جائے گا اور میں غیبی حالت میں جا کر اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ اگر ٹارزن چھ طلسمات ختم کر کے ساتویں طلسم میں آپ کے مقابلے پر آ جاتا تو وہ آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا اسی لئے میں نے سوچ سمجھ کر آپ کو اس سے بچنے کا راستہ بتایا تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ کے بنائے ہوئے طلسم کمزور اور نامکمل ہیں۔ آپ کے بنائے ہوئے طلسم بے حد سخت اور خطرناک ہیں ہو سکتا ہے کہ انہی طلسمات میں

ٹارزن ہلاک ہو جائے لیکن میں چونکہ مستقبل کا حال جان سکتا ہوں اس لئے مجھے اس جزیرے پر آدم زاد ٹارزن کی بو محسوس ہو رہی تھی اور آدم زاد ٹارزن کی بو یہاں تب ہی محسوس کی جا سکتی ہے جب وہ یہاں آیا ہو یا پھر آنے والا ہو اور آقا آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جزیرے پر کسی بھی آدم زاد کی بو تب ہی محسوس کی جا سکتی ہے جب وہ چھ طلسمات سے گزر چکا ہو اور انہیں تباہ کر چکا ہو۔ اسی لئے میں نے احتیاط کے تحت آپ کو ٹارزن کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور آپ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ ساتویں طلسم میں فوراً ٹارزن کے سامنے آنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ ٹارزن آپ کے بنائے ہوئے طلسم تباہ کر کے آئے گا جس سے اس کی طاقتوں میں اضافہ اور آپ کی طاقتوں میں کمی واقع ہو جائے گی۔ ساتویں طلسم میں ٹارزن کا سامنا آپ کی جگہ آپ کے ہمشکل دیوؤں سے ہو گا اور اگر اس نے ان میں سے کسی جن یا دیو کو ہاشام دیو سمجھ کر للکار دیا تو اسی وقت اس کی ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ کسی

بھی روپ میں ہو گا تو وہ یہاں اپنی اصلی حالت میں آ جائے گا۔ اس وقت وہ بالکل ویسا ہی ٹارزن ہو گا جیسا کہ اپنے جنگلوں میں ہوتا ہے ایک عام آدم زاد جو کسی بھی صورت میں آپ جیسے طاقتور اور خطرناک دیو کا مقابلہ نہیں کر سکتا پھر چاہے آپ اسے غیبی حالت میں ہلاک کریں یا اس کے سامنے آ کر وہ آپ کے سامنے چند لمحے بھی نہیں ٹھہر سکے گا''۔ نیلے دیو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے غائب ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اس کے سامنے آ کر اس کا مقابلہ کروں گا اور اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ ٹارزن میں اتنی سکت بھی نہیں ہو گی کہ وہ آپ کے سامنے سر بھی اٹھا سکے۔ آپ چاہیں تو اس وقت ٹارزن کو پکڑ کر اس کی گردن میں اپنے دانت گاڑ کر اس کا خون بھی چوس سکتے ہیں اور اس کے ٹکڑے کر کے اسے کھا بھی سکتے ہیں''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''بہت خوب۔ تب تو میں ایسا ہی کروں گا۔ ٹارزن جیسے پراسرار طاقتوں کے مالک آدم زاد کے خون میں بے پناہ طاقت ہو گی اور جب میں اسے کھاؤں گا تو اس سے میری طاقتوں میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا اور میں ناقابل تسخیر ہو جاؤں گا''۔ ہاشام دیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹارزن کا یہاں آنے کا آپ کو ایک فائدہ اور بھی ہو گا آقا''۔ نیلے دیو نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سا فائدہ''۔ ہاشام دیو نے چونک کر کہا۔

''ابھی آپ پر جادوگروں کے اصولوں کی وجہ سے پابندیاں ہیں اس لئے آپ شہزادی گل بکاؤلی سے زبردستی شادی نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ کی شادی اس سے تب ہی ہو سکتی ہے جب وہ خود آپ سے شادی کرنے کی حامی بھر لے''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ بے حد ہٹ دھرم ہے۔ میں نے اسے ڈرا دھمکا کر اور پیار سے سمجھانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے اور

کہتی ہے کہ وہ مجھ سے کبھی شادی نہیں کرے گی''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''جب ٹارزن یہاں آئے گا اور آپ اس کا خون پئیں گے تو آپ کے جسم میں ٹارزن کی تمام پراسرار طاقتیں بھی آجائیں گی۔ ان طاقتوں کی مدد سے آپ ٹارزن جیسا روپ بھی دھار سکتے ہو۔ ٹارزن ایک خوبصورت اور نوجوان آدم زاد ہے۔ آپ ٹارزن کے روپ میں شہزادی گل بکاؤلی کے سامنے جانا اور اس سے شادی کی بات کرنا تو وہ آپ کو ٹارزن سمجھ کر فوراً آپ سے شادی کرنے پر رضا مند ہو جائے گی''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''بہت خوب۔ یہ ترکیب ٹھیک ہے۔ میں اسی پر عمل کروں گا۔ اگر کہو تو یہ کام میں اب بھی کر سکتا ہوں۔ میں دیو ہوں اور کوئی بھی روپ دھار سکتا ہوں۔ میں ٹارزن بن کر شہزادی گل بکاؤلی کے پاس چلا جاتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ میں نے ہاشام دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔ میرا نام ٹارزن ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''نہیں آقا۔ شہزادی گل بکاؤلی بھی کوہ قاف کی شہزادی ہے۔ اسے فوراً آپ کی اصلیت کا پتہ چل جائے گا۔ لیکن جب آپ ٹارزن کو ہلاک کر کے اس کا خون پئیں گے تب ٹارزن کے خون کی بو آپ میں رچ بس جائے گی جس سے شہزادی گل بکاؤلی کو آپ کی اصلیت کا علم نہیں ہو سکے گا اور وہ آپ کو آدم زاد ٹارزن ہی سمجھے گی۔ اس لئے آپ کو ٹارزن کے یہاں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو میں ٹارزن کو جا کر خود یہاں لے آتا ہوں اس کے راستے میں آنے والے تمام طلسمات ختم کر دیتا ہوں اور پھر میں اسے یہاں لا کر ہلاک کر دیتا ہوں اور اس کا خون پی جاتا ہوں''۔ ہاشام دیو نے فوراً کہا۔

''نہیں آقا۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے''۔ نیلے دیو نے فوراً کہا۔

''کیوں۔ میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا''۔ ہاشام دیو نے چونک کر پوچھا۔

''آپ نے طلسمات اپنی حفاظت کے لئے قائم کئے ہیں تاکہ کوئی اس جزیرے پر آکر آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اگر آپ نے طلسمات ختم کر دیئے تو پھر یہاں ٹارزن کے ساتھ ساتھ دوسروں کے آنے کا بھی راستہ کھل جائے گا۔ ابھی کوہ قاف کی سنہری ریاست کے بادشاہ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ شہزادی گل بکاؤلی کہاں ہے لیکن جیسے ہی آپ طلسمات ختم کریں گے بادشاہ کو فوراً اس جزیرے کا پتہ چل جائے گا اور پھر تمام طلسمات آپ نے خود قائم کئے ہیں۔ ان طلسمات کو محفوظ رکھنے کے لئے ان طلسمات میں آپ نے اپنے خون کے قطرے بھی ٹپکائے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے ہاتھوں سے طلسمات ختم کئے تو ان کے ساتھ آپ کی طاقت بھی ختم ہو جائے گی اور آپ ایک عام دیو بن کر رہ جائیں گے پھر ٹارزن تو کیا جنگلوں سے آنے والا ایک عام وحشی بھی آپ کو آسانی سے ہلاک کر سکتا ہے''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے۔ مجھے ٹارزن کا اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک کہ وہ میرے

بنائے ہوئے چھ طلسمات ختم نہیں کر دیتا''۔ ہاشام دیو نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ہاں آقا۔ ٹارزن کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کوہ آتش سے شہزادی گل بکاؤلی کو بھی نکال کر باہر لے آئے۔ جب تک شہزادی گل بکاؤلی اسے اصلی شکل میں نہیں دیکھے گی اس وقت تک وہ آپ کے ٹارزن کے روپ پر بھی آسانی سے اعتبار نہیں کرے گی''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''لیکن شہزادی گل بکاؤلی نے ٹارزن کو دیکھ لیا اور ان جنوں اور دیوؤں نے اس کے سامنے ٹارزن کو ہلاک کیا یا میں نے اس کے سامنے ٹارزن کو خون چوسا تو پھر وہ کس طرح مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو گی''۔ ہاشام دیو نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں آقا۔ جب آپ ٹارزن پر حملہ کریں گے تو میں وہاں پہنچ کر شہزادی گل بکاؤلی کی آنکھوں پر پردہ ڈال دوں گا وہ یہی سمجھے گی کہ آپ نے ٹارزن کو نہیں بلکہ ٹارزن نے آپ کو ہلاک کیا ہے''۔ نیلے دیو نے کہا

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ مجھے ہر حال میں شہزادی گل بکاؤلی سے شادی کرنی ہے وہ مجھے ہاشام دیو سمجھ کر شادی کرے یا ٹارزن سمجھ کر اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا''۔ ہاشام دیو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اگر بالفرض محال ٹارزن آپ کے بنائے ہوئے کسی طلسم میں پھنس کر ہلاک ہو گیا تب بھی فائدہ آپ کا ہی ہو گا۔ طلسم میں ہلاک ہونے کی صورت میں بھی ٹارزن کی پراسرار طاقتیں آپ کو ہی ملیں گی۔ جن کی مدد سے آپ شہزادی گل بکاؤلی کو آسانی سے دھوکہ دے سکتے ہیں''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''بہت خوب۔ بہت خوب۔ بس میں یہی چاہتا ہوں''۔ ہاشام دیو نے خوش ہو کر کہا۔

''بس تو پھر انتظار کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شہزادی گل بکاؤلی کی شادی آپ سے ہی ہو گی''۔ نیلے دیو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''میں اب جاؤں''۔ نیلے دیو نے پوچھا۔

''ہاں جاؤ۔ ضرورت ہو گی تو میں تمہیں خود ہی بلا لوں گا''۔ ہاشام دیو نے کہا تو نیلے دیو نے اثبات میں سر ہلایا اور دھواں بن کر ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔

"کیا بات ہے سردار۔ تم ضرورت سے زیادہ سنجید دکھائی دے رہے ہو۔ کہیں آکو بابا نے تمہیں کسی بات پر ڈانٹ تو نہیں دیا ہے"۔ ٹارزن کو جھونپڑی سے نکلتے دیکھ کر منکو نے دوڑ کر اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔ ٹارزن چونکہ ہاشام دیو اور شہزادی گل بکاؤلی کی وجہ سے پریشان تھا اس لئے وہ بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کی سنجیدگی دیکھ کر ہی منکو نے ٹارزن سے یہ بات پوچھی تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آکو بابا بھلا مجھے کیوں ڈانٹیں گے"۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"تمہاری شکل جو بگڑی ہوئی تھی۔ میں سمجھا کہ آکو بابا نے تمہیں چھڑیوں سے پیٹا تھا اس لئے تم پریشان

ر سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے"۔ منکو نے مسکراتے ئے کہا۔

"نہیں۔ آکو بابا نے مجھے نہیں پیٹا البتہ انہوں نے ھے تمہیں پیٹنے کا ضرور حکم دیا ہے اور تم جانتے ہو کہ کو بابا مجھے کوئی حکم دیں تو مجھے ان کا ہر حکم ماننا ہی تا ہے"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور منکو نک کر ٹارزن کی شکل دیکھنے لگا۔

"کیوں۔ آکو بابا نے تمہیں مجھے پیٹنے کا حکم کیوں یا ہے۔ میں نے ایسا کیا کیا ہے جو مجھے پیٹا ائے"۔ منکو نے حیران ہو کر کہا۔

"آکو بابا کو معلوم ہو گیا ہے جو تم نے کل چھیمو دریا کے شوہر موٹے بندر کے ساتھ کیا تھا"۔ ٹارزن نے کہا اور منکو اچھل پڑا اور خوف بھری نظروں سے رزن کی جانب دیکھنے لگا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ آکو بابا کو کیسے پتہ لا کہ میں نے موٹے بندر کے ساتھ کیا کیا تھا۔ مم۔ م۔ میں نے تو موٹے بندر کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا ا"۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اس

کی چوری پکڑی گئی ہو۔ ٹارزن کو مکاٹو طوطے نے بتا
تھا کہ اس نے منکو کو دیکھا تھا جو اس کے لئے
ناشتہ لینے جنگل کی طرف جا رہا تھا۔ منکو کو ایک جگ
چھیمو بندریا کا شوہر موٹا بندر دکھائی دیا تھا۔ جسے دیکھ
کر منکو کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ منکو موٹے
بندر سے بے حد نفرت کرتا تھا کیونکہ موٹا بندر اس
چھیمو بندریا کو بھگا کر لے گیا تھا جسے منکو پسند کر
تھا۔ موٹے بندر نے چھیمو بندریا سے شادی کر لی تھ
جس سے منکو موٹے بندر سے اس قدر چڑتا تھا ک
اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ موٹے بندر کو ہلاک
دے۔

موٹے بندر کو ایک درخت پر بیٹھے دیکھ کر منک
درخت پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ وہ درخت کے پیچھ
سے اس قدر خاموشی سے درخت پر چڑھا تھا کہ موٹے
بندر کو اس کا پتہ ہی نہیں چلا تھا مکاٹو طوطا دوسرے
درخت پر بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ وہ دلچسپی سے منک
کی طرف دیکھ رہا تھا کہ منکو موٹے بندر کے ساتھ کی
کرنا چاہتا ہے۔ جب منکو موٹے بندر کے عقب میں

ہنچا تو منکو نے اچانک اس کی دُم پر اس زور سے
کاٹا کہ موٹے بندر کی چیخ نکل گئی۔ درد کی شدت سے
ہ بری طرح سے چیخ اٹھا تھا اور چونکہ وہ ایک شاخ
پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ درد کی شدت سے تڑپتا ہوا
نیچے جا گرا تھا جس سے اسے اچھی خاصی چوٹیں لگی
تھیں۔ اسے نیچے گرتا دیکھ کر منکو فوراً درختوں پر
پھلانگیں لگاتا ہوا وہاں سے غائب ہو گیا تھا تاکہ موٹا
ندر اور جنگل کا کوئی اور جانور اسے دیکھ نہ لے کہ
س نے موٹے بندر کے ساتھ کیا کیا ہے۔ مکاٹو
طوطے نے ٹارزن کے پاس آ کر اسے منکو کی اس
شرارت کے بارے میں بتا دیا تھا۔ ٹارزن کو منکو کی
س حرکت پر غصہ تو بہت آیا تھا لیکن اس نے منکو
ے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ اب اچانک
ی اسے یاد آیا تو اس نے منکو سے آکو بابا کے
حوالے سے یہ بات کہہ دی جسے سن کر منکو کا رنگ اُڑ
گیا تھا کہ اس نے موٹے بندر کے ساتھ جو کچھ کیا
تھا اس کے بارے میں آکو بابا کو کیسے پتہ چل گیا۔
"جھوٹ مت بولو منکو۔ آکو بابا پہنچے ہوئے بزرگ ہیں

ان سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہوتا۔ انہوں نے مجھے : ہے کہ کل جب موٹا بندر ایک درخت پر بیٹھا ہوا تھا تم چپکے سے اس درخت پر چڑھ گئے تھے اور تم ۔ موٹے بندر کی دُم پر اس زور سے کاٹا تھا کہ وہ ۔ چارہ زخمی ہو کر درخت سے ہی نیچے گر گیا تھا جس وجہ سے اس بے چارے کو خاصی چوٹیں لگ گئی تھیں موٹے بندر کی مدد کرنے اور اس کی حالت دیکھنے بجائے تم فوراً وہاں سے بھاگ گئے تھے تاکہ تمہا اس حرکت کے بارے میں کسی کو پتہ نہ چل سکے لیا آکو بابا کی ہزاروں آنکھیں ہیں ان سے کچھ : نہیں رہ سکتا ہے۔ انہوں نے مجھے تمہاری شرارت ۔ بارے میں ہی بتانے کے لئے بلایا تھا اور انہوں ۔ مجھ سے کہا ہے کہ منکو یا تو موٹے بندر کے پاس کر اس کے سامنے اقرار کرکے اس سے معافی ما۔ کہ اس کی دُم پر اس نے کاٹا ہے جس کی وجہ ۔ وہ درخت سے گر گیا تھا اور اگر منکو ایسا نہیں کرتا میں خنجر سے منکو کی دُم کاٹ دوں اور اسے چھڑ سے مار مار کر ادھ موا کر دوں۔ اب فیصلہ تمہار۔

ہاتھ میں ہے۔ سوچ لو کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ میں تو تم سے یہی کہوں گا کہ خواہ مخواہ میرے غصے کو آواز مت دو۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو پھر تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکو گے''۔ ٹارزن نے غصے سے کہا۔

''کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے ہو''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھ سے معافی مت مانگو۔ معاف کرنے کا حق چھیمو بندریا اور موٹے بندر کا ہے۔ میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر وہ تمہیں معاف کر دیں گے تو پھر میں بھی تمہیں معاف کر دوں گا''۔ ٹارزن نے اسی طرح سے سنجیدگی سے کہا۔

''مجھے معلوم ہے چھیمو بندریا اور موٹا بندر مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ وہ مجھے جان سے بھی مار سکتے ہیں''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ وہ تمہیں زندہ چھوڑیں یا جان سے مار دیں لیکن میں تمہیں اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک کہ تم ان دونوں سے جا کر اپنے جرم کی معافی نہیں مانگ لیتے''۔

ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔

''سردار''۔ منکو نے ہکلا کر کہا۔

'' نہیں منکو اگر تم میری بات پر عمل نہیں کرو ۔ تو پھر مجھے آکو بابا کے حکم پر عمل کرنا پڑے گا میں خنجر سے تمہاری دُم بھی کاٹ دوں گا اور تمہا پٹائی بھی کروں گا۔ تمہاری دُم کٹ گئی تو تم ہمیشہ لئے دُم کٹے بندر بن جاؤ گے''۔ ٹارزن نے سنجید سے کہا تو منکو کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو وہ چند لمحے ٹارزن کی جانب خوف بھری نظروں دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اچانک ٹارزن کے پیروں سے لپٹ گیا۔

''ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ میری ٹانگی کیوں پکڑ رہے ہو۔ مجھے گرانا چاہتے ہو کیا''۔ ٹارز نے بوکھلا کر کہا۔

''مجھے معاف کر دو سردار۔ مجھ سے بہت بڑی بھوا ہو گئی۔ موٹے بندر کو دیکھ کر میری عقل گم ہو گئی تھی میں صرف اس کی دم پر کاٹنا چاہتا تھا۔ میرا یہ ارا نہیں تھا کہ میں اس کی دم پر اس زور سے کاٹوں ک

وہ تڑپتا ہوا درخت سے ہی نیچے جا گرے۔ میں تو بس اسے ڈرانا چاہتا تھا۔ مگر''۔ منکو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مگر۔ مگر کیا''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''وہ کافی اونچی شاخ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس طرح سے وہ نیچے گرا تھا مجھے ایسا لگا تھا کہ اس کی پانچ دس ہڈیاں تو ضرور ٹوٹ گئی ہوں گی اس لئے میں وہاں سے فوراً بھاگ نکلا تھا''۔ منکو نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ آکو بابا نے یہ بھی بتایا ہے کہ موٹا بندر اونچائی سے گر کر خاصا زخمی ہوا ہے۔ بہرحال مجھ سے کیوں معافی مانگ رہے ہو تم موٹے بندر کے مجرم ہو۔ اس سے جا کر معافی مانگو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں سردار۔ میں موٹے بندر کے پاس نہیں جا سکتا۔ موٹا بندر تو زخمی ہے وہ شاید مجھے کچھ نہ کہے لیکن اگر چھیمو بندریا کو یہ معلوم ہوا کہ موٹا بندر میری وجہ سے اس قدر زخمی ہوا ہے تو وہ میری جان کو آ جائے گی اور وہ مار مار کر میری ہڈیاں توڑ دے گی''۔ منکو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونا تو تمہارے ساتھ یہی چاہئے۔ تم نے غلطی کی ہے۔ موٹا بندر اور اس کی بیوی چھیمو بندریا تمہیں اس غلطی کی سزا دینے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ سوچ لو کیا کرنا ہے۔ موٹے بندر اور چھیمو بندریا کے پاس جا کر معافی مانگنی ہے یا پھر میرے ہاتھوں مار کھا کر دُم کٹا بندر بننا ہے''۔ ٹارزن نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

''موٹے بندر اور چھیمو بندریا کے پاس گیا تو ان کے ہاتھوں شاید ہی زندہ بچ سکوں اور اگر میں ان کے پاس نہیں جاتا تو تم سے مار بھی کھاتا ہوں اور تمہارے ہاتھوں اپنی لمبی اور پیاری دُم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔ اب میں کروں تو کیا کروں''۔ منکو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''یہ سب تمہیں شرارت کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی''۔ منکو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''مل سکتی ہے اگر موٹا بندر تمہیں معاف کر دے

تو''۔ ٹارزن نے سنجیدگی سے کہا۔

''وہ تو شاید معاف کر دے لیکن چھیمو بندریا۔ وہ نہیں چھوڑے گی مجھے۔ مجھے جنگل کے جانوروں سے پتہ چلا ہے کہ چھیمو بندریا بہت غصے میں ہے اور وہ سارے جنگل میں اس بات کا پتہ لگاتی پھر رہی ہے کہ موٹے بندر کی دُم پر کس نے کاٹا تھا اور اسے درخت سے کس نے گرایا تھا۔ وہ غصے میں آ کر میرا بھی موٹے بندر جیسا بلکہ اس سے بھی برا حشر کر سکتی ہے''۔ منکو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتا۔ جو فیصلہ کرنا ہے کرو۔ ورنہ مجھے آکو بابا کے کہنے ہی عمل کرنا پڑے گا''۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔

''تم چاہتے ہو کہ میں چھیمو بندریا کے ہاتھوں مارا جاؤں''۔ منکو نے ٹارزن کی جانب ہراساں نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں وہ تمہیں نہیں مارے گی۔ میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ تم بس موٹے بندر اور چھیمو بندریا کے سامنے اپنی غلطی مان کر ان سے معافی مانگ

لینا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے وہ مجھے معاف کر دیں گے''۔ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ میرے ساتھ ہوتے ہوئے وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن اس طرح چھیمو بندریا کے نظروں میں میری عزت اور کم ہو جائے گی۔ اب تو وہ مجھے دیکھ کر کبھی کبھار مسکرا دیتی ہے لیکن اس کے بعد وہ مجھے صرف کھا جانے والی ہی نظروں سے دیکھے گی''۔ منکو نے کہا۔

''وہ اب موٹے بندر کی بیوی ہے۔ تمہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھے یا تمہیں کھا جائے یہ اس کا حق ہے۔ تم اس کی طرف دیکھو گے ہی نہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو میں تمہارے ساتھ چل کر ان دونوں سے معافی مانگ لیتا ہوں۔ اگر انہوں نے مجھے معاف کر دیا تو ٹھیک ہے ورنہ میری قسمت۔ پھر تمہیں وہاں سے میری لاش ہی اٹھا کر لانی ہو گی''۔ منکو نے

سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''چلو''۔ ٹارزن نے کہا۔ منکو نے ایک بار ٹارزن کی جانب رحم طلب نظروں سے دیکھا لیکن ٹارزن کے چہرے پر سنجیدگی تھی جیسے وہ واقعی منکو کو اس کی غلطی کی سزا دلانا چاہتا ہو اور منکو کی یہ غلطی چھوٹی بھی نہیں تھی کہ اسے معاف کیا جا سکے۔ اسے معاف کرنے یا نہ کرنے کا حق چھیمو بندریا اور اس کے شوہر موٹے بندر کے پاس ہی تھا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو''۔ منکو نے ٹارزن کے چہرے پر سختی دیکھ کر کہا اور پھر وہ دونوں جنگل کی طرف ہو لئے۔

چھیمو بندریا اور اس کا شوہر موٹا بندر جنگل کے وسط میں ایک برگد کے بڑے درخت پر رہتے تھے۔ ٹارزن اور منکو وہاں پہنچے تو موٹا بندر درخت کے پاس زمین پر موجود خشک گھاس پر پڑا ہوا تھا۔ وہ بری طرح سے کراہ رہا تھا اس کے جسم پر جا بجا زخم دکھائی دے رہے تھے اوز چھیمو بندریا اس کے پاس بیٹھی اس کے زخموں پر پتوں اور دوسری جڑی بوٹیوں کا لیپ لگا رہی

تھی۔ ٹارزن اور منکو کو دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑے۔

دونوں نے ٹارزن کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ موٹے بندر نے اٹھنا چاہا لیکن ٹارزن نے اسے لیٹے رہنے کا کہا۔

موٹے بندر کے زخم دیکھ کر ٹارزن کو سچ مچ منکو پر غصہ آنے لگا۔ منکو نے واقعی موٹے بندر کے ساتھ زیادتی کی تھی۔

''دیکھ لو سردار۔ جنگل کے کسی جانور نے میرے شوہر کا کیا حال کیا ہے۔ اسے بری طرح سے زخمی کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ اسی طرح کل سے یہاں پڑا کراہ رہا ہے۔ یہ تو شکر ہے کہ اس کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی ورنہ شاید یہ اب تک زندہ نہ ہوتا۔ جنگل کے جس جانور نے بھی میرے شوہر کا یہ حال کیا ہے میں اسے کسی بھی حال میں معاف نہیں کروں گی چاہے وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار مجھے اس کے بارے میں پتا چل جائے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کے ٹکڑے کر دوں گی''۔ چھیمو بندریا نے غصیلے لہجے مین کہا اور اس کا غصہ دیکھ کر منکو سہم گیا اور خوف بھری نظروں سے

ٹارزن کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ جس نے بھی موٹے بندر کو نقصان پہنچایا ہے وہ واقعی معافی کے قابل نہیں ہے''۔ ٹارزن نے کہا اور ٹارزن کی بات سن کر منکو کا رنگ زرد ہو گیا۔

''بس سردار ایک بار اس کا پتہ تو لگنے دو پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں''۔ چھیمو بندریا نے غراتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا تم اسے جان سے مار دو گی''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ جان سے مارنے کے ساتھ ساتھ میں اس کے ٹکڑے بھی کروں گی اور پھر اس کے ٹکڑے ایسی جگہ لے جا کر پھینک دوں گی جہاں چیل کوّے آتے ہیں''۔ چھیمو بندریا نے جواب دیا اور منکو کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔

''اگر میں کہوں کہ جس نے بھی موٹے بندر کے ساتھ یہ شرارت کی ہے اسے معاف کر دو تو کیا پھر بھی تم اسے معاف نہیں کرو گی''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''تمہارا حکم ماننا میرا فرض ہے سردار۔ لیکن تم خود

دیکھو۔ موٹا بندر کس حال میں پڑا ہے۔ کیا اسے دیکھ کر بھی تم کہو گے کہ میں اس پر حملہ کرنے والے کو معاف کر دوں''۔ چھیمو بندریا نے کہا۔

''معاف نہ کرنا اسے سزا دے دینا لیکن یہ ہلاک کرنا اور ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلانا یہ مناسب نہیں ہے ہاں اگر موٹا بندر ہلاک ہو گیا ہوتا تب پھر میں خود اسے سزا دیتا اور تمہارے سامنے لا کر تمہارے مجرم کو ہلاک کر دیتا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسے ہلاک نہیں کروں گی لیکن سزا ضرور دوں گی۔ ایسی سزا کہ وہ دوبارہ موٹے بندر کی طرف دیکھنے کی بھی جرأت نہیں کرے گا''۔ چھیمو بندریا نے کہا۔

''کیا سزا دو گی اسے''۔ منکو نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

''یہ میری مرضی ہے۔ میں چاہے تو اسے کسی درخت کے ساتھ الٹا لٹکا دوں۔ اسے مار مار کر بے حال کر دوں یا بہرحال سزا تو میں خود دوں گی اسے اور ضرور دوں گی مگر یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تم

اس قدر ڈرے ہوئے کیوں ہو''۔ چھیمو بندریا نے بات کرتے کرتے غور سے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کچھ نہیں۔ مم۔ مم میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا''۔ منکو نے بوکھلا کر کہا۔

''منکو''۔ ٹارزن غرایا تو منکو گھبرا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ٹارزن کی غراہٹ اور اسے منکو کی جانب غصیلی نظروں سے گھورتے دیکھ کر چھیمو بندریا اور موٹا بندر حیران ہو رہے تھے۔

''کیا بات ہے سردار۔ تم منکو کو ایسی نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو کیا اس نے بھی کچھ کیا ہے''۔ موٹے بندر نے کراہتے ہوئے کہا۔

''یہ منکو خود بتائے گا کہ اس نے کیا کیا ہے اور کس کے ساتھ کیا ہے۔ کیوں منکو''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا اور منکو کا جسم کپکپانا شروع ہو گیا۔

''کیا بات ہے منکو۔ کیا کیا ہے تم نے''۔ چھیمو بندریا نے حیرت سے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ وہ''۔ منکو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''وہ وہ کیا۔ کچھ بتاؤ گے تو پتہ چلے گا''۔ موٹے بندر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ منکو چند لمحوں تک ان دونوں کی جانب ڈری ڈری نظروں سے دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اچانک موٹے بندر کے پاؤں پکڑ لئے اور زور زور سے رونا شروع ہو گیا۔

''مجھے معاف کر دو موٹے بندر۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ بہت بڑی غلطی''۔ منکو نے بری طرح سے روتے ہوئے کہا۔ منکو کو اس طرح موٹے بندر کے قدموں میں گرتے دیکھ کر چھیمو بندریا حیران رہ گئی تھی۔ موٹے بندر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جبکہ منکو کو اس طرح موٹے بندر کے قدموں میں گرتے دیکھ کر ٹارزن کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

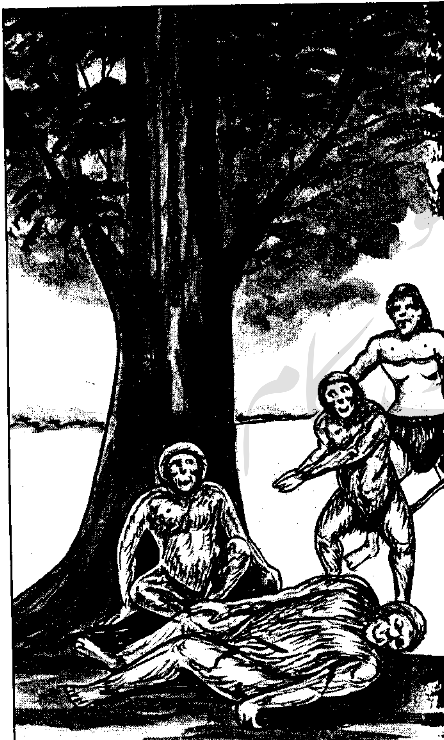
''معاف کر دوں۔ مگر کیوں۔ تم نے ایسا کیا کیا ہے جو میں تمہیں معاف کر دوں''۔ موٹے بندر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''سردار یہ سب کیا ہے۔ یہ منکو کیا کہہ رہا ہے۔ یہ موٹے بندر سے اس طرح سے معافیاں کیوں مانگ رہا ہے''۔ چھیمو بندریا نے ٹارزن کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چھیمو بندریا چند لمحے ٹارزن کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے منکو کی طرف دیکھا جو بدستور موٹے بندر کی ٹانگوں سے لپٹا ہوا تھا تو اچانک چھیمو بندریا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''اوہ اوہ۔ موٹے بندر کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے کہیں اس کا ذمہ دار منکو تو نہیں''۔ چھیمو بندریا نے چونکتے ہوئے کہا۔ موٹا بندر بھی چھیمو بندریا کی بات سن کر چونک پڑا اور تیز نظروں سے منکو کو گھورنے لگا۔

''ادھر دیکھو منکو میری طرف''۔ اچانک چھیمو بندریا نے غراتے ہوئے کہا۔ منکو جو بری طرح سے رو رہا تھا اس نے سر اٹھایا اور مڑ کر چھیمو بندریا کی جانب دیکھنے لگا۔

''سچ سچ بولو۔ کیا تم نے ہی موٹے بندر کی دم پر



کاٹا تھا تاکہ یہ اونچے درخت سے گر کر زخمی ہو جائے‘‘۔ چھیمو بندریا نے منکو کی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں نے ہی موٹے بندر کی دُم پر کاٹا تھا لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ موٹا بندر اس طرح درخت سے گر کر زخمی ہو جائے گا‘‘۔ منکو نے بڑی دھیمی آواز میں کہا اور چھیمو بندریا کے ساتھ ساتھ موٹے بندر کا چہرہ بھی غصے سے سرخ ہو گیا۔

’’کیوں کیا تھا تم نے ایسا۔ بولو‘‘۔ چھیمو بندریا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

’’وہ وہ۔ مم۔ مم۔ میں‘‘۔ چھیمو بندریا کو غصے میں دیکھ کر منکو نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

’’کیا وہ وہ لگا رکھی ہے۔ بولو۔ کیوں کاٹا تھا تم نے موٹے بندر کی دُم پر‘‘۔ چھیمو بندریا نے پہلے سے زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

’’مجھ سے غلطی ہو گئی چھیمو بندریا۔ مجھے معاف کر دو‘‘۔ منکو نے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا۔

’’معاف۔ ہونہہ۔ تم نے میرے شوہر کو جان سے

مارنے کی کوشش کی ہے اور کہہ رہے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں۔ کیوں۔ کیوں کروں میں تمہیں معاف''۔ چھیمو بندریا کے غصیلے لہجے میں کہا تو منکو نے شرمندہ انداز میں سر جھکا لیا۔

''تمہارے ساتھ اگر سردار نہ آیا ہوتا تو میں تمہارا منہ نوچ لیتی۔ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سچ مچ چیلوں کوؤں کو کھلا دیتی۔ مگر افسوس۔ سردار کی وجہ سے میں ایسا نہیں کر سکتی۔ لیکن منکو تم نے جو کچھ کیا ہے مجھے اس پر بہت دکھ ہے۔ میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی'' چھیمو بندریا نے ٹارزن کی وجہ سے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''معاف کر دو''۔ منکو نے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔

''نہیں۔ تمہیں معافی نہیں مل سکتی۔ سردار کی وجہ سے میں تمہیں ہلاک تو نہیں کروں گی لیکن تم نے چونکہ میرے شوہر کو نقصان پہنچایا ہے اس لئے میں تمہیں اس کی سزا ضرور دوں گی''۔ چھیمو بندریا نے غراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اور موٹا بندر مجھے جو سزا دو گے وہ مجھے منظور ہو گی۔ بولو۔ کیا سزا دینی ہے مجھے''۔ منکو نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''کیوں سردار۔ کیا سزا ہونی چاہئے اس کی''۔ چھیمو بندریا نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہ تم دونوں کا مجرم ہے۔ اسے سزا دینے کا حق بھی تم دونوں کا ہی ہے۔ ہلاک کرنے کے سوا تم اسے جو بھی سزا دینا چاہو میں تمہیں نہیں روکوں گا''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے مسکین سا بن کر سر جھکا لیا۔

''میں تو کہتا ہوں کہ اسے اسی طرح اونچے درخت پر چڑھنے کے لئے کہا جائے جتنی اونچائی پر میں بیٹھا تھا پھر تم اوپر جا کر اس کی دُم پر زور سے کاٹو اور اسے بھی نیچے گرا دو۔ نیچے گر کر جب اسے میری طرح سے زخم لگیں گے تو اسے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ دوسروں کے ساتھ شرارت کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے''۔ موٹے بندر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں اسے اس سے بھی بڑھ کر سزا دینے کا

سوچ رہی ہوں''۔ چھیمو بندریا نے کہا تو منکو چونک اس کی جانب دیکھنے لگا۔

''کیا''۔ موٹے بندر نے پوچھا۔

''سردار۔ میں اس کے لئے جو سزا تجویز کروں کیا وہ تمہیں قبول ہو گی۔ تم اس کی مخالفت تو نہ کرو گے''۔ چھیمو بندریا نے موٹے بندر کی بات جواب دینے کی بجائے ٹارزن سے پوچھا۔

''نہیں۔ میں کوئی مخالفت نہیں کروں گا۔ میں پہ ہی کہہ چکا ہوں کہ اسے ہلاک مت کرنا باقی اس ساتھ تم جو چاہوں سلوک کر سکتی ہو''۔ ٹارزن نے کہا

''تو ٹھیک ہے۔ منکو نے چونکہ موٹے بندر کو زخ کیا ہے اور زخمی ہونے کی وجہ سے موٹا بندر کہیں نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں منکو کو یہ سزا دیتی ہوں کہ جب تک موٹا بندر ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک منکو اس کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ اسے موٹے بندر کی خدمت کرنی ہو گی اور اس کے لئے کھانے پینے بندوبست کرنا پڑے گا۔ اگر موٹا بندر کہیں جانا چاہے تو منکو پر یہ بھی لازم ہو گا کہ یہ اسے اپنے کاندھوں پر

یا پھر کمر پر لاد کر لے جائے''۔ چھیمو بندریا نے کہا تو منکو اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کے پیر پر کسی زہریلے ناگ نے ڈس لیا ہو۔

''مم مم۔ مطلب۔ مجھے موٹے بندر کا غلام بن کر رہنا ہو گا''۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تمہیں اس وقت تک موٹے بندر کا غلام بن کر رہنا ہو گا جب تک موٹے بندر کا ایک ایک زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا''۔ چھیمو بندریا نے کہا اور منکو کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا۔

''نن نن۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میں موٹے بندر کا غلام نہیں بن سکتا ہوں۔ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی درخت پر چڑھ جاتا ہوں اور خود ہی وہاں سے کود کر خود کو زخمی کر لیتا ہوں مگر موٹے بندر کا غلام ہونا۔ کبھی نہیں''۔ منکو نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''سردار''۔ چھیمو بندریا نے ٹارزن کی طرف دیکھ کر کہا۔

''منکو۔ چھیمو بندریا نے تمہیں بے حد کم سزا دی ہے۔ اس کی بات مان جاؤ۔ اگر اس کی جگہ میں ہوتا

تو میں تمہیں اس سے بھی بڑھ کر سزا دیتا۔ ایسی سزا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے"۔ ٹارزن نے چھیمو بندریا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لل لل۔ لیکن سردار"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں۔ چھیمو بندریا نے تمہارے لئے سزا تجویز کر دی ہے۔ تم ان دونوں کے مجرم ہو اور میں اس سلسلے میں اب کچھ نہیں سنوں گا۔ جب تک موٹے بندر کا ایک ایک زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا تمہیں اس کے ساتھ رہنا ہو گا اور اس کی ہر ضرورت پوری کرنی ہو گی یہ میرا حکم ہے"۔ ٹارزن نے درشت لہجے میں کہا تو منکو کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"ٹھیک ہے سردار۔ اگر یہ تمہارا حکم ہے تو میں تیار ہوں۔ میں ساری زندگی موٹے بندر کی خدمت کرنے اور اس کا غلام بننے کے لئے تیار ہوں"۔ منکو نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم یہاں ان کے ساتھ رہو۔

جب موٹا بندر ٹھیک ہو جائے گا اور چھیمو بندریا چاہے گی تو یہ تمہیں آزاد کر دے گی۔ اب تم موٹے بندر کے تندرست ہونے کے بعد ہی میرے پاس آؤ گے"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرنا شروع ہو گیا۔ وہ ٹارزن سے کہنا چاہتا تھا کہ اس طرح وہ اسے موٹے بندر کا غلام نہ بنائے لیکن ٹارزن نے جس انداز میں اسے حکم دیا تھا اس لئے منکو خاموش ہو گیا تھا۔ چھیمو بندریا اور موٹے بندر نے ٹارزن کا بے حد شکریہ ادا کیا جس نے ان کے مجرم کو لا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا تھا۔

ٹارزن کچھ دیر وہاں ان کے پاس رکا رہا پھر وہ واپس اپنی جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔ وہ اب اپنی مہم پر جانا چاہتا تھا۔ اس بار اسے چونکہ اپنے ساتھ منکو کو لے جانے کی ضرورت نہیں تھی اس لئے وہ بے فکر تھا کہ جب تک وہ اپنی مہم سے واپس لوٹے گا تب تک موٹا بندر ٹھیک ہو چکا ہو گا اور وعدے کے مطابق چھیمو بندریا اسے اپنی غلامی سے آزاد کر دے گی۔

اپنی جھونپڑی میں آ کر ٹارزن نے کچھ دیر آرام اور پھر وہ اپنی مہم پر جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ جھونپڑی سے نکلا اور جنگل کے وسط کی طرف بڑ چلا گیا۔

جنگل کے وسط میں ایک سنہری درخت موجود تھ اس درخت کی شاخیں اور پتے سنہری رنگ کے البتہ اس درخت کے پھل سرخ رنگ کے تھے جو سی جیسے تھے۔ پھلوں میں رس ہی رس بھرا ہوا تھا۔ آ کو نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ جب بھی اسے کسی پراسر اور شیطانی معاملے میں اپنی پراسرار طاقتیں بحال کر کی ضرورت پیش آئے تو وہ اس درخت کا ایک پھل کھا لے۔ اس درخت کا پھل کھاتے ہی اس کی تما

اسرار طاقتیں بحال ہو جائیں گی اور پھر وہ اپنی مرضی ا کوئی بھی روپ دھار سکتا ہے اور کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس درخت کے پاس آتے ہی ٹارزن نے رخت سے ایک پھل توڑا اور اسے کھانا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے وہ پھل کھاتا جا رہا تھا اس کے جسم ں جیسے بجلی کی لہریں سی بھرتی جا رہی تھیں۔

جب ٹارزن نے سارا پھل کھا لیا تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اسے اپنے جسم میں تیز سنسناہٹ سی حسوس ہو رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی رگوں کا خون ابل رہا ہو۔ ٹارزن کے دماغ میں بھی شدید ہلچل ہو رہی تھی۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے کھڑا رہا پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سنہری درخت کے سرخ پھل کی ساری سرخی اس کی آنکھوں میں اتر آئی ہو۔

ٹارزن نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ کسی کو وہاں موجود نہ پا کر ٹارزن نے آنکھیں بند

کیں اور دل ہی دل میں سنہری عقاب بننے کا سوچا
جیسے ہی اس نے دل میں سنہری عقاب بننے کا سو
اسی لمحے اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور اچانک اس
کے گرد دھواں سا پھیل گیا۔ ٹارزن کو اپنا جسم تیز
سے سکڑتا اور ہیت بدلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ پھ
اچانک تیز پھڑپھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دھویں سے
سنہری رنگ کا ایک عقاب پر مارتا ہوا باہر آ گیا۔

ٹارزن نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ تیز تیز پ
مارتا ہوا تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

سنہری عقاب دنیا کا سب سے تیز رفتار پرند
ہونے کے ساتھ انتہائی بلندیوں پر بھی اُڑ سکتا ہے اور
اس کی آنکھیں بے حد تیز ہوتی ہیں اس لئے ٹارزن
نے سوچ سمجھ کر سنہری عقاب کا روپ دھارا تھا۔ آ کو
بابا نے اسے ہاشام دیو کے جس جزیرے کے بارے
میں بتایا تھا وہ ہزاروں میل دور تھا اور وہاں تک پہنچنے
کے لئے ٹارزن کو طویل سفر کرنا تھا اس لئے ٹارزن
نے سنہری عقاب بن کر ہی وہاں جانے کا فیصلہ کیا
تھا۔

ٹارزن سنہری عقاب کے روپ میں زور زور سے پر مارتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے آسمان کی جانب بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔ بلندی پر آ کر ٹارزن نے نہایت تیز رفتاری سے مشرق کی طرف اُڑنا شروع کر دیا۔

آ کو بابا نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ اسے سات سمندروں سے گزرنا ہو گا۔ ساتویں سمندر کے آخری حصے میں اسے سمندر سرخ دکھائی دے گا۔ جیسے اس میں خون ہی خون بھرا ہوا ہو۔ خون کی اس سرخی کی وجہ سے اس سمندر کو سرخ سمندر کہا جاتا تھا۔ سرخ سمندر میں ٹارزن کو پانچ جزیرے دکھائی دیں گے۔ ٹارزن کو ان پانچوں جزیروں پر جانا تھا۔ ان پانچوں جزیروں میں طلسمات تھے جنہیں ایک ایک کر کے ٹارزن کو ختم کرنے تھے۔

آ کو بابا نے اس سے کہا تھا کہ جب وہ ایک جزیرے پر جا کر اس کا طلسم ختم کرے گا تو وہ جزیرہ خود ہی سمندر برد ہو جائے گا۔ پھر ٹارزن کو دوسرے جزیرے پر جانا ہو گا۔ دوسرے جزیرے کا طلسم ختم ہوتے ہی وہ بھی سمندر میں ڈوب جاتا اس طرح ایک

ایک کر کے ٹارزن کو پانچوں جزیروں کے طلسمات ختم کر کے انہیں سمندر برد کرنا تھا۔ جب پانچوں جزیرے سرخ سمندر میں ڈوب جاتے تو وہاں ایک اور جزیرہ ابھر آتا جو سیاہ جزیرہ تھا۔ اس سیاہ جزیرے پر ہی وہ کوہ آتش تھا جس میں شہزادی گل بکاؤلی قید تھی اور جہاں ہاشام دیو رہتا تھا۔

ٹارزن برق رفتاری سے اُڑتا ہوا سرخ سمندر کی جانب بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں اسے پانچ جزیرے تلاش کر کے انہیں تباہ کرنا تھا۔ مسلسل اور کئی دن مسلسل پرواز کرنے کے بعد جب وہ ساتویں سمندر کے آخری حصے پر پہنچا تو اسے واقعی سمندر کا ایک بڑا حصہ سرخ دکھائی دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سمندر میں پانی کی بجائے خون بہہ رہا ہو۔

سرخ سمندر دیکھ کر ٹارزن نے نہ صرف اپنی رفتار کم کر لی بلکہ وہ تیزی سے نیچے آنا شروع ہو گیا۔ بلندی سے اس نے سرخ سمندر میں موجود پانچ جزیروں کو بھی دیکھ لیا تھا جو ایک جیسے چٹیل تھے۔ ان جزیروں پر چھوٹی بڑی پہاڑیاں بھی تھیں اور کھلے میدان

لی۔ آکو بابا نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ دیکھنے میں وہ
ب جزیرے ایک جیسے ہیں لیکن جب وہ ان میں
ے کسی جزیرے پر جائے گا تو اس جزیرے کی ہیت
ل جائے گی۔ جزیرے پر اسے ریگستان بھی دکھائی
یں گے اور جنگل بھی اور ایک جزیرہ ایسا بھی ہو گا
ہاں سوائے آگ کے اور کچھ دکھائی نہیں دے گا۔

آکو بابا نے ٹارزن کو ان جزیروں کے طلسمات
کھولنے کا طریقہ بھی بتا دیا تھا۔ انہوں نے ٹارزن
ے کہا تھا کہ جزیرے پر جانے سے پہلے وہ جزیرے
سنہری دستے والا خنجر پھینک دے۔ خنجر جیسے ہی کسی
زیرے کی زمین میں نوک کے بل گڑے گا اسی لمحے
لسم کھل جائے گا اور اگر خنجر زمین میں نوک کے بل
گڑا تو اس جزیرے کا طلسم نہیں کھولے گا اور اسے
زیرے پر قدم رکھے بغیر وہاں سے خنجر اٹھا کر پھر
وشش کرنی ہو گی۔

ٹارزن ان پانچ جزیروں کے اوپر اُڑتا ہوا انہیں
یکھتا رہا پھر اس نے ایک جزیرہ منتخب کیا اور اس
زیرے کے عین اوپر آ گیا۔ جزیرے کے اوپر آتے

ہی اس نے سنہری عقاب سے دوبارہ اپنا اصلی
دھارا اور ہوا میں معلق ہو گیا۔

ٹارزن چند لمحے جزیرے کی طرف دیکھتا رہا پھ
نے آکو بابا کا دیا ہوا سنہری دستے والا خنجر نیفے
نکالا اور پھر اس نے خنجر کو نوک سے پکڑ کر پوری
سے جزیرے پر پھینک دیا۔

خنجر نوک کے بل جزیرے کی زمین میں گڑ
جیسے ہی جزیرے کی زمین میں خنجر گڑا اسی لمحے
دار کڑاکوں کی آواز سنائی دی اور اچانک جزیرے
تیز دھواں سا خارج ہونے لگا۔ یوں لگ رہا تھا
اچانک زمین کے نیچے آگ بھڑک اٹھی ہو۔ زمین
ہر حصے سے دھواں خارج ہو رہا تھا۔ دھواں تیزی
اوپر اٹھنے لگا اور جزیرہ جیسے اس دھویں میں چھپ گ

ٹارزن ہوا میں معلق غور سے ہر طرف دیکھ رہا
لیکن اسے اب جزیرے کا کوئی حصہ دکھائی نہیں د
رہا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے سرخ سمندر میں جزیر
کی جگہ سیاہ دھویں کی چادر پھیل گئی ہو۔ دھویں
بار بار بجلیاں لپک رہی تھیں۔ تیز روشنی کے سا

ساتھ ان بجلیوں کے کڑکنے کی بھی آوازیں سنائی دے
رہی تھیں۔ پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور
جزیرے پر پھیلا ہوا دھواں ہوا میں غائب ہوتا چلا
گیا۔

جب جزیرے سے دھواں غائب ہوا تو ٹارزن کو
وہاں چٹیل جزیرے کی جگہ ایک بڑا اور گھنا جنگل دکھائی
دیا۔ جنگل میں ہر طرف اونچے اونچے درخت اور ہر
طرف گھنی اور خار دار جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔
جنگل میں پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں نہ کوئی
جانور دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی کوئی پرندہ۔

ٹارزن چند لمحے غور سے جنگل کی طرف دیکھتا رہا
پھر اس نے ایک بار پھر سنہری عقاب کا روپ دھارا
ور اُڑتا ہوا جنگل کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ وہ عقاب
کے روپ میں سارے جنگل میں گھوم سکتا تھا۔

آکو بابا نے جنگل کے طلسم کے بارے میں اسے
بتایا تھا کہ اس جنگل میں اسے چار طاقتور سرخ شیروں
ور چار سیاہ چیتوں کا ایک ساتھ مقابلہ کرنا پڑے گا
ور ان سرخ شیروں اور سیاہ چیتوں کو اسے خالی ہاتھ لڑ

کر ہلاک کرنا ہو گا۔ جیسے ہی اس کے ہاتھوں چا سرخ شیر اور چار ہی سیاہ چیتے ہلاک ہوں گے جنگل میں آگ لگ جائے گی اور جنگل فوراً جل کر راکھ ہو جائے گا اور پھر وہ پورا جزیرہ ہی سمندر برد ہو جا گا۔

آکو بابا نے ٹارزن کو یہ بھی بتایا تھا کہ وہ جیسے ہی جنگل میں قدم رکھے گا سیاہ چیتے اور سرخ شیر خود ہی اس کے سامنے آ جائیں گے۔ ٹارزن جنگل میں ایک جگہ اترنا چاہتا تھا جہاں وہ کھل کر چیتوں اور شیروں مقابلہ کر سکے۔ اس لئے وہ عقاب بنا ہر طرف اُڑ پھر رہا تھا۔

باز کے روپ میں اسے ایک جگہ زمین میں گڑا ہ اپنا سنہری دستے والا خنجر بھی مل گیا تھا جسے اس نیچے جا کر اپنے پنجوں میں اٹھا لیا اور خنجر اب بدستو اس کے پنجوں میں ہی تھا۔

جنگل کے وسط میں اسے ایک کھلا میدان دکھائی د تو وہ چونک پڑا۔ میدان کافی بڑا تھا۔ ٹارزن نے سوچ کہ اس سے اچھی جگہ اسے اور کوئی نہیں مل سکتی۔ اس

جگہ اگر شیر اور چیتے اس کے مقابلے پر آئے تو وہ ہر لمحے اس کے سامنے رہیں گے۔ ان میں سے کوئی شیر اور کوئی چیتا اس پر چھپ کر حملہ نہیں کر سکے گا۔ اس لئے اس نے غوطہ لگایا اور میدان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میدان میں آتے ہی ٹارزن نے خنجر نیچے پھینکا اور فوراً جون بدلی اور اپنے اصلی روپ میں آ گیا۔ اصلی روپ میں آتے ہی اس نے سنہری دستے والا خنجر اٹھایا اور اسے نیفے میں اڑس لیا۔

ٹارزن میدان کے کنارے پر اترا تھا اور وہیں اس نے اپنا روپ بدلا تھا۔ جیسے ہی ٹارزن کے پیر زمین سے لگے اچانک جنگل میں ہر طرف خوفناک درندوں اور جانوروں کی آوازیں گونجنا شروع ہو گئیں۔ یوں لگتا تھا جیسے جنگل میں ہر طرف شیر، چیتے، ہاتھی اور ایسے ہی خطرناک درندے اور جانور دھاڑ اور چنگھاڑ رہے ہوں۔

ٹارزن ان آوازوں سے خوفزدہ نہیں ہوا تھا۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں قدم اٹھاتا ہوا میدان کے وسط کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ کچھ ہی آگے گیا ہو

گا کہ اچانک اسے زور دار اور انتہائی خوفناک دھاڑوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اسی لمحے اس نے دائیں طرف سے دو سیاہ رنگ کے انتہائی لحیم شحیم اور طاقتور چیتوں کو بھاگ کر اس طرف آتے دیکھا۔ وہ زور زور سے دھاڑتے ہوئے اور چھلانگیں مارتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔ پھر ٹارزن نے سامنے سے دو سرخ رنگ کے شیروں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ شیر بھی بے حد طاقتور اور بڑے بڑے تھے وہ بھی دھاڑتے ہوئے اور چھلانگیں لگاتے ہوئے ٹارزن کی جانب بڑھ رہے تھے۔

کچھ لمحوں بعد ٹارزن کو بائیں طرف سے اور پیچھے سے بھی زور دار دھاڑوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے دیکھا بائیں طرف سے مزید دو سیاہ چیتے آ رہے تھے جبکہ اس کے پیچھے دو سرخ شیر تھے۔ وہ سب دو دو کر کے چاروں طرف سے میدان میں آ رہے تھے جیسے وہ ٹارزن کو چاروں طرف سے گھیرنا چاہتے ہوں۔

سیاہ چیتوں اور سرخ شیروں کو دیکھ کر ٹارزن وہیں رک گیا اور سر گھما گھما کر ان کی طرف دیکھنے لگا

شیر اور چیتے بجلی کی سی تیزی سے اس کی جانب بڑھے آ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ ٹارزن کے سامنے پہنچ گئے اور پھر ٹارزن سے کچھ فاصلے پر رک کر اس کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھنے لگے۔

اب صورتحال یہ تھی کہ ٹارزن کے سامنے اور پیچھے دو دو سرخ شیر تھے جبکہ اس کے دائیں اور بائیں طرف دو دو سیاہ چیتے تھے جن میں ٹارزن بری طرح سے گھر گیا تھا۔

شیر اور چیتے ٹارزن کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے دھاڑ رہے تھے۔ اسی طرح سے اب سارے جنگل سے درندوں کے دھاڑنے، چنگھاڑنے اور چیخنے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں حالانکہ عقاب کے روپ میں جب ٹارزن جنگل میں گھوم رہا تھا تو اسے وہاں ایک بھی جانور اور ایک بھی پرندہ دکھائی نہیں دیا تھا۔

آکو بابا نے جنگل کے طلسم کے سرخ شیروں اور سیاہ چیتوں کے حوالے سے ٹارزن کو مشورہ دیا تھا کہ شیر اور چیتے ایک ساتھ اس پر حملے کریں گے جواب



میں ٹارزن کو پہلے ایک سرخ شیر کو ہلاک کرنا ہو اس کے بعد اسے سیاہ چیتے کو پھر سرخ شیر کو اور سیاہ چیتے کو اسی طرح اسے ایک سرخ شیر اور پھر چیتے کو ہلاک کرنا تھا۔ اگر ٹارزن سے غلطی ہو اور وہ سیاہ چیتے کے بعد پھر سے سیاہ چیتے یا سرخ کے بعد دوسرے سرخ شیر کو ہلاک کر دیتا تو مزید سرخ شیر اور سیاہ چیتے آ جاتے اور پھر ٹارز ان کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا۔

شیر اور چیتوں نے ٹارزن کو اپنے نرغے میں رکھا تھا اور وہ اسے خونخوار نظروں سے گھورتے آہستہ آہستہ اس کی طرف قدم بڑھانا شروع ہو ٹارزن کی نظریں ان کے اگلے پیروں پر ہی جمی تھیں۔ اچانک ٹارزن اپنی جگہ سے اچھلا اور اس ہوا میں بلند ہوتے ہی قلابازیاں کھاتے ہوئے اپنا آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ شیروں اور چیتوں اچانک اس پر ایک ساتھ چھلانگیں لگائی تھیں اور سے بچنے کے لئے ٹارزن نے بھی چھلانگ لگا دی اور قلابازیاں کھاتا ہوا ایک شیر کے اوپر سے ہو

دوسری طرف آ گیا۔

شیروں اور چیتوں نے چونکہ درمیان میں کھڑے ٹارزن پر ایک ساتھ چھلانگیں لگائی تھیں۔ ٹارزن چونکہ ان کے درمیان سے نکل گیا تھا اس لئے وہ سب ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔

ایک دوسرے سے ٹکرا کر وہ گر پڑے اور پھر بری طرح سے دھاڑتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ٹارزن ان سے کچھ فاصلے پر اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ ٹارزن کو اس طرح اطمینان بھرے انداز میں کھڑے دیکھ کر ان شیروں اور چیتوں کو اور زیادہ غصہ آ گیا انہوں نے اور زور زور سے دھاڑنا شروع کر دیا پھر اچانک ایک سرخ شیر نے ٹارزن کی طرف دوڑ لگائی اور دوڑتے دوڑتے ہوا میں اچھلا اور ٹارزن کی طرف بڑھا۔ ٹارزن اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ شیر نے اُڑتے ہوئے اور ٹارزن کی طرف بڑھتے ہوئے نہ صرف اپنے نوکیلے اور بڑے بڑے دانتوں والا منہ کھول لیا تھا بلکہ اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر پنجے بھی کھول لئے تھے جیسے وہ ٹارزن پر گر کر ایک لمحے

میں اس کی گردن ادھیڑ دے گا اور پھر بوٹیاں اُڑا دے گا۔

جیسے ہی شیر ٹارزن کے نزدیک آیا۔ ٹارزن ایک بار پھر اچھلا اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ پوری قوت سے شیر کی گردن پر پڑی۔ شیر کے منہ سے ایک زوردار چیخ جیسی آواز نکلی اور وہ ہوا میں گھومتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ ٹارزن شیر کو ٹانگ مار کر نیچے آیا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک اور سرخ شیر اور ایک چیتے نے اس پر چھلانگیں لگا دیں۔ اس بار جیسے ہی شیر اور چیتا ٹارزن کے قریب آئے ٹارزن نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی اور ایڑی کے بل گھومتے ہوئے اس نے اچھل کر شیر کے پیٹ میں ٹانگ ماری اور اس کا طاقتور گھونسہ چیتے کے سر پر پڑا۔ دونوں اچھل کر دائیں بائیں گرتے چلے گئے۔ ان کے گرنے کی دیر تھی کہ باقی شیروں اور چیتوں نے بھی اچھل اچھل کر ٹارزن پر حملہ کرنا شروع کر دیا لیکن ٹارزن انہیں اپنے قریب آنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔ وہ اچھل اچھل کر انہیں ٹانگیں اور گھونسے مار رہا تھا۔ شیر اور چیتے ٹارزن

کی ٹانگیں اور گھونسے کھا کھا کر ادھر ادھر گر رہے تھے لیکن گرتے ہی وہ اٹھتے اور فوراً ٹارزن پر پل پڑتے۔

ٹارزن چونکہ چار سرخ شیروں اور چار سیاہ چیتوں سے خالی ہاتھوں لڑ رہا تھا اس لئے وہ انہیں زخمی بھی نہیں کر سکا تھا۔ شیر اور چیتے بھی چونکہ طاقتور اور خونخوار تھے اس لئے وہ بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور مسلسل ٹارزن پر جان لیوا حملے کرتے چلے جا رہے تھے۔ ان کے حملوں سے بچنے کے لئے ٹارزن ادھر ادھر چھلانگیں لگا رہا تھا۔

ایک شیر نے جب ٹارزن پر چھلانگ لگائی تو ٹارزن نے اس سے بچنے کے لئے دائیں طرف چھلانگ لگا دی لیکن اس طرف ایک سیاہ چیتا تھا اس نے بھی اچانک ہی ٹارزن پر چھلانگ لگا دی تھی وہ پوری قوت سے ٹارزن کی کمر سے ٹکرایا۔ ایک لمحے کے لئے ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کمر پر کسی دیو نے گرز مار دیا ہو۔ ٹارزن کے منہ سے تیز چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ زمین پر گرتے ہوئے اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر

یئے ورنہ اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔

زمین پر گرتے ہی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے ٹ کر سیدھا ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا چانک اسے اپنے اوپر ایک سرخ شیر گرتا ہوا دکھائی یا۔ دوسرے لمحے ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک ں کے سینے پر ہزاروں من بوجھ آ گرا ہو۔ اسے اپنی ریاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ ساتھ ہی ایک چیتا گے بڑھا اور اس نے اپنے نوکیلے اور لمبے دانتوں سے ٹارزن کی گردن پکڑ لی اور اس نے ٹارزن کی گردن پر اس زور سے جھٹکا مارا جیسے وہ ایک جھٹکے سے ٹارزن کی گردن اس کے تن سے الگ کر دے گا۔

ہاشام دیو اپنے شاہی کمرے میں شاہی مسند پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سوچ اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے اچانک اس کے سامنے فرش پھٹا اور پھٹے ہوئے فرش سے ایک سیاہ رنگ کا بونا اچھل کر باہر آ گیا۔

بونے نے سیاہ رنگ کا ہی لبادے نما لباس پہن رکھا تھا اور اس کا منہ بے حد لمبا تھا۔ بونے نے دونوں ہاتھوں میں ایک چمکدار گولا پکڑا ہوا تھا جس میں نیلے رنگ کا دھواں سا ناچتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کاگو بونا حاضر ہے آقا''۔ بونے نے انتہائی مؤدبانہ مگر چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''طلسم گولا لائے ہو''۔ ہاشام دیو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ ان طلسمات میں جھانکنا چاہتے ہیں جہاں ایک آدم زاد آنے والا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ آدم زاد کیسا ہے اور وہ میرے طلسمات کیسے ختم کرتا ہے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''طلسم گولے میں آپ یہ سب دیکھ سکتے ہیں آقا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے روشن کرو۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ٹارزن نامی آدم زاد میرے پہلے طلسم میں داخل ہو چکا ہے۔ وہ جنگل طلسم میں داخل ہوا ہے جہاں اسے چار طاقتور سرخ شیروں اور چار طاقتور اور خونخوار سیاہ چیتوں کا خالی ہاتھوں مقابلہ کرنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اس کے ان خونخوار درندوں کے ہاتھوں اپنی آنکھوں سے ٹکڑے اُڑتے دیکھوں''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ کاگو بونے نے کہا اور اس ـ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے گولے پر زور سے پھونک ماری تو اچانک گولا سیاہ ہو گیا۔ چند لمحے گولا سیاہ ر پھر اچانک اس میں چمک پیدا ہوئی اور ہاشام دیو گولے میں ایک جنگل کا منظر دکھائی دینے لگا۔ اس منظر میں ایک طاقتور جسم والے نوجوان آدم زاد پر جس نے اونی بالوں والا جانگیہ پہن رکھا تھا دو سیاہ چیـ اور دو سرخ رنگ کے شیر انتہائی خونخوارانہ انداز میں جھپٹ رہے تھے لیکن آدم زاد بھی جیسے چھلاوہ بنا تھا وہ کسی طرح ان شیروں اور چیتوں کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔

چیتوں اور شیروں کے مقابلے میں آدم زاد ـ ہاتھ پاؤں زیادہ چل رہے تھے اور وہ انہیں لاتیں ا گھونسے مار مار کر دور پھینک رہا تھا۔ سیاہ چیتوں ا سرخ شیروں سے اس طرح آدم زاد کے ہاتھوں کھاتے دیکھ کر ہاشام دیو کا چہرہ غصے سے سرخ شروع ہو گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ شیر اور چیتے اس آدم ز

سے اس طرح سے مار کیوں کھا رہے ہیں۔ کیا یہ آدم زاد ان شیروں اور چیتوں سے زیادہ طاقتور ہے"۔ ہاشام دیو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹارزن کا تعلق جنگلوں سے ہے آقا۔ وہ بچپن سے ہی شیروں اور چیتوں سے لڑتا آیا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ خونخوار شیر اور چیتے جب سامنے آئیں تو ان کا کس طرح سے خالی ہاتھوں مقابلہ کیا جا سکتا ہے"۔ کاگو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ایک آدھ شیر اور چیتے کی بات اور ہوتی ہے لیکن اس وقت ٹارزن کے مقابلے پر دو سیاہ چیتے اور دو ہی سرخ شیر ہیں اور ان چیتوں اور شیروں کی طاقت عام شیروں سے کہیں زیادہ ہے۔ انہیں تو اب تک چیر پھاڑ کر ٹارزن کے ٹکڑے کر دینے چاہئے تھے"۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا۔

"بس چند لمحوں کی بات ہے آقا۔ ٹارزن زیادہ دیر ان خونخوار درندوں کے سامنے ٹکا نہیں رہ سکے گا۔ جیسے ہی شیر اور چیتے اس پر حاوی ہوئے ٹارزن کو ان سے اپنی جان بچانی مشکل ہو جائے گی اور یہ درندے ایک

لمحے میں ٹارزن کی بوٹیاں اُڑا دیں گے‘‘۔ کاگو بو۔ نے کہا تو ہاشام دیو خاموش ہو گیا۔

ٹارزن انتہائی مہارت اور ذہانت سے سیاہ شیروں اور چیتوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔ ابھی تک ان میں سے کوئی شیر اور چیتا ٹارزن کو ایک معمولی سا زخم بھی نہیں لگا سکا تھا۔ ٹارزن اور شیروں، چیتوں کا مقابلہ طول پکڑتا جا رہا تھا پھر اچانک ٹارزن نے ایک شیر سے بچنے کے لئے دائیں طرف چھلانگ لگائی تو اس طرف موجود سیاہ چیتے نے بھی اچھل کر ٹارزن پر حملہ کر دیا سیاہ چیتا پوری قوت سے ٹارزن سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے ٹارزن اچھل کر نیچے گر گیا۔ ٹارزن منہ کے بل گرا تھا وہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک ایک شیر اچھل کر ٹارزن کے سینے پر سوار ہو گیا۔ اس کے تیز پنجے حرکت میں آئے ساتھ ہی ایک سیاہ چیتے نے ٹارزن کی گردن پر منہ مار دیا۔

سرخ شیر اور سیاہ چیتے کو اس طرح ٹارزن پر حملہ کرتے دیکھ کر ہاشام دیو بے اختیار اچھل پڑا۔

’’ہُرا ہُرا۔ میرے پہلے طلسم میں ہی ٹارزن موت کا

شکار ہو گیا ہے۔ اب وہ ان شیروں اور چیتوں سے نہیں بچ سکتا۔ شیر اور چیتے اس کی بوٹیاں اُڑا دیں گے‘‘۔ ہاشام دیو نے زور دار نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ نعرہ لگاتے ہوئے اس کی توجہ ایک لمحے کے لئے روشن گولے سے ہٹ گئی تھی۔ پھر اس نے جیسے ہی دوبارہ روشن گولے کی طرف دیکھا وہ بے اختیار اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

سرخ شیر نے پنجے اٹھائے اور سیاہ چیتے نے
ہی اپنے دانت ٹارزن کی گردن میں پیوست کر
چاہے ٹارزن نے فوراً اپنا جسم سخت کر لیا۔ اس کا
جیسے پتھر کا بن گیا تھا۔

شیر کے پنجے ٹارزن کے سینے پر پڑے تھے
ٹارزن کا جسم چونکہ پتھر کا بن گیا تھا اس لئے بھلا
کے پنجوں کا اس پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ سیاہ چیتے
ٹارزن کی گردن ادھیڑنے کے لئے زور سے منہ
تھا۔ ٹارزن کی پتھر جیسی ٹھوس گردن سے اس
دانت ٹوٹ گئے تھے اور سیاہ چیتا چیختا ہوا پیچھے
گیا تھا۔ ٹارزن کے سینے پر سوار شیر زور زور
ٹارزن کے جسم پر پنجے مار رہا تھا لیکن ٹارزن

سے پتھر کا بت بنا لیٹا رہا۔

اپنے ساتھیوں کو ناکام ہوتے دیکھ کر باقی شیر اور چیتے بھی آگے بڑھے اور انہوں نے بھی پوری قوت سے ٹارزن کو پنجے مارنے شروع کر دیئے لیکن ٹارزن کے ٹھوس جسم پر بھلا ان کے پنجوں کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔ البتہ زور زور سے پنجے مارنے سے ان شیروں اور چیتوں کے ہی ناخن ٹوٹ رہے تھے جس کی وجہ سے وہ چیختے ہوئے اچھل اچھل کر پیچھے ہٹ رہے تھے۔

جب پنجے اور منہ مارنے سے ان شیروں اور چیتوں کے ناخن اور دانت ٹوٹے تو وہ دھاڑتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور ان کے ہٹتے ہی ٹارزن نے فوراً اپنے جسم کا ٹھوس پن ختم کیا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ شیروں اور چیتوں نے ٹارزن کو جو اس طرح سے اچھل کر کھڑا ہوتے دیکھا تو وہ ایک بار پھر اس کی طرف لپکے لیکن اس بار ٹارزن انہیں کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ ٹارزن نے اپنے مکا ٹھوس بنا لیا تھا۔ جیسے ہی ایک شیر اچھل کر اس کی طرف آیا ٹارزن نے اس کے سر پر اس زور سے مکا مارا کہ شیر کا سر

ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتا چلا گیا اور سرخ شیر دھ سے زمین پر گرا اور چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ ساکت ہو گیا۔ ایک اور سرخ شیر نے ٹارزن چھلانگ لگائی مگر ٹارزن فوراً نیچے جھک گیا۔ سرخ ش اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ ٹارز کے دائیں طرف ایک سیاہ چیتا تھا اس نے جھپٹ ٹارزن کی ٹانگ پکڑنی چاہی لیکن ٹارزن فوراً اچھلا پھر وہ پوری قوت سے سیاہ چیتے کی کمر پر گرا۔ چ نے اچھل کر اسے گرانا چاہا لیکن اسی لمحے ٹارزن فولادی مکا سیاہ چیتے کی کمر پر پڑا اور سیاہ چیتے کی ک کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ سیاہ چیتے کے منہ سے ایک انتہا دردناک چیخ نکلی اور وہ وہیں گر گیا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ٹارزن سیدھا ہوا ہی تھا کہ اس پر دو سر شیر اور ایک چیتا ایک ساتھ جھپٹے لیکن ٹارزن نے نہایت پھرتی سے خود کو ان سے بچاتے ہوئے ایک شیر کی دونوں ہاتھوں سے گردن پکڑی اور اسے اٹھا تیزی سے گردش دینے لگا اور پھر اس نے شیر کو ا کر دھوبی کے کپڑے کی طرح پوری قوت سے زمین

پٹخ دیا۔ اس طرح پٹخنے سے شیر کا تو جیسے کچومر ہی نکل گیا تھا۔ ٹارزن نے اسے چھوڑا اور اچھل کر دائیں طرف موجود ایک سیاہ چیتے کے پاس آ گیا۔ سیاہ چیتا اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر پیچھے ہٹا مگر ٹارزن نے چھلانگ لگا کر اسے دبوچ لیا اور پھر ٹارزن نے اس کے سر پر گھونسا مار کر اس کے سر کے بھی ٹکڑے کر دیئے۔

ٹارزن اب رکنے کی بجائے تیزی سے حملے کر رہا تھا۔ بچنے والے شیر اور چیتے اچھل اچھل کر پیچھے ہٹ رہے تھے لیکن ٹارزن چھلانگیں لگا کر انہیں دبوچ لیتا اور پھر جو بھی اس کی گرفت میں آ جاتا ٹارزن یا تو اس کے سر پر مکا مار کر اس کے سر کے ٹکڑے کر دیتا یا پھر اسے اٹھا کر اس بری طرح سے زمین پر پٹختا کہ اس کا کچومر ہی نکل جاتا تھا۔

سرخ شیروں اور سیاہ چیتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ٹارزن اس بات کا خاص دھیان رکھ رہا تھا کہ وہ آ کو ہابا کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پہلے سرخ شیر کو ہلاک کرے پھر سیاہ چیتے کو اور پھر وہ دوبارہ سرخ شیر

کو ہلاک کر کے سیاہ چیتے کو ہلاک کرے۔ اب تک وہ چاروں سرخ شیروں کو ہلاک کر چکا تھا جبکہ س چیتوں میں سے ابھی اس کے ہاتھوں تین چیتے ہلاک ہوئے تھے۔ اب اس کے سامنے آخری سیاہ چیتا تھا اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر خوفزدہ تو ہو رہا لیکن ڈر کر وہاں سے بھاگنے کی بجائے ادھر اد چھلانگیں لگاتا ہوا نہ صرف خود کو ٹارزن سے بچانے کوشش کر رہا تھا بلکہ اس پر حملے کرنے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔

ایک بار جو سیاہ چیتے نے اچھل کر ٹارزن پر حم کرنے کی کوشش کی تو ٹارزن فوراً دائیں طرف گیا۔ سیاہ چیتا اس کے بائیں طرف گرا اس سے پ کہ وہ پلٹ کر ٹارزن پر حملہ کرتا ٹارزن نے اچانک اپنا جسم کسی پھرکی کی طرح گھمایا اور سیاہ چیتے پر آپڑ سیاہ چیتے نے زور سے دھاڑ مارتے ہوئے ٹارزن اپنے جسم سے جھٹکنا چاہا لیکن ٹارزن نے فوراً اس دونوں جبڑوں میں ہاتھ ڈال دیئے۔ دوسرے ٹارزن کے منہ سے غصے بھری زور دار چیخ نکلی اور ا

نے چیختے ہوئے انتہائی غضبناک انداز میں سیاہ چیتے کے دونوں جبڑے چیر دیئے۔ سیاہ چیتے کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی اور وہ وہیں گر گیا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ ٹارزن اچھل کر سیاہ چیتے سے پیچھے ہٹ گیا۔ سیاہ چیتا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ چند لمحے وہ تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ جیسے ہی سیاہ چیتا ساکت ہوا اچانک ایک زور دار کڑاکا ہوا۔ آسمان پر جیسے بجلیاں سی چمکیں۔ دوسرے لمحے آسمان سے چمکتی ہوئی آٹھ لہریں سی نیچے زمین پر مردہ شیروں اور چیتوں پر آ گریں اور اچانک ان مردہ شیروں اور چیتوں کے جسموں کو آگ لگ گئی۔

شیروں اور چیتوں کے جسموں میں آگ لگتے دیکھ کر ٹارزن نے فوراً دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور ہوا میں اچھل کر کسی پرندے کی طرح تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔

ٹارزن اُڑتا ہوا جنگل طلسم سے نکلا ہی تھا کہ اچانک آسمان پر چمکتی ہوئی بجلی کی لہریں جنگل پر گرنا شروع ہو گئیں۔ جہاں جہاں بجلی کی لہریں گر رہی تھیں

وہاں ہر طرف آگ ہی آگ بھڑکتی جا رہی تھی۔ ٹارزن جزیرے سے کافی بلندی پر آ کر رک گیا اور جزیرے کی طرف دیکھنے لگا جہاں اب ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔ آگ نے چند ہی لمحوں میں جزیرے کا سارا جنگل جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔

ابھی جنگل جل ہی رہا تھا کہ جزیرے کے کناروں پر سمندر جیسے جوش میں آ گیا۔ سمندر کی بڑی بڑی لہریں اچھل اچھل کر جزیرے پر آنا شروع ہو گئیں اور جزیرے پر پھیلتی چلی گئیں۔ جزیرہ آہستہ آہستہ سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

ٹارزن اس وقت تک ہوا میں معلق رہا جب تک سارا جزیرہ سمندر میں نہ غرق ہو گیا۔ جس جگہ جزیرہ غرق ہوا تھا وہاں کچھ دیر سمندر کا پانی ابلتا رہا پھر آہستہ آہستہ سمندر جیسے پر سکون ہوتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر پہلے جہاں ایک بہت بڑا جزیرہ موجود تھا اب وہاں سمندر کا ٹھاٹھیں مارتا پانی ہی پانی تھا اور وہاں جزیرے کا نام و نشان تک باقی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

جزیرے کا سمندر میں غرق ہونے کا مطلب تھا کہ ٹارزن نے ہاشام دیو کے سات طلسمات میں سے پہلا طلسم ختم کر دیا ہے۔ جو اس کی واقعی بڑی کامیابی تھی۔

پہلے طلسم کو ختم کر کے ٹارزن بے حد خوش تھا۔ اب سمندر میں چار جزیرے رہ گئے تھے جن کے طلسمات کھول کر ٹارزن کو وہ طلسمات ختم کرنے تھے پھر جب یہ چاروں جزیرے بھی سمندر برد ہو جاتے تو وہاں ایک نیا جزیرہ ابھر آتا جو سمندر کے نیچے کہیں موجود تھا اور جس جزیرے پر شہزادی گل بکاؤلی قید تھی اور جو ہاشام دیو کا جزیرہ تھا۔

ٹارزن کچھ دیر وہاں رکا رہا پھر اس نے اپنا رخ بدلا اور تیزی سے دور نظر آنے والے دوسرے جزیرے کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دوسرے جزیرے کے اوپر موجود تھا۔ یہ جزیرہ بھی دیکھنے میں پہلے جیسا چٹیل اور بے آباد جزیرہ دکھائی دے رہا تھا لیکن ٹارزن جانتا تھا کہ اس جزیرے میں بھی کوئی طلسم چھپا ہوا ہے جسے کھولنے کے لئے اسے



جزیرے کی زمین پر آکو بابا کا دیا ہوا سنہری دستے و
خنجر گاڑنا پڑے گا۔

ٹارزن نے نیفے سے سنہری دستے والا خنجر نکالا ا
اسے نوک سے پکڑ لیا پھر اس کا ہاتھ تیزی سے حرکہ
میں آیا اور خنجر کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طر
جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور جزیرے کی زمی
میں نوک کے بل دھنستا چلا گیا۔ جیسے ہی خنجر زمین می
دھنسا اچانک جزیرے پر جیسے جگہ جگہ خوفناک دھاک
ہونا شروع ہو گئے۔

جزیرے پر دھماکوں سے چٹانیں اور پہاڑیاں ب
ہوتی دکھائی دے رہی تھیں اور جہاں جہاں دھماکے
رہے تھے وہاں آتش فشاں پہاڑوں کی طرح آگ
نکلنا شروع ہو گئی تھی۔ تیز اور انتہائی خوفناک آگ
زمین سے فواروں کی طرح اوپر کی طرف اچھلتی ہو
دکھائی دے رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں سارے کے سارے جزیرے
آگ ہی آگ پھیل گئی۔ جگہ جگہ سے آگ مسلسل
زمین سے فواروں کی طرح نکل رہی تھی اور ارد گرد کی

زمین پر خوفناک شعلے بھڑکنا شروع ہو گئے تھے۔ اس جزیرے کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہو جہاں پر آگ نہ ہو ورنہ یہ جزیرہ آگ کا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آگ کے شعلے تیزی سے بھڑک رہے تھے جو آسمان سے باتیں کرنا شروع ہو گئے تھے۔ ٹارزن کافی بلندی پر تھا لیکن بلندی پر ہونے کے باوجود اسے جزیرے پر لگنے والی آگ کی تپش محسوس ہونی شروع ہو گئی تھی۔

"یہ آگ کا طلسم تھا۔ آکو بابا کی ہدایات کے مطابق ٹارزن کو اس بھڑکتی ہوئی آگ سے گزرنا تھا۔ اس جزیرے پر ٹارزن کے سامنے کوئی شیطانی طاقت نہیں آنی تھی لیکن ٹارزن کو اس سارے جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھانی تھی اور وہ بھی اس انداز میں کہ سارے کا سارا سمندر اچھل کر اس جزیرے پر آ جائے اور ہر طرف پانی پھیل جائے جس سے آگ بجھ جائے اور آگ کے بجھتے ہی جزیرے کا دوسرا طلسم ختم ہو جاتا۔

ٹارزن پریشانی کے عالم میں آتشی جزیرے کی طرف دیکھ رہا تھا جو بہت بڑا تھا۔ اتنے بڑے

جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھانا ناممکن سا تھا لیکن ایسا کئے بغیر ٹارزن یہ طلسم فتح نہیں کر سکتا تھا۔ ٹارزن سوچ رہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ جزیرے کے چاروں کناروں سے سمندر اچھل کر جزیرے پر چڑھ آئے اور تیزی سے ہر طرف پھیل کر جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھا دے۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اگر وہ جن یا کسی دیو کا بھی روپ دھار لیتا اور سمندر سے پانی اٹھا اٹھا کر جزیرے پر ڈالتا تب بھی وہ ایک ساتھ سارے جزیرے پر لگی ہوئی آگ نہیں بجھا سکتا تھا اگر وہ ایک طرف آگ بجھاتا اور دوسری طرف جاتا تو بجھی ہوئی آگ دوبارہ بھڑک اٹھتی اور وہ بس اسی طرح چاروں طرف آگ بجھانے کے لئے بھاگتا ہی رہ جاتا تب بھی وہ سارے جزیرے پر لگی آگ نہیں بجھا سکتا تھا۔

ٹارزن کافی دیر سوچتا رہا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا تو وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا جیسے وہ آسمانوں کے مالک سے مدد مانگ رہا ہو

سر اوپر اٹھاتے ہی ٹارزن کو آسمان پر ایک چیز دکھائی دی۔ اس چیز کو دیکھتے ہی ٹارزن کے ذہن میں کوندا سا لپکا اور دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تو یہ ہے اس جزیرے کے طلسم کو ختم کرنے کا حل''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر جزیرے پر ہر طرف لگی ہوئی آگ کی طرف دیکھا پھر وہ جزیرے پر جانے کی بجائے تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر آ کر اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر اس نے اپنی پراسرار طاقتوں سے اپنی جون بدلنی شروع کر دی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ٹارزن نے ں طرح اچانک سرخ شیروں اور چیتوں کو کیسے ہلاک لرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے جسم میں اس قدر ناتی طاقت کہاں سے آ گئی''۔ شیروں اور چیتوں کو رزن کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر ہاشام دیو نے بی طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں دیکھ رہا ہوں آقا۔ اس آدم زاد میں واقعی ناتی طاقتیں بھری ہوئی ہیں۔ یہ انسان کے روپ میں لوئی انتہائی طاقتور اور خوفناک جن ہے''۔ کاگو بو نے نے کہا۔

''جو بھی ہے میں نے یہ طلسم انتہائی خوفناک بنایا تھا ں طلسم میں اگر جنوں اور دیووں کی فوج بھی آ

جائے تو سرخ شیر اور سیاہ چیتے ان کے ٹکڑے
سکتے ہیں لیکن ٹارزن۔ اسے دیکھ کر تو ایسا لگ ر
جیسے اس کے جسم میں ہزاروں جنوں اور ہز
دیوؤں کی طاقتیں بھری ہوئی ہیں۔ ایک مکا مار
شیروں کے سر اور چیتوں کی ہڈیاں توڑ رہا ہے
انہیں یوں اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا ہے جیسے یہ بے
ہوں''۔ ہاشام دیو نے غصے اور پریشانی سے ج
بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ چاروں سرخ شیروں اور تین سیاہ چیتوں
ہلاک کر چکا ہے آقا۔ اگر اس نے آخری چیتے ک
ہلاک کر دیا تو پھر آپ کا بنایا جنگل طلسم ختم ہو
گا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ٹارزن میرا بنا
طلسم ختم نہیں کر سکتا۔ اسے روکو۔ کسی طرح سے
روکو کاگو بونے۔ اگر ٹارزن نے یہ طلسم تباہ کر د
پھر اس کی ہمت اور بڑھ جائے گی اور یہ دوسرا
تیسرا اور پھر اسی طرح ایک ایک کر کے یہ سا
طلسم ختم کر دے گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے آقا۔ آپ نے جو طلسم قائم کر دیئے ہیں انہیں اب نہ ختم کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ٹارزن کے آنے سے پہلے مجھے ایسا حکم دیتے تو میں ان طلسمات میں تبدیلی کر کے انہیں اور زیادہ سخت اور خوفناک بنا سکتا تھا۔ جس جنگل طلسم میں چار سرخ شیر اور چار سیاہ چیتے موجود تھے میں وہاں سرخ شیروں اور سیاہ چیتوں کی تعداد بڑھا دیتا۔ اس جنگل میں اگر ٹارزن کو ایک ہزار سرخ شیروں اور ایک ہزار سیاہ چیتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تو اس کے ہوش ٹھکانے آ جاتے اور وہ ان سے لڑ لڑ کر تھک جاتا پھر جیسے ہی کسی شیر یا چیتے کو موقع ملتا وہ ٹارزن کے ٹکڑے اُڑا دیتے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی لگ رہا ہے کہ میں نے جنگل طلسم میں چار سرخ شیر اور چار سیاہ چیتے چھوڑ کر غلطی کی تھی مجھے یہاں سو سرخ شیر اور سو ہی سیاہ چیتے چھوڑنے چاہئے تھے لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ ٹارزن تو میری توقع سے زیادہ تیز اور خطرناک آدم زاد ہے''۔ ہاشام

دیو نے کہا۔ اسی لمحے ٹارزن نے آخری سیاہ چیتے
بھی ہلاک کر دیا۔ جیسے ہی آخری سیاہ چیتا ہلاک
اسی لمحے روشن گولا تاریک ہو گیا۔
''ختم ہو گیا۔ میرا بنایا ہوا پہلا طلسم ختم ہو گیہ
ٹارزن نے آخری سیاہ چیتے کو ہلاک کر کے میرا پ
طلسم فنا کر دیا ہے۔ اب وہ جزیرہ سمندر برد ہو جا
گا اور ٹارزن ایک قدم میری طرف بڑھ آئے گا''
روشن گولے کو سیاہ ہوتے دیکھ کر ہاشام دیو نے بر
طرح سے اچھل کر چیختے ہوئے اور انتہائی مایوسی ک
عالم میں کہا۔
''آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آقا
آدم زاد نے ابھی صرف ایک ہی طلسم فنا کیا ہے آپ
تک پہنچنے سے پہلے ابھی اسے مزید پانچ طلسمات
سامنا کرنا پڑے گا جو پہلے طلسم سے کہیں زیاد
خوفناک ہیں''۔ کاگو بونے نے کہا۔
''ہونہہ۔ اب ٹارزن آگ طلسم میں جائے گا۔ اس
طلسم میں اسے جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھانے ہو
گی جب تک وہ ایک ہی وقت میں جزیرے پر لگ

گ نہیں بجھا دے گا طلسم فنا نہیں ہو گا۔ وہ آگ
بھانے کی جتنی زیادہ کوششیں کرے گا جزیرے کی
گ اتنی ہی بھڑکتی جائے گی۔ اگر ٹارزن آگ کے
ن شعلوں کی زد میں آ گیا تو وہ ایک لمحے میں جل
کر بھسم ہو جائے گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔
''ہاں آقا اور اتنے بڑے جزیرے پر لگی ہوئی
گ ایک ساتھ بجھانا اس آدم زاد کے لئے ناممکن ہو
گا۔ وہ تو کیا جزیرے پر ایک ہزار جن اور ایک ہزار
یو بھی پانی لے کر آ جائیں تو وہ بھی جزیرے پر لگی
گ ایک ہی وقت میں نہیں بجھا سکیں گے۔ اس
زیرے پر لگی ہوئی آگ اسی صورت میں بجھ سکتی ہے
ب جزیرے کے گرد موجود سمندر اچھل کر ایک ہی
قت میں جزیرے پر آ جائے''۔ کاگو بونے نے کہا۔
''لیکن اگر ٹارزن نے اپنی پراسرار طاقتوں سے
سمندر کا پانی جزیرے پر چڑھا دیا تو''۔ ہاشام دیو نے
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
''نہیں آقا وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔ میں کوئی پیشن
گوئی تو نہیں کر سکتا لیکن جزیرے پر لگی ہوئی آگ

اس قدر شدید اور وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہے
سارے جزیرے پر لگی ہوئی آگ کسی بھی طرح
ایک ساتھ نہیں بجھائی جا سکتی۔ آگ کا یہ طلسم آ
نے قائم کیا ہے اور اس طلسم کا توڑ جادو ہے جو صرف
آپ جانتے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی اس طلسم کے ت
کا جادو نہیں جانتا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''دیکھو کیا ہوتا ہے۔ مجھے تو ابھی تک یہ یقین
نہیں آ رہا ہے کہ ایک آدم زاد میرے بنائے ہو
ایک طاقتور طلسم کو اس طرح بھی فنا کر سکتا ہے
اسے ایک خراش تک نہ آئے۔ تم نے دیکھا تھا جب
ایک شیر اس کے سینے پر سوار ہو کر اسے پنجے مار
تھا اور ایک سیاہ چیتے نے ٹارزن کی گردن پر دان
گاڑنے کی کوشش کی تھی تو اس کے دانت ٹوٹ گ
تھے اور پنجے مارنے والے شیروں کے ناخن''۔ ہاش
دیو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ ٹارزن نے خود کو بچانے کے لئے ا
پراسرار طاقتوں کا سہارا لیا تھا اور اپنا جسم پتھر کی طر
ٹھوس کر لیا تھا جس کی وجہ سے شیروں کے پنجوں ا

ں کے دانتوں نے اس پر کچھ اثر نہیں کیا تھا''۔
و بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ٹارزن سرخ شیروں اور سیاہ چیتوں سے خود کو
ں طرح سے بچا سکتا ہے تو پھر ہو سکتا ہے کہ اس
ے پاس ایسی طاقتیں بھی موجود ہوں کہ اس پر آگ
بھی کچھ اثر نہ ہوتا ہو''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ
م زاد اتنے بڑے رقبے پر پھیلی ہوئی آگ بجھائے
کیسے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''تم دوسرے طلسم کے لئے گولا روشن کرو۔ ابھی
چل جائے گا کہ ٹارزن دوسرے طلسم کو فنا کرتا ہے
پھر دوسرا طلسم ہی ٹارزن کی ہلاکت کا باعث بنے
''۔ ہاشام دیو نے سر جھٹک کر کہا۔

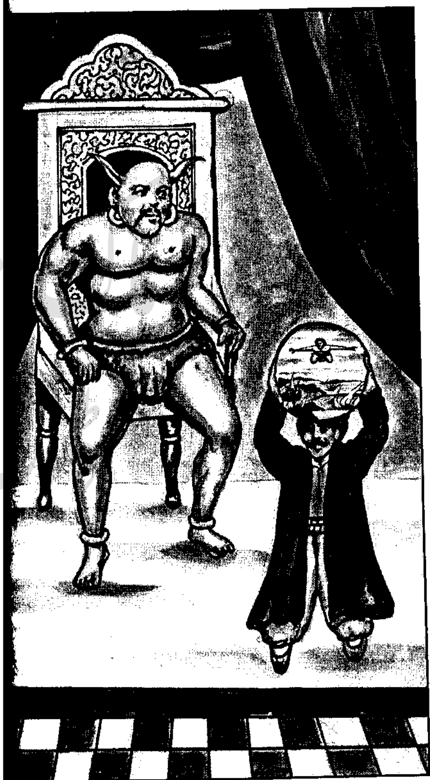
''جو حکم آقا''۔ کاگو بونے نے کہا اس نے
ولے پر پھونک ماری تو اچانک گولا ایک بار پھر
شن ہو گیا۔ جیسے ہی گولا روشن ہوا اس پر ایک اور
ظر ابھر آیا۔

گولے میں ایک بہت بڑا جزیرہ دکھائی دے رہا تھا

جس کی زمین سے آگ فواروں کی طرح اچھل رہی تھی۔ ہر طرف آگ ہی آگ دکھائی دے رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے جزیرے کے نیچے آتش فشاں موجود ہو اور وہ اچانک جزیرے کی زمین پھاڑ کر جزیرے کے ہر حصے سے آگ اگلنا شروع ہو گیا ہو۔

''ٹارزن کہاں ہے''۔ ہاشام دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ گولے میں اسے جزیرے پر لگی ہوئی آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی بات سن کر کاگو بونے نے گولے پر پھونک ماری تو گولے کا منظر بدل گیا۔ اب گولے پر جزیرے کی بجائے ٹارزن دکھائی دینے لگا جو جزیرے کے عین اوپر ہوا میں معلق تھا اور جلتے ہوئے جزیرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن کے چہرے پر پریشانی اور سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیسے جزیرے پر لگی ہوئی آگ اس کی توقع سے کہیں زیادہ اور خوفناک ہو۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے آگ طلسم دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ جزیرے پر لگی ہوئی ساری آگ ایک ہی وقت میں نہیں بجھا سکے گا''۔ ہاشام دیو نے ٹارزن



کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے ہتک آمیز لہجے میں کہا

''ہاں آقا۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''تو کیا اب یہ دوسرے طلسم کو اسی طرح چھوڑ کر واپس چلا جائے گا''۔ ہاشام دیو نے پوچھا۔

''اسے ایسا ہی کرنا چاہئے آقا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو آگ کے شعلے اور زیادہ بھڑکنا شروع ہو جائیں گے اور پھر ان شعلوں سے آگ کے گولے نکلیں گے جو اس آدم زاد کی طرف آئیں گے۔ یہ آدم زاد آگ کے ان گولوں سے لاکھ بچنے کی بھی کوشش کرے گا تو کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اسے جزیرے سے آگ کے گولے اگلنے سے پہلے ہی جزیرے پر لگی آگ بجھانی ہو گی ورنہ اس کی ہلاکت طے ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''اوہ وہ دیکھو وہ واپس جا رہا ہے۔ لگتا ہے اسے پتہ چل گیا ہے کہ اگر وہ جلد سے جلد یہاں سے واپس نہ گیا تو ہلاک ہو جائے گا''۔ ہاشام دیو نے کہا کیونکہ اس نے اچانک ٹارزن کو تیزی سے بلندی کی

طرف اُڑتے دیکھ لیا تھا۔

''ہاں آقا۔ یہ طلسم ختم کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''لیکن یہ اوپر کہاں جا رہا ہے''۔ ہاشام دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا آقا''۔ کاگو بونے نے کہا تو ہاشام دیو ہونٹ بھینچ کر روشن گولے میں ٹارزن کو بلندی پر جاتے دیکھتا رہا۔ کافی بلندی پر بادل کا ایک ٹکڑا تیر رہا تھا۔ ٹارزن اس بادل کے ٹکڑے کی طرف بڑھ گیا تھا اور بادل کے اس ٹکڑے میں جا کر غائب ہو گیا۔

''یہ بادل میں کیوں چلا گیا ہے''۔ ہاشام دیو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں آقا''۔ کاگو بونے نے مخصوص انداز میں جواب دیا۔ دوسرے لمحے ہاشام دیو بری طرح سے چونک پڑا۔ بادل کا ٹکڑا اچانک سیاہ ہو گیا تھا اور تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بے شمار بادل آ کر اس بادل کے ٹکڑے سے مل گئے ہوں اور وہ چاروں طرف تیزی سے پھیلتے جا رہے ہوں۔

بادل انتہائی گھنے اور سیاہ تھے اور ان میں بار بار بجلیاں سی کڑک رہی تھیں۔

''میں سمجھ گیا ہوں آقا کہ آدم زاد کیا کرنا چاہتا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا تو ہاشام دیو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا سمجھے ہو تم۔ کیا کر رہا ہے آدم زاد اور وہ ہے کہاں۔ مجھے تو وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''آقا۔ آدم زاد انتہائی پراسرار طاقتوں کا مالک ہے۔ اس نے بادل کے چھوٹے سے ٹکڑے میں جا کر سیاہ بادلوں کا روپ دھار لیا ہے۔ وہ سیاہ بادل بن کر پورے جزیرے پر پھیل رہا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''بادل بن کر وہ جزیرے پر پھیل رہا ہے۔ ایسا کرنے سے کیا ہو گا''۔ ہاشام دیو نے اس کی بات نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''بادل سیاہ ہیں اور گھنے ہونے کے ساتھ ساتھ پانی سے بھرے ہوئے ہیں آقا۔ آدم زاد بادل بن کر جزیرے پر برسے گا۔ ان بادلوں سے جو پانی نکلے گا

وہ ایک ساتھ جزیرے پر گرے گا جس سے جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھ سکتی ہے''۔ کاگو بونے نے کہا اور ہاشام دیو بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ حیرت اور پریشانی سے بگڑ گیا۔

''تت۔ تت۔ تمہارا مطلب ہے ٹارزن بادل بن کر جزیرے پر پانی برسائے گا اور جزیرے پر لگی آگ پر قابو پا لے گا''۔ ہاشام دیو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ میں نے اسے روپ بدلتے دیکھ لیا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا''۔ کاگو بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹارزن آگ طلسم بھی ختم کر دے گا''۔ ہاشام دیو نے غصے اور پریشانی سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ اب آپ کے دوسرے طلسم کے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔ اسی لمحے ہاشام دیو نے سیاہ بادلوں سے طوفانی اور انتہائی تیز بارش برستے دیکھی۔

ٹارزن کی نظر آسمان پر موجود بادل کے ایک ٹکڑے پر پڑی تھی۔ بادل سفید رنگ کا تھا۔

اس بادل کو دیکھ کر ٹارزن کے ذہن میں جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھانے کی ایک انوکھی ترکیب آ گئی تھی اسی لئے وہ تیزی سے اُڑتا ہوا بادل کے اس ٹکڑے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بادل کے ٹکڑے میں داخل ہوتے ہی وہ رک گیا اور اس نے اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے بادل کے اس ٹکڑے کے ساتھ خود کو بھی بادل بنانا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ سفید بادل کے ٹکڑے کے ساتھ مل کر سیاہ رنگ کا بادل بن گیا اور پھر ٹارزن نے تیزی سے چاروں طرف پھیلنا شروع کر دیا۔

ٹارزن اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے اس حد تک پھیل گیا کہ اب وہ سیاہ بادلوں سے سارے جزیرے پر بارش برسا سکتا تھا۔ سیاہ بادلوں میں بجلیاں بھی کڑک رہی تھیں۔

جب ٹارزن نے دیکھا کہ وہ بادل بن کر پورے جزیرے کے اوپر پھیل گیا ہے تو اس نے اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے جزیرے پر طوفانی اور انتہائی تیز بارش برسانی شروع کر دی۔ سیاہ بادلوں سے اچانک تیز اور موسلا دھار بارش ہونا شروع ہو گئی۔ جزیرے کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں تیز بارش نہ برس رہی ہو۔ تیز اور موسلا دھار بارش کی وجہ سے جزیرے پر لگی ہوئی آگ نے بجھنا شروع کر دیا تھا۔ جہاں جہاں سے آگ بجھتی جا رہی تھی وہاں سے دھواں سا اٹھنا شروع ہو گیا تھا۔ آگ بجھتے دیکھ کر ٹارزن نے اور زیادہ طوفانی بارش برسانی شروع کر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے جزیرے پر جیسے بارش کا طوفان سا آ گیا جس کی وجہ سے جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھتی چلی گئی۔

کچھ ہی دیر میں جزیرے پر لگی ہوئی آگ بجھ گئی

اب وہاں ہر طرف سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹارزن اس وقت تک سیاہ بادلوں کے روپ میں جزیرے پر بارش برساتا رہا جب تک جزیرے سے دھواں اٹھنا بھی ختم نہ ہو گیا۔ جیسے ہی جزیرے سے دھواں اٹھنا ختم ہوا اچانک جزیرے پر جیسے زلزلہ سا آ گیا۔ زور دار گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ جزیرہ بری طرح سے لرزنے لگا۔

جزیرے کی تیز لرزش کی وجہ سے ارد گرد موجود سمندر میں بھی جوش پیدا ہو گیا تھا اور پھر ٹارزن نے جزیرے کے چاروں طرف سے سمندر کی لہریں اچھل اچھل کر جزیرے پر آتے دیکھیں۔

جزیرہ آہستہ آہستہ سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں سارا جزیرہ سمندر میں سما گیا اور تھوڑی ہی دیر میں سمندر پرسکون ہوتا چلا گیا۔

جزیرے کو سمندر برد ہوتے دیکھ کر ٹارزن نے خود کو سمیٹنا شروع کر دیا اور جب سارے سیاہ بادل سمٹ کر آسمان پر پہلے سے موجود سفید بادل کے ٹکڑے میں آئے تو ٹارزن نے فوراً انسانی روپ دھار لیا۔ وہ

پھر سے اپنے اصلی روپ میں آ گیا تھا۔

ٹارزن بے حد خوش تھا اس نے اپنی ذہانت اور اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے ہاشام دیو کا دوسرا ناقابلِ تسخیر اور انوکھا طلسم فنا کر دیا تھا جہاں ہر طرف آگ ہی آگ لگی ہوئی تھی۔

''لو ہاشام دیو۔ میں نے تمہارا دوسرا طلسم بھی فنا کر دیا ہے۔ میں دو قدم تمہاری طرف بڑھ آیا ہوں۔ اب باقی چار طلسم باقی ہیں۔ میں انہیں بھی فنا کر دوں گا اور تمہاری قید سے شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرا کے تمہیں بھی ختم کر دوں گا''۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اسے دائیں طرف ایک اور بائیں طرف دو جزیرے دکھائی دیئے۔ تینوں جزیرے ایک دوسرے سے کافی دور تھے۔ ٹارزن چونکہ بلندی پر تھا اس لئے وہ ان تینوں جزیروں کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ ابھی اسے ان تینوں جزیروں کے طلسم کھولنے تھے اور انہیں فنا کرنا تھا لیکن اس کے لئے اسے سنہری دستے والے خنجر کی ضرورت تھی جسے وہ آگ کے جزیرے پر پھینک چکا تھا۔ آگ طلسم کو

چونکہ اس نے اوپر سے ہی فنا کیا تھا اس لئے وہ ا
جزیرے پر نہیں جا سکا تھا اور اس کا خنجر وہیں رہ گ
تھا۔ ٹارزن بدستور سمندر میں اس جگہ دیکھ رہا تھا جہا
جزیرہ سمندر برد ہوا تھا۔ پھر اچانک اس کی آنکھو
میں تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے سمندر میں ایک جگ
اپنا سنہری دستے والا خنجر تیرتے دیکھا۔

خنجر کا سنہری دستہ لکڑی کا تھا اس لئے وہ سمن
میں نہیں ڈوبا تھا یا پھر شاید آکو بابا نے اسے یہ خن
جس مقصد کے لئے دیا تھا اس لئے خنجر خود ہی سمن
سے ابھر کر باہر آ گیا تھا۔

خنجر دیکھتے ہی ٹارزن نے تیزی سے پلٹا کھایا ا
پھر وہ تیزی سے سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پا
کے قریب پہنچتے ہی اس نے جھپٹا مار کر خنجر پکڑا ا
اسے لئے تیزی سے واپس اوپر اٹھتا چلا گیا۔

سنہری دستے والا خنجر دیکھ کر وہ بے حد خوش ہو ر
تھا اب وہ آسانی سے اگلے طلسم میں داخل ہو سک
تھا۔ چونکہ ٹارزن کو سنہری دستے والا خنجر مل چکا تھا ا
لئے وہ رکے بغیر اگلے جزیرے کی طرف بڑھتا چ

لیا۔ جزیرے کے اوپر پہنچ کر ٹارزن نے پہلے کی
رح خنجر نوک سے پکڑا اور اسے پوری قوت سے
زیرے کی طرف کھینچ مارا۔ اس بار بھی اس کا خنجر
ک کے بل زمین میں گھس گیا۔ جیسے ہی خنجر زمین
ں گھسا اسی لمحے اچانک جزیرے پر تیز آندھیاں سی
لنا شروع ہو گئیں۔ آندھیاں اس قدر تیز اور خوفناک
تھیں کہ ان سے باقاعدہ بگولے سے بن رہے تھے اور
ن بگولوں کی زد میں آنے والے بڑے بڑے پتھروں
ور چٹانوں نے بھی ہلنا شروع کر دیا تھا اور کئی طاقتور
بگولوں نے بھاری بھاری چٹانیں بھی اٹھا کر تیزی سے
گھمانی شروع کر دی تھیں اور پھر وہ چٹانیں اور پتھر
ہوا میں اُڑتے ہوئے دور دور جا کر گرنا شروع ہو
گئے۔

یہ طوفانی طلسم تھا۔ اس طلسم میں سینکڑوں دیو چھپے
ہوئے تھے جو بگولوں کی شکل میں جزیرے کے بھاری
پتھر اور چٹانیں اٹھا اٹھا کر ہر طرف پھینک رہے تھے
تاکہ ان کے پھینکے ہوئے پتھروں اور چٹانوں کی زد
میں آ کر اس طلسم کو کھولنے والا ہلاک ہو جائے اور

اس کے جسم کا قیمہ بن جائے۔

ٹارزن چند لمحے چاروں طرف گھومتے ہوئے بگو
اور اُڑتی ہوئی چٹانوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے
ایک طاقتور اور انتہائی کیم شیم دیو کا روپ دھارا
غوطہ لگا کر تیزی سے جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گ

نیچے جاتے ہوئے ٹارزن نے اپنا جسم نہایت
رفتاری سے گھمانا شروع کر دیا تھا۔ اس کا جسم کسی
رفتار لٹو کی طرح گھوم رہا تھا۔ جب اس کے گھومنے
رفتار انتہائی حد تک تیز ہو گئی تو اس نے بھی ا
بڑے اور خوفناک بگولے کا روپ دھار لیا۔ جزی
تک پہنچتے پہنچتے وہ جزیرے پر موجود بگولوں سے
زیادہ تیز رفتار اور خوفناک بگولے کا روپ دھار چکا
اور پھر وہ جیسے ہی جزیرے پر آنے والے طوفان
شامل ہوا جزیرے پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑ
ٹارزن نے بگولے کے روپ میں بڑی بڑی پہا
چٹانیں اُڑانا شروع ہو گیا۔

جو پتھر اور چٹانیں دوسرے بگولوں سے اُڑ رہی تھ
ان سے جب ٹارزن کی اُڑائی ہوئی چٹانیں ٹکرانا شر

ہوئیں تو وہاں زور دار دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور
چٹانیں آپس میں ٹکرا ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہونے لگیں۔
جزیرے کے طوفانی بگولے بھی شدت سے چٹانیں اٹھا
اٹھا کر بگولا بنے ٹارزن کی طرف پھینکنے لگے لیکن
ٹارزن ایک جگہ رکنے کی بجائے تیزی سے چکراتا ہوا
ان چٹانوں سے خود کو بچا رہا تھا۔

ٹارزن بگولے کے روپ میں برق رفتاری سے گھومتا
ہوا جزیرے کے چکر لگانے لگا اس نے اپنے گھومنے کا
دائرہ وسیع کر لیا تھا۔ مسلسل اور تیزی سے گھومتے
ہوئے وہ ان بگولوں کی طرف بڑھ رہا تھا جن میں
طوفانی دیو چھپے ہوئے تھے۔

طوفانی دیو بگولوں کے روپ میں دائیں سے بائیں
گھوم رہے تھے جبکہ ٹارزن بگولا بنا بائیں سے دائیں
گھوم رہا تھا۔ تیزی سے گھومتے ہوئے وہ ایک بگولے
کی طرف بڑھا۔ اس بگولے نے پیچھے ہٹنے کی کوشش
کی لیکن بگولا بنے ٹارزن کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ
دوسرا بگولا فوراً اس میں سما گیا۔ دوسرا بگولا چونکہ دائیں
سے بائیں گھوم رہا تھا اور ٹارزن بائیں سے دائیں

اس لئے جیسے ہی دوسرا بگولا، بگولا بنے ٹارزن کی
میں آیا اس بگولے کی گھومنے کی رفتار کم ہونے لگی
پھر اس بگولے میں ایک سیاہ رنگ کا دیو دکھائی د
لگا۔ ٹارزن نے اس دیو کو دیکھ کر اور زیادہ تیزی
گھومنا شروع کر دیا۔

سیاہ دیو الٹی رفتار سے گھومنا شروع ہوا تو اس
منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں لیکن ٹارزن
لئے تیزی سے گھومتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جب
بنے ٹارزن کی رفتار انتہائی حدوں کو چھونے لگی تو
نے اچانک دیو کو بگولے سے نکال کر باہر چھوڑ
سیاہ رنگ کا دیو بگولے سے نکل کر بجلی کی سی
سے سامنے موجود ایک چٹیل پہاڑی سے جا ٹکرایا۔
زور دار دھماکا ہوا اور سیاہ دیو کے ٹکڑے اُڑتے
گئے۔ اس بے چارے کے منہ سے چیخ بھی نہیں
سکی تھی۔

اپنے ایک ساتھی کو اس طرح بگولا بنے ٹارزن
ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر جزیرے پر گھومتے ہو
بگولوں میں چھپے ہوئے سیاہ دیوؤں کا غصہ بڑھ

انھوں نے اور زیادہ تیزی سے چکرانا شروع کر دیا۔
بگولوں اور طوفان کے شور سے ماحول بری طرح سے
گونج رہا تھا۔ جب طوفانی دیوؤں نے غصے میں آ کر
اور تیزی سے چکرانا شروع کر دیا تو ہر طرف سے تیز
اور خوفناک آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں جیسے
ہزاروں بدروحیں مل کر بری طرح سے چیخ چلا رہی
ہوں۔

طوفانی بگولوں کو تیز ہوتے دیکھ کر بگولا بنے ٹارزن
نے بھی اپنے گھومنے کی رفتار تیز کر دی۔ رفتار تیز
کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا گھومنے کا دائرہ
بھی بڑھا دیا اور پھر جیسے ہی طوفانی بگولے اس کے
نزدیک آئے ٹارزن ان پر جھپٹ پڑا۔ اس بار تین
بگولے اس کی گرفت میں آئے تھے اور اب وہ ٹارزن
کے ساتھ الٹا گھوم رہے تھے جس کی وجہ سے بگولوں
میں چھپے ہوئے دیوؤں کی شکلیں واضح ہوتی جا رہی
تھیں وہ خود کو بگولا بنے ٹارزن کی گرفت سے آزاد
کرانے کے لئے شدید جدوجہد کر رہے تھے اور بری
طرح سے چیخ رہے تھے لیکن ٹارزن بھلا انہیں آسانی



سے کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ ٹارزن ان تینوں دیوؤں کو ا
تیزی سے چکر دینے لگا کہ چند ہی لمحوں میں بگولا
ٹارزن کے ساتھ گھومتی ہوئی بڑی بڑی چٹانوں سے ٹکر
کر وہ ہلاک ہو گئے۔

جزیرے پر بیسیوں بگولے موجود تھے جن میں
دیو چھپے ہوئے تھے۔ وہ میدان اور پہاڑیوں سے بڑ
بڑی چٹانیں اٹھا اٹھا کر ٹارزن کی طرف اچھال ر
تھے لیکن بگولا بنا ٹارزن اپنی تیز رفتاری سے نہ صرف
خود کو اُن سے بچا رہا تھا بلکہ وہ بگولا بنے دیوؤں
مسلسل حملے کر رہا تھا اور ان میں سے جو بھی بگولا
دیو، بگولا بنے ٹارزن کی گرفت میں آ جاتا ٹارزن ا
کے ٹکڑے اُڑا دیتا تھا۔

ٹارزن نے ایک ایک دو دو کر کے جزیرے پر بگ
بنے تمام دیوؤں کو ہلاک کر دیا۔ جب آخری بگولا
سیاہ دیو ہلاک ہوا تو اچانک جزیرے پر آنے و
طوفان تھمنا شروع ہو گیا۔ طوفان کو تھمتے دیکھ کر ٹارز
نے بھی اپنے گھومنے کی رفتار کم کرنا شروع کر دی
کچھ ہی دیر میں جزیرہ ایک بار پھر پہلے کی طرح

خاموش اور پرسکون ہو گیا۔

ٹارزن بھی بگولے سے نکل کر بڑے اطمینان بھر انداز میں زمین پر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس قدر تیز رفتار سے اور مسلسل گھومنے کی وجہ سے اس کے دماغ پر اثر نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

جزیرے پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں ہر طر سیاہ دیوؤں کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑ پڑے ہوئے تھے جنہیں ٹارزن نے خوفناک بگولا بن ہلاک کیا تھا۔

جزیرے پر تاریکی اور انتہائی پراسرار خاموشی چھا تھی۔ ٹارزن ایک جگہ تن کر کھڑا تھا جیسے وہ آ والے نئے خطرے کا انتظار کر رہا ہو۔ ابھی چند لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک ٹارزن کے پی کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ ٹارزن کے پیروں نیچے ایک گول گڑھا سا بن گیا تھا۔ اس سے پہلے ٹارزن کچھ کرتا وہ اس گڑھے میں گرا اور پھر ابھی کا آدھا جسم ہی گول گڑھے میں گرا ہو گا کہ اسی گڑھا برابر ہو گیا اور ٹارزن کا نیچے گرتا ہوا جسم

رک گیا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ ٹارزن کا آدھا جسم زمین میں گڑ گیا تھا اور آدھا جسم زمین سے باہر تھا۔ ٹارزن چونکہ قدرے ترچھے انداز میں گڑھے میں گرا تھا اس لئے اس کا دائیں ہاتھ بھی زمین میں گڑ گیا تھا۔ اب اس کا بایاں ہاتھ ہی آزاد تھا۔

ٹارزن اس نئی افتاد سے پریشان ہو گیا۔ اسے آکو بابا نے اس طوفانی طلسم کے بارے میں بتایا تھا کہ اس طلسم کے دو حصے ہیں ایک حصے میں اسے جزیرے کے طوفان سے مقابلہ کرنا ہو گا۔ اس طوفان میں سیاہ دیو طوفانی بگولے بن کر اس کے سامنے آئیں گے جنہیں بگولے کے روپ میں ہی ٹارزن ختم کرے گا۔ جیسے ہی طوفانی بگولے اور ان میں چھپے ہوئے سیاہ دیو ہلاک ہوں گے جزیرے پر کچھ دیر کے لئے خاموشی چھا جائے گی لیکن یہ خاموشی کچھ دیر کے لئے ہو گی۔ پھر اس جزیرے پر ایک انتہائی لحیم شحیم سردار سیاہ دیو نمودار ہو گا جس کے ساتھ ٹارزن کو باقاعدہ مقابلہ کرنا تھا۔ جب تک ٹارزن سردار سیاہ دیو کو ہلاک نہ کر لیتا اس وقت تک وہ تیسرے طلسم کو فنا نہیں کر سکتا تھا۔

ٹارزن نے اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے خود کو بگولا بنا کر جزیرے کے طوفانی دیوؤں کو تو ختم کر دیا تھا۔ اب وہ سردار دیو کا ہی انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کے ساتھ مقابلہ کر سکے اور اسے ہلاک کر کے تیسرا جزیرہ یا تیسرا طلسم فتح کر سکے لیکن اچانک ہی اس پر افتاد ٹوٹ پڑی اور اس کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی اور اب وہ آدھا زمین میں دھنسا ہوا تھا اور آدھا ہی زمین سے باہر تھا۔ جس زمین میں وہ دھنسا تھا وہ انتہائی ٹھوس تھی۔ ٹارزن زمین سے نکلنے کے لئے اپنی پوری طاقت استعمال کر رہا تھا لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے زمین میں قید ہونے کی وجہ سے اس کی پراسرار طاقتیں بھی ختم ہو گئی ہوں اور وہ زمین سے کسی بھی طرح سے آزاد نہیں ہو سکے گا۔

ابھی ٹارزن زمین سے نکلنے کے لئے زور لگا ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ رنگ کا انتہائی خوفناک اور بھیانک شکل والا دیو نمودار ہوگیا۔

یہ دیو ٹارزن کے قد کاٹھ سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ اس کے مقابلے پر ٹارزن بلا شبہ بونا ہی دکھائی دے

رہا تھا۔ دیو کا سر گنجا تھا۔ اس کے سر پر ایک لمبا اور مڑا ہوا سینگ بھی تھا۔

سیاہ دیو نے سرخ رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھوں میں بڑی سی اور انتہائی بھاری تلوار تھی۔

اپنے سامنے اس قدر طویل القامت دیو کو نمودار ہوتے دیکھ کر ٹارزن چونک پڑا۔ دیو کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ ٹارزن کی جانب انتہائی خونخواری سے دیکھ رہا تھا۔

''تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے آدم زاد۔ تم نے اس طلسم کے طوفانی دیوؤں کو تو ہلاک کر دیا ہے لیکن تم شاید یہ نہیں جانتے تھے کہ ان دیوؤں کو ہلاک کرنے کے بعد تمہیں ان کے سردار شاشال دیو سے بھی مقابلہ کرنا ہے۔ جو ان دیوؤں سے کہیں زیادہ طویل القامت اور طاقتور ہے۔ وہ میں ہوں آدم زاد۔ میرا نام شاشال دیو ہے اور میں سیاہ دیوؤں کی دنیا کا سب سے طاقتور سردار ہوں۔ میں نے ہی تمہیں زمین میں قید کیا ہے تاکہ تم میرے سامنے مزاحمت نہ کر



سکو۔ میں تمہیں اسی حالت میں ہلاک کر دوں گا۔ تم اب خود کو میرے ہاتھوں مرنے سے نہیں بچا سکو گے''۔ لمبے تڑنگے سیاہ فام دیو نے انتہائی گرجدار آواز میں کہا۔ اس کی آواز اس قدر تیز تھی کہ پورے جزیرے پر گونجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہونہہ۔ بزدل دیو''۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''بزدل دیو۔ کیا کہا۔ تم مجھے بزدل دیو کہہ رہے ہو''۔ سردار دیو نے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری بزدلی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ مجھے اس طرح زمین میں قید کر کے حملہ کرنے کے لئے آئے ہو''۔ ٹارزن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ بزدلی نہیں ہے۔ اس طلسم میں داخل ہونے والے کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں ایسا ہی انتظام کیا گیا ہے اور یہ طلسم میں نے نہیں میرے آقا ہاشام دیو نے بنایا ہے''۔ سردار دیو نے گرجدار آواز میں کہا۔

''پھر تو تمہارے ساتھ تمہارا آقا بھی انتہائی احمق اور بزدل دیو ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ میں اس طلسم کا غلام ہوں اور مجھے

جیسا کرنے کا کہا گیا ہے میں وہی کروں گا''۔ سردار دیو نے جواب دیا۔ اس نے تلوار اٹھائی اور بلند کر لی۔ وہ ٹارزن کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ ٹارزن اس کی جانب غور سے دیکھ رہا تھا۔ سردار دیو نے ایک زور دار چیخ ماری اور ساتھ ہی اس کا تلوار والا ہاتھ گھومتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن کی گردن کی طرف آیا۔

''ٹارزن ایک قدم اور آگے بڑھ آیا ہے کاگو بونے۔ اس نے دوسرا طلسم بھی ختم کر دیا ہے اور اب اس نے تیسرا طلسم کھول کر اس کا پہلا حصہ بھی ختم کر دیا ہے۔ میں ٹارزن کی اس قدر خوفناک طاقتیں دیکھ کر دنگ رہ گیا ہوں۔ ٹارزن نے جس طرح سے خوفناک بگولا بن کر جزیرے کے بگولا دیوؤں کو ہلاک کیا ہے مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا ہے کہ ایک آدم زاد اس طرح بھی میرے طاقتور اور خوفناک دیوؤں کو ہلاک کر سکتا ہے''۔ ہاشام دیو نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچتے ہوئے کاگو بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں آقا۔ آدم زاد واقعی مافوق الفطرت طاقتوں کا

مالک ہے''۔ کاگو بونے نے جواب دیا۔

''مافوق الفطرت۔ ہونہہ۔ اگر یہ اسی طرح آگے بڑھتا رہا تو پھر میں کچھ بھی کر لوں۔ میں اسے اپنے سامنے آنے سے نہیں روک سکوں گا اور اس زیادہ پریشانی مجھے اس بات کی ہے کہ ٹارزن پا طلسمات فتح کرنے کے بعد چھٹے طلسم میں شہزادی گ بکاؤلی تک بھی پہنچ جائے گا۔ جب تک وہ کوہ آ سے شہزادی گل بکاؤلی کو نہیں نکال لیتا اس وقت تک نہ میں اس کا سامنا کر سکتا ہوں اور نہ وہ میرا ہاشام دیو نے کہا۔

''آپ نے ہی شہزادی گل بکاؤلی کو چھٹے طلسم قید کیا تھا آقا۔ آپ کو چاہئے تھا کہ آپ شہزادی گ بکاؤلی کو اپنے پاس رکھتے اسے کسی طلسم میں چھپاتے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے واقعی شہزادی گل بکاؤلی کو اپنے جادو مح میں رکھنا چاہئے تھا۔ وہ جادو محل میں زیادہ محفوظ ہو مگر اب کیا ہو سکتا ہے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہاں آقا۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب آپ کا

اس وقت تک چھٹے طلسم سے شہزادی گل بکاؤلی کو نہیں نکال سکتے جب تک آدم زاد اسے کوہ آتش سے نہ نکال لے یا وہ کسی طلسم کا شکار بن کر ہلاک نہ ہو جائے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''بہرحال۔ ٹارزن تیسرے طلسم میں ہے۔ سردار دیو نے اسے زمین میں قید کر دیا ہے اور وہ اس کے سامنے آ چکا ہے۔ اب شاید ہی ٹارزن خود کو سردار دیو سے بچا سکے''۔ ہاشام دیو نے روشن گولے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس میں ٹارزن اسے آدھا زمین میں دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے سامنے ایک انتہائی طویل القامت سیاہ دیو کھڑا تھا۔ دیو کے ہاتھ میں کافی بڑی اور بھاری تلوار دکھائی دے رہی تھی۔

''آدم زاد زمین سے نکلنے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہا ہے آقا لیکن وہ زمین سے نہیں نکل پا رہا ہے۔ سردار دیو کو دیر نہیں کرنی چاہئے اسے فوراً آدم زاد کو تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دینے چاہئیں''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ہاں میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں اور میری سمجھ میں

نہیں آ رہا ہے کہ آخر سردار دیو ٹارزن پر حملہ نہیں کر رہا ہے۔ وہ ٹارزن سے کیا باتیں کر ہے''۔ ہاشام دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نے سردار دیو کو تلوار اوپر اٹھاتے دیکھا۔

''سردار دیو آدم زاد پر حملہ کر رہا ہے آقا''۔ بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سردار دیو کا والا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی تلوار نیم قوس گھومتی ہوئی ٹارزن کی گردن کی طرف لپکی لیکن سے پہلے کہ تلوار ٹارزن کی گردن پر پڑتی اچانک ا زور دار دھماکا ہوا اور زمین میں دھنسا ہوا ٹار اچانک دھواں بن گیا۔ جب تک تلوار ٹارزن کی گر تک پہنچتی دھواں بھی ہوا میں تحلیل ہو چکا تھا اور س دیو کی تلوار ہوا میں ہی گھوم کر رہ گئی۔

''یہ کیا۔ یہ ٹارزن دھواں بن کر کیسے غائب ہو ہے''۔ ہاشام دیو نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے ک ٹارزن کو اس طرح دھواں بن کر غائب ہوتے دیکھ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ جزیرے موجود سردار دیو بھی آنکھیں پھاڑے اس جگہ کی طر

یکھ رہا تھا جہاں چند لمحے قبل ٹارزن زمین میں آدھا ھنسا ہوا تھا۔

''ٹارزن نے بروقت اپنی پراسرار طاقتیں استعمال کی یں آقا۔ وہ دھواں بن گیا تھا تاکہ اس پر سردار دیو ی تلوار کا کوئی اثر نہ ہو سکے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن وہ ہے کہاں''۔ ہاشام دیو نے نکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر چھل پڑا جب اس نے سردار دیو کے پیچھے ایک دیو کو مودار ہوتے دیکھا۔ یہ دیو ٹارزن تھا جو اپنی اصل شکل یں تھا لیکن اس کا جسم سردار دیو جیسا بڑا اور انتہائی لویل قامت ہو گیا تھا۔ ٹارزن خالی ہاتھ تھا۔ سردار یو کو ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہوا تھا کہ ٹارزن س کے عقب میں نمودار ہوا ہے اور اس کا قد اس کے قد کے برابر ہو گیا ہے۔

''مجھے ان کی آوازیں سناؤ کاگو بونے جلدی''۔ شام دیو نے چیختے ہوئے کہا۔

''جو حکم آقا''۔ کاگو بونے نے کہا۔ اس نے گولے پھونک ماری تو اچانک کمرے میں ایسی آوازیں

گونجنے لگیں جیسے ہر طرف تیز ہوائیں چل رہی ہ
"ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہو سردار دیو۔ پیچھے
میں یہاں ہوں"۔ اچانک کمرے میں ٹارزن کی
ہوئی آواز ابھری اور ٹارزن کی آواز سن کر سرد
بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور پھر اپنے پیچھے ا
قد کے برابر ٹارزن کو دیکھ کر اس کی آنکھیں
سے پھیلتی چلی گئی۔

"تم۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے اور تمہارا یہ
تم میرے قد کے برابر کیسے بن گئے ہو"۔ سردا
نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں ٹارزن ہوں۔ جنگلوں کا بادشاہ اور اس
میں تم جیسے شیطانوں کے خاتمے کے لئے نکلا
ہوں۔ تم جیسے شیطانوں کو ختم کرنے کے لئے
خصوصی طور پر پراسرار طاقتیں دی گئی ہیں جن
بدولت میں کوئی بھی روپ دھار سکتا ہوں اور تم
اور ہاشام جیسے شیطان اور بزدل دیو کا آسانی
مقابلہ کر سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا
اس کی بات سن کر ہاشام دیو کا چہرہ غصے سے سرخ

ا چلا گیا۔

"میں بزدل نہیں ہوں ٹارزن"۔ ہاشام دیو نے حلق
کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن ٹارزن تک اس کی آواز
ہیں پہنچی تھی۔

"معاف کرنا آقا۔ آپ اس گولے کی مدد سے آدم
اد اور سردار دیو کی باتیں سن سکتے ہیں لیکن ان تک
پ کی آواز نہیں پہنچ سکتی"۔ کاگو بونے نے کہا اور
شام دیو اسے غضبناک نظروں سے گھورنے لگا۔

"تو پہنچاؤ۔ میری آواز اس تک پہنچاؤ جلدی۔ میں
ارزن کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں بزدل نہیں ہوں۔
میرے مقابلے پر آیا تو میں ایک لمحے میں اس کے
لکڑے اُڑا دوں گا"۔ ہاشام دیو نے گرجتے ہوئے
لہا۔

"معاف کرنا آقا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ آدم زاد طلسم
کھول کر آیا ہے اور اس نے آدھا طلسم فتح کر لیا
ہے۔ اس طلسم میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی
ہے"۔ کاگو بونے نے کہا اور ہاشام دیو غرا کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ میری طاقتوں کے سامنے تمہاری تمام

پراسرار طاقتیں کوئی معنی نہیں رکھتی ہیں آدم زاد تمہارے ابھی ٹکڑے اُڑا دوں گا"۔ سردار دیو گرجتے ہوئے کہا اور اس نے اچانک تلوار سے پر حملہ کر دیا۔

سردار دیو نے ایک بار پھر ٹارزن کی گردن پ کا وار کرنا چاہا تھا جیسے وہ ایک ہی وار میں ٹارز گردن کاٹ دے گا لیکن اسی لمحے ٹارزن کا حرکت میں آیا اور اس نے نہایت ماہرانہ انداز سردار دیو کا تلوار والا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس سے پہلے سردار دیو اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتا اچانک ٹارزن دوسرے ہاتھ کا گھونسہ سردار دیو کے منہ پر پڑ سردار دیو کا منہ دوسرے طرف گھوم گیا۔ ٹارزن گھونسے میں نجانے کتنی طاقت تھی کہ سردار دیو ل کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا اور اس کے ہاتھ تلوار بھی چھوٹ کر نیچے گر گئی تھی۔ جیسے ہی سردار د کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر نیچے گری ٹارزن فوراً جھ اور اس نے سردار دیو کی تلوار اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر اسی لمحے اچانک زمین پر گری ہوئی سردار د

کی تلوار غائب ہو گئی اور ٹارزن کا ہاتھ وہیں کا وہیں رکا رہ گیا۔

"ہونہہ۔ یہ تلوار صرف سردار دیو کے لئے تھی ٹارزن۔ تم اس کی تلوار کیسے حاصل کر سکتے ہو"۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا۔ ادھر سردار دیو نے خود کو سنبھالا اور پھر سیدھا ہو کر انتہائی غضبناک نظروں سے ٹارزن کو گھورنے لگا۔

"تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے آدم زاد۔ میری تلوار غائب ہو گئی ہے تو کیا ہوا۔ میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری بوٹیاں اُڑا سکتا ہوں"۔ سردار دیو نے غصیلے لہجے میں کہا اور زمین پر دھم دھم پاؤں مارتا ہوا انتہائی جارحانہ انداز میں ٹارزن کی جانب بڑھا۔ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر ٹارزن کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ٹارزن اچھلا اور اس نے ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے دونوں ٹانگیں جوڑ کر سردار دیو کے سینے پر مار دیں۔ سردار دیو نے اس کی ٹانگیں پکڑنی چاہیں مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ ٹارزن کی ٹانگوں کی سینے پر ضرب کھاتے ہی اس کے منہ سے زور دار

چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹارزن تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے اچانک سردار دیو کے پہلو میں ایک اور لات رسید کر دی۔ سردار دیو کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ہوا میں گھومتا ہوا دور جا گرا۔ ٹارزن پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کی طرف لپکا لیکن اسی لمحے سردار دیو تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ٹارزن کو اپنی طرف آتا دیکھ کر سردار دیو غرایا اور اس نے اچانک اچھل کر ٹارزن پر حملہ کر دیا وہ اُڑتا ہوا ٹارزن کی طرف بڑھا جیسے وہ ٹارزن کے سینے پر سر کی زور دار ٹکر مارنا چاہتا ہو۔ اس کے سر پر مڑا ہوا نوکیلا سینگ تھا جو اگر ٹارزن کے سینے پر لگ جاتا تو ٹارزن کا سینہ پھاڑتا ہوا اس کی کمر سے نکل سکتا تھا لیکن جیسے ہی سردار دیو ٹارزن کے نزدیک پہنچا ٹارزن نے دائیں طرف چھلانگ لگاتے ہوئے خود کو بچایا اور پھر وہ تیزی سے ایڑیوں کے بل گھومتے ہوئے سردار دیو کے عقب میں آ گیا۔ چونکہ سردار دیو ٹارزن کے

سینے پر سینگ مارنے کے لئے جھکے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا اس لئے ٹارزن نے اس کے عقب میں آتے ہی اچانک اس کی پہلوؤں میں ہاتھ ڈال کر اسے پکڑا اور پھر دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور سردار دیو ٹارزن کے اوپر سے گھومتا ہوا اس کے پیچھے آ گرا۔ ٹھوس زمین پر وہ کمر کے بل گرا تو اس کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکل گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹارزن نے اچانک الٹی قلابازی کھائی اور ٹھیک سردار دیو کے سینے پر آ گرا۔ ٹارزن چونکہ سردار دیو کی طرح انتہائی لحیم شحیم بنا ہوا تھا اس لئے اس کا وزن بھی کسی پہاڑ سے کم نہیں تھا۔ جیسے ہی وہ سردار دیو کے سینے پر گرا سردار دیو کے منہ سے اس قدر زور دار چیخ نکلی کہ یکبارگی پورا جزیرہ لرز اٹھا۔

سردار دیو نے ٹارزن کو اپنے سینے سے ہٹانے کے لئے اس کی ٹانگوں پر ہاتھ مارے مگر ٹارزن خود ہی اچھل کر اس کے سینے سے اتر گیا۔ سردار دیو اٹھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ٹارزن کا ایک بھرپور گھونسہ سردار

دیو کے سر پر پڑا۔ ٹارزن کے گھونسے میں نجانے کون سی طاقت تھی کہ جیسے ہی ٹارزن کا گھونسہ سردار دیو کے سر پر پڑا سردار دیو کی کھوپڑی پچک گئی اور سردار دیو اٹھتے اٹھتے ایک بار پھر گر پڑا۔ اس بار اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ انتہائی دلدوز اور دردناک تھی وہ زمین پر گرا بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کی ناک، کان اور منہ سے خون کے فوارے چھوٹ پڑے۔ چند لمحے وہ زمین پر پڑا تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ جیسے ہی سردار دیو ساکت ہوا اسی لمحے روشن گولے سے اس جزیرے کا منظر غائب ہو گیا اور گولا تاریک ہوتا چلا گیا۔

سردار دیو کو ہلاک ہوتے دیکھ کر ہاشام دیو کو بھی اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے ٹارزن نے سردار دیو کے سر پر گھونسہ مار کر سردار دیو کی نہیں بلکہ اس کی کھوپڑی پچکائی تھی۔

"ختم ہو گیا۔ سب ختم ہو گیا۔ ٹارزن نے تیسرا طلسم بھی فتح کر لیا ہے۔ اب اسے آگے بڑھنے سے

کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ ناقابلِ تسخیر ہے۔ انتہائی ناقابلِ تسخیر"۔ ہاشام دیو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا۔

"نہیں آقا۔ ابھی کچھ ختم نہیں ہوا ہے۔ ابھی اس آدم زاد نے چوتھے طلسم میں داخل ہونا ہے۔ چوتھے طلسم میں اسے کالی بدروحوں کا سامنا کرنا ہے جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ان میں سے ایک بدروح بھی اس آدم زاد سے ٹکرا گئی تو ٹارزن لاکھ پراسرار طاقتوں کا مالک ہو یہ بدروح کے ٹکراتے ہی جل کر بھسم ہو جائے گا"۔ کاگو بونے نے کہا۔

"کاش کہ ایسا ہو۔ مگر مجھے اب سب کچھ ختم ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے"۔ ہاشام دیو نے اسی انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے جواری اپنا سب کچھ ہار بیٹھا ہو۔



سردار دیو جیسے ہی ہلاک ہوا اچانک اس کے جس
میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ خشک لکڑی کی طرح جل
شروع ہو گیا۔

سردار دیو کو اس طرح جلتے دیکھ کر ٹارزن تیزی س
اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس نے زمین پر خنج
پھینکا تھا۔ اس جگہ پہنچ کر اس نے زمین سے خنجر نکا
اور اسے نیفے میں اڑس کر ہوا میں اچکا اور تیزی س
آسمان کی جانب بلند ہوتا چلا گیا۔

کچھ ہی دیر میں سردار دیو کا جسم جل کر راکھ بن
گیا اور جیسے ہی سردار دیو کا جسم راکھ بنا اسی ل
جزیرے پر زلزلہ آ گیا اور یہ جزیرہ بھی سمندر میں غر
ہوتا چلا گیا۔

ٹارزن نے سردار دیو کی تلوار سے بچنے اور زمین کی قید سے آزاد ہونے کے لئے دھویں کا روپ دھارا تھا اور دھواں بن کر فوراً غائب ہو گیا تھا اور پھر وہ سردار دیو کے عقب میں ظاہر ہوا اور پھر اس نے سردار دیو کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی روپ دھارے بغیر اپنا قد کاٹھ سردار دیو جیسا بنا لیا تھا۔

سردار دیو جیسے قد کاٹھ میں آ کر وہ آسانی سے اس کا مقابلہ کر سکتا تھا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ ٹارزن کے فولادی گھونسے نے سردار دیو کی کھوپڑی پچکا کر رکھ دی تھی جس کی وجہ سے سردار دیو کے ناک، کان اور منہ سے خون پھوٹ نکلا تھا۔ اس کی کھوپڑی چونکہ بری طرح سے ٹوٹ گئی تھی اس لئے وہ بھلا زندہ کیسے رہ سکتا تھا۔

ٹارزن نے سردار دیو کو ہلاک کر کے تیسرے جزیرے کا تیسرا طلسم بھی ختم کر دیا تھا۔ جو پہلے طلسمات سے کہیں زیادہ سخت اور خوفناک تھا۔ بلاشبہ اگر ٹارزن پراسرار طاقتوں کا مالک نہ ہوتا اور وہ ہر طرح کا روپ نہ بدل سکتا ہوتا تو وہ یہ بھیانک اس

خوفناک طلسمات کبھی ختم نہیں کر سکتا تھا۔

''بس ہاشام دیو۔ اب صرف تین طلسم باقی ہیں۔ پھر میں تمہارے سامنے پہنچ جاؤں گا۔ اب تم زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکو گے''۔ ٹارزن نے ہوا میں بلند ہو کر باقی دو جزیروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے اب ان دو جزیروں پر جانا تھا۔ جہاں اسے مزید دو طلسمات کا سامنا کرنا تھا۔ ان طلسمات کے بارے میں بھی آکو بابا نے ٹارزن کو ساری تفصیل بتا دی تھی۔ ان میں سے اگلے جزیرے پر بدروحوں کا طلسم تھا جس کے بارے میں آکو بابا نے بتایا تھا کہ طلسم کھلنے پر ٹارزن ایک ریگستان میں داخل ہو گا جو انتہائی طویل و عریض ہو گا۔

اس ریگستان میں ٹارزن کو تپتی دھوپ میں آگے بڑھنا ہو گا۔ ریت کے نیچے ہر طرف سیاہ بدروحیں چھپی ہوئی ہوں گی جو اچانک ریت کے نیچے سے نکل کر ٹارزن پر حملہ کر سکتی تھیں۔ ان بدروحوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی جو تیزی سے ریت سے باہر آتیں اور اچانک ٹارزن پر حملہ آور ہو جاتیں۔

آ کو بابا نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ بدروحیں آگ کے سمندر سے آئی ہیں اس لئے ان میں ہی آگ بھری ہوئی ہے ان بدروحوں میں سے ایک بدروح ٹارزن کے جسم سے ٹکرا بھی جاتی ٹارزن اسی لمحے جل کر بھسم ہو سکتا تھا چاہے ٹار نے ان سے بچنے کے لئے کوئی بھی روپ ہی کیوں اختیار کیا ہوتا۔

ان خوفناک سیاہ بدروحوں سے بچنے کے لئے ٹارز کو ریگستان میں پھونک پھونک کر قدم رکھنے تھے اس سے پہلے کہ بدروحیں اس پر حملہ کرتیں ٹارزن انہیں پکڑنا تھا اور انہیں اٹھا کر ایک ساتھ سمندر کرنا تھا۔ سمندر میں جاتے ہی بدروحیں غرق ہو جا اور اس طرح ٹارزن چوتھے جزیرے کا چوتھا طلسم ختم کر لیتا۔

اب ٹارزن کے لئے سوچنے کی یہ بات تھی کہ سینکڑوں کی تعداد میں موجود بدروحوں کو کیسے پکڑے اور انہیں اٹھا کر ایک ساتھ سمندر میں کیسے پھینکے آ کو بابا نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ بدروحیں

ھویں کی بنی ہوئی ہوں گی جو ریت سے نکل کر تیزی سے چکراتی ہوئی نظر آئیں گی اور اس پر حملہ کر کے س کے جسم میں گھسنے کی کوشش کریں گی تاکہ وہ ٹارزن کو ہلاک کر سکیں۔

دھویں کی مخلوق کو کس طرح سے پکڑا جا سکتا اس کے لئے ٹارزن جزیرے کا طلسم کھولنے سے پہلے کوئی طریقہ سوچنا چاہتا تھا۔

ٹارزن اُڑتا ہوا چوتھے جزیرے پر آ کر رک گیا جو پہلے جزیروں کی طرح وسیع و عریض اور انتہائی چٹیل دکھائی دے رہا تھا۔ سوائے کناروں کے وہاں ریت کا نام و نشان بھی نہیں تھا لیکن ٹارزن جانتا تھا کہ جیسے ہی وہ زمین پر خنجر پھینکے گا تو یہ جزیرہ فوراً ریگستان میں بدل جائے گا۔

ٹارزن کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن دھویں کی بنی ہوئی بدروحوں کو پکڑنے کی اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اسے تمام سیاہ بدروحوں کو ایک ساتھ پکڑنا تھا اور وہ بھی اس انداز میں کہ ان میں سے ایک بدروح بھی اسے نہ چھو سکے کیونکہ جو بدروح اس

سے چھو جاتی وہ فوراً اس کے جسم میں گھس سکتی تھی اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے ٹارزن اپنی پرا طاقتوں کی بھی مدد نہیں لے سکتا تھا۔ وہ کوئی بھی ر دھار لیتا بدروحوں کا بس اسے چھونے کی دیر تھی ٹارزن ہلاک ہو سکتا تھا۔

"کچھ بھی ہو ہاشام دیو۔ میں ہار ماننے والوں سے نہیں ہوں۔ میں تمہارا چوتھا طلسم کھولوں گا بھی اسے فتح بھی کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے کچھ کیوں نہ کرنا پڑے"۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے وہ اُڑتا ہوا جزیرے کا ایک ایک حصہ دیکھ رہا تھا۔ کے لئے یہ بھی مجبوری تھی کہ وہ طلسم کھولے بغیر جزیرے پر قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔

اس مہم میں ٹارزن کے لئے یہ مسئلہ بھی تھا کہ کسی طرح سے آکو بابا سے بھی رابطہ کر کے ان کوئی مشورہ نہیں لے سکتا تھا ورنہ ایسے معاملات اکثر آکو بابا ہی اس کی رہنمائی کرتے تھے اور ٹار کو مشکلات سے نکال لیتے تھے۔

اس بار آکو بابا نے ٹارزن کو مدد کے لئے صر

ایک سنہری دستے والا خنجر دیا تھا۔ جس کی مدد سے وہ اپنی ضرورت کی کوئی بھی چیز حاصل کر سکتا تھا اس کے علاوہ اس کے پاس اپنی پراسرار طاقتیں تھیں جنہیں استعمال کر کے وہ ان شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کرتا چلا آ رہا تھا۔

ٹارزن بدروحوں کو ایک ساتھ پکڑنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے سنہری دستے والے خنجر کا خیال آیا۔ آکو بابا نے اس سے کہا تھا کہ اس خنجر کی مدد سے وہ اپنی ضرورت کی ہر چیز حاصل کر سکتا ہے۔ اسے بس کسی جگہ ایک دائرہ سا بنانا ہو گا اور پھر وہ جو بھی مانگے گا وہ چیز اسے دائرے میں مل جائے گی۔ حتیٰ کہ اگر اسے اپنی مدد کے لئے منکو کی بھی ضرورت پڑے گی تو وہ اسے بھی سنہری دستے والے خنجر سے بنائے ہوئے دائرے میں بلا سکتا ہے۔ اس خنجر کا خیال آتے ہی ٹارزن نے فوراً خنجر نیفے سے نکال لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا پھر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔ لیکن وہاں یا تو ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا یا

پھر وہ دو جزیرے جہاں ہاشام دیو کے طلسم چھپے ہو تھے۔ ٹارزن کو کسی ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں پ خنجر سے دائرہ بنا سکے۔

وہ ادھر ادھر دیکھتا رہا لیکن اسے وہاں ایسی کوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''اگر میں ان جزیروں پر گیا تو میرے لئے مشْ ہو جائے گی اور خنجر کی نوک سے میں پانی پر دائرہ نہیں سکتا۔ اب کیا کروں۔ کیا میں ان جزیروں علاوہ یہاں کوئی اور جزیرہ تلاش کروں''۔ ٹارزن کچھ دیر سوچنے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اسے یاد آیا وہ اس سمندر پر سے ہی گزرتے ہو آیا ہے۔ اس سمندر میں جزیرے تو ضرور موجود لیکن وہ اتنی دور تھے کہ ٹارزن کو وہاں جانے واپس آنے میں کافی وقت لگ سکتا تھا۔ اس کے علا آکو بابا نے ٹارزن کو یہ بھی ہدایات دی تھیں ہاشام دیو نے جن جزیروں پر طلسمات بنا رکھے ہ اسے ان جزیروں کے آس پاس ہی رہنا ہو گا ا جزیرے اسے نظر آتے رہنے چاہئیں۔اگر وہ ا

جزیروں کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاتا اور پھر واپس آتا تو وہ اب تک جتنے جزیرے سمندر برد کر چکا ہوتا اتنے ہی جزیرے دوبارہ سمندر سے ابھر آتے اور اسے پھر نئے سرے سے سات طلسمات ہی سر کرنے پڑ جاتے۔ اس لئے ٹارزن ان جزیروں سے دور بھی نہیں جا سکتا تھا اور نہ سمندر میں اتر کر سمندر کی تہہ میں جا کر دائرہ بنا سکتا تھا کیونکہ ایسی صورت میں بھی جزیرے اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے اور جب وہ سمندر سے نکلتا تو وہاں دو کی بجائے ٹارزن کے سامنے پھر پانچ جزیرے ہوتے اور ٹارزن کو پھر سے پہلے طلسم سے آغاز کرنا پڑتا جو اگلی بار پہلے طلسم سے کہیں زیادہ خطرناک اور طاقتور ہو سکتا تھا۔

''اب کیا کروں۔ جس چیز کی مجھے ضرورت ہے وہ میں اس خنجر کی مدد سے حاصل تو کر سکتا ہوں لیکن اس کے لئے مجھے اس خنجر سے کسی جگہ دائرہ بنانا ہو گا اور دائرہ بنانے کے لئے مجھے یہاں کوئی جگہ دکھائی ہی نہیں دے رہی ہے''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اس خنجر سے ہوا میں دائرہ نہیں سکتا"۔ اچانک ٹارزن نے سوچا پھر اس نے خنجر د سے پکڑا اور اسے ہوا میں مارا تو یہ دیکھ کر اس آنکھیں چمک اٹھیں کہ جس جگہ اس نے خنجر مارا وہاں ایک لکیر سی بن گئی تھی جیسے ٹارزن کے سا شیشے کی دیوار ہو اور خنجر کی نوک سے اس دیوار پر بن گئی ہو۔

لکیر دیکھ کر ٹارزن سمجھ گیا کہ وہ سنہری دستے وا خنجر سے ہوا میں بھی دائرہ کھینچ سکتا ہے۔ چنانچہ نے خنجر نہایت ماہرانہ انداز میں گھمایا تو واقعی اس سامنے ایک دائرہ سا بن گیا۔ یہ دائرہ بالکل ایسا جیسے شیشہ کاٹنے والے آلے سے لکیر کھینچ کر بنایا ہے۔ دائرہ دیکھ کر ٹارزن نے خنجر نیفے میں اڑس اور پھر وہ دائرے کے سامنے آ گیا۔

"مجھے ایک ایسا جال چاہئے جو بے حد بڑا بھی اور اس میں اتنی طاقت بھی ہو کہ اس میں اگر بادلوں اور ہوا کو بھی قید کرنا چاہوں تو وہ بھی جال سے آزاد نہ ہو سکے"۔ ٹارزن نے دائرے

جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دائرے میں تیز چمک سی پیدا ہوئی اور اچانک اس دائرے سے ایک رسی کا سرا سا نکل کر باہر آ گیا۔

ٹارزن نے ہاتھ بڑھا کر رسی پکڑی اور اسے باہر کھینچنا شروع کیا تو رسی کے ساتھ ایک بہت بڑا اور انتہائی باریک تاروں والا جال باہر آنا شروع ہو گیا۔ جال کے سرے پر جو رسی تھی وہ موٹی تھی لیکن جال ایسا تھا جیسے اسے نہایت باریک اور چمکدار تاروں سے بُنا گیا ہو۔ ٹارزن تیزی سے جال باہر کھینچتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا جال تھا۔

"مجھے بتایا جائے کہ میں اس جال کو کیسے استعمال کروں کہ جزیرے پر موجود دھویں کی تمام بدروحیں اس میں ایک ساتھ قید ہو جائیں"۔ ٹارزن نے دائرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تو اچانک دائرہ سیاہ ہو گیا پھر اچانک دائرے کے درمیانی حصے میں روشنی سی پیدا ہوئی اور اس میں ایک ہیولا سا دکھائی دینے لگا۔ ہیولا کسی چہرے کا تھا جو اس قدر دھندلا تھا

که ٹارزن کو چہرہ واضح طور پر دکھائی ہی نہیں دے تھا۔

"ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ سیاہ بدروحیں ٹارزن اس وقت تک حملہ نہیں کریں گی جب تک ٹارزن قدم ریت پر نہیں پڑیں گے۔ ٹارزن ریگستان اترنے سے پہلے جال وہاں پھیلا دے اور اس جا کے سرے پر لگی رسی اپنے ہاتھوں میں رکھے۔ ج جال پھیل جائے تو ٹارزن ایک لمحہ کے لئے اپنے ریت پر لگائے اور پھر فوراً اٹھا کر ہوا میں معلق جائے۔ چونکہ ٹارزن کے پیر زمین سے لگ چکے ہو گے اس لئے ریت میں چھپی ہوئی بدروحیں فوراً باہر شروع کر دیں گی لیکن چونکہ ٹارزن کے پیر ریت نہیں ہوں گے اس لئے بدروحیں اس پر حملہ نہیں کر گی۔ بدروحیں ٹارزن کے اردگرد چکرائیں گی اور سب کی سب ریت پر پھیلے ہوئے جال تک ہی محدود رہ گی جب ریت سے تمام بدروحیں نکل آئیں تو ٹار رسی کھینچ لے۔ جال خود ہی سمٹ جائے گا اور بدروحیں اس جال میں قید ہو جائیں گی پھر وہ کسی

طرح اس جال سے آزاد نہیں ہو سکیں گی۔ اس کے بعد ٹارزن ان بدروحوں کو جال سمیت سمندر برد کر سکتا ہے"۔ دائرے میں دکھائی دینے والے دھندلے چہرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ ریگستان سے تمام بدروحیں نکل چکی ہیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں جال سمیٹوں تو کچھ بدروحیں جال میں قید ہو جائیں اور باقی بدروحیں اس وقت ریت سے باہر نکلیں جب میں جال سمندر برد کر دوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اس کے لئے ٹارزن کو سرخ بدروح کے ریت سے باہر آنے کا انتظار کرنا ہو گا۔ جو سیاہ بدروحوں کی سردار ہے۔ سب سے آخر میں سرخ بدروح ہی ریت سے باہر آئے گی۔ اس کے بعد کوئی اور بدروح نہیں آئے گی"۔ دھندلے چہرے نے جواب دیا۔

"کیا اس طلسم کے بھی دو مرحلے ہیں"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ بدروحوں کا طلسم ہے اس لئے اسے دو حصوں میں نہیں بلکہ ایک ہی حصے میں بنایا گیا ہے۔

ان بدروحوں کی سردار سرخ بدروح ہے۔ اس لئے جب تک وہ بھی ریت سے باہر نہیں آئے گی اس وقت تک دوسری بدروحیں بھی تم پر حملہ نہیں کریں گی لیکن اگر تمہارے پیر ریت پر ہوئے اور سرخ بدروح ریت سے باہر آ گئی تو تم پر سینکڑوں بدروحیں ایک ساتھ جھپٹ سکتی ہیں جن میں سے ایک بدروح بھی تمہارے جسم سے ٹکرا گئی تو اسے تمہارے جسم میں گھسنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگے گی اور وہ بدروح جیسے ہی تمہارے جسم میں گھسے گی تمہارے جسم میں آگ لگ جائے گی اور تم فوراً جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ دھندلے چہرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ میں تمہاری ہدایات پر عمل کروں گا اور ریت پر پیر نہیں رکھوں گا تاکہ سیاہ بدروحیں مجھ پر حملہ نہ کر سکیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"یہ بھی یاد رکھنا کہ سیاہ بدروحیں اس وقت تک زمین سے باہر نہیں آئیں گی جب تک تم پیر ریت پر نہیں رکھو گے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جس جگہ ریت پر اپنے پاؤں رکھو وہاں کوئی سیاہ بدروح چھپی

ہوئی ہو اگر تمہارا پاؤں اس بدروح پر پڑ گئے تب بھی وہ تمہارے جسم میں گھس سکتی ہے اور تمہیں ہلاک کر سکتی ہے"۔ دھندلے چہرے نے جواب دیا تو ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا اس سلسلے میں بھی میری مدد کی جا سکتی ہے کہ میرے پیر ریت پر اس جگہ نہ پڑیں جہاں کوئی سیاہ بدروح چھپی ہوئی ہو"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں اب تمہاری اور کوئی مدد نہیں کی جا سکتی ہے ٹارزن۔ ایک طلسم میں تم مجھ سے ایک چیز حاصل کر سکتے ہو دوسری چیز نہیں۔ تم نے چونکہ مجھ سے بدروحوں کو پکڑنے کے لئے جال مانگا تھا اس لئے میں نے تمہیں ایسا جال دے دیا ہے جس سے تم ہزاروں بدروحوں کو ایک ساتھ پکڑ سکتے ہو۔ اس جال کے علاوہ اب میں تمہیں اور کچھ نہیں دے سکتا"۔ دھندلے چہرے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ایسا کیوں ہے کہ ایک چیز کے بعد میں تم سے دوسری کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتا۔ آکو بابا نے تو کہا تھا کہ میں جب چاہوں جو چاہوں سنہری دستے

کی نوک سے دائرہ بنا کر حاصل کر سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ مگر شاید وہ تمہیں یہ بتانا بھول گئے تھے کہ ایک طلسم کے لئے تم مجھ سے ایک بار ہی کوئی چیز مانگ سکتے ہو"۔ دھندلے چہرے نے جواب دیا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ ٹارزن نے کہا تو دائرے سے اچانک دھندلا چہرہ غائب ہو گیا اور اس چہرے کے غائب ہوتے ہی دائرہ سکڑتا چلا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دائرہ ایک نقطے جیسا بنا اور پھر وہ نقطہ بھی وہاں سے غائب ہو گیا۔

"اچھا ہوا آکو بابا نے مجھے یہ کراماتی خنجر دے دیا تھا اس خنجر کی مدد سے مجھے یہ جال مل گیا ہے جس کی مدد سے میں دھوئیں کی بنی ہوئی بدروحوں کو پکڑ سکتا ہوں ورنہ مجھے تو واقعی ان بدروحوں کو پکڑنے کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا"۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ جال لئے تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ جزیرے پر جانے سے پہلے اس نے سنہری دستے

خنجر نوک سے پکڑ کر جزیرے پر پھینک دیا۔ خنجر کے بل زمین میں گڑا تو اچانک جزیرے کا نقشہ ا چلا گیا۔ جہاں چند لمحے قبل چٹیل میدان اور لاخ چٹانوں والی پہاڑیاں تھیں اب وہاں ایک انتہائی ل و عریض صحرا دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔

صحرا میں ہر طرف ریت کے بادل اُڑتے ہوئے ائی دے رہے تھے۔ جگہ جگہ ریت کے چھوٹے ے ٹیلے بنے ہوئے تھے۔

ریگستان انتہائی صاف ستھرا تھا وہاں ایک چھوٹی سی یونٹی بھی رینگتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ٹارزن نے نیچے آتے ہی جال کو گھما کر پوری قوت سے صحرا میں اچھال دیا۔ جال کھل کر ہوا میں ہی پھیل گیا اور پھر صحرا میں گرتا چلا گیا۔ جال اتنا بڑا تھا کہ صحرا کے وسطی میدان میں ہر طرف پھیل گیا تھا۔ اس کے سرے پر بندھی ہوئی رسی ٹارزن کے ہاتھ میں تھی اور ٹارزن رسی ہاتھ میں لئے کافی نیچے آ گیا تھا اس کے پیر ریت سے صرف ایک فٹ اونچے تھے۔ ٹارزن کو اب بس یہی خطرہ تھا کہ وہ ریت پر کہیں اس جگہ پیر نہ رکھ

دے جہاں سیاہ بدروح چھپی ہوئی ہو۔ ریت چونکہ صاف ستھری اور ایک جیسی تھی اس لئے ٹارزن کو اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ نجانے کہاں سیاہ بدرو ہے اور کہاں نہیں۔

جب تک ٹارزن ریت سے پاؤں نہ لگا لیتا ا وقت تک طلسم کی بدروحیں اس کے سامنے نہیں آ سک تھیں۔ ٹارزن کے پاس اب اس کے کوئی اور چا نہیں تھا کہ وہ اللہ کا نام لے کر صحرا میں اتر جائے یہ اس کی اب قسمت ہی تھی کہ وہ صحرا میں اس جگ قدم رکھتا جہاں سیاہ بدروح نہ ہو۔ دوسری صورت م اس کے پیر اگر اس جگہ پڑ جاتے جہاں سیاہ بدرو ہوتی تو وہ ٹارزن کے پیر ریت پر ہی اس کے ج میں گھس جاتی اور ٹارزن کے جسم میں آگ لگ جا جس سے ٹارزن جل کر ہلاک ہو جاتا۔

ٹارزن کچھ دیر تک ریت کا جائزہ لیتا رہا لیکن ا جب کوئی اندازہ نہ ہوا تو اس نے خطرہ مول لینے ہی فیصلہ کر لیا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اللہ کا لیا اور ہوا میں ایسے معلق ہو گیا کہ اس کی ٹانگیں

کی طرف تھیں اور سر اوپر یعنی وہ کھڑے کھڑے انداز میں نیچے جا رہا تھا۔ پھر اچانک ٹارزن نے زمین سے پیر لگائے اور فوراً ہی ہوا میں اچھل گیا۔ اس کا زمین سے پیر لگانے کی دیر تھی کہ اچانک پورا جزیرہ تیز اور انتہائی ہولناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹارزن ریت سے پیر لگاتے ہی تیزی سے ہوا میں اٹھ گیا تھا وہ اس بار ریت سے دس فٹ کی بلندی پر آ کر رک گیا۔ اس کے پیر ریت پر جس جگہ پڑے تھے وہاں کوئی بدروح موجود نہیں تھی اس لئے اسے کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ٹارزن کے چہرے پر اطمینان آ گیا تھا۔

چیخوں کی آوازیں تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھیں پھر ٹارزن نے صحرا میں جگہ جگہ سے ریت کے بادل اُڑتے دیکھے۔ ان بادلوں میں اسے سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلتا دکھائی دیا جو بے حد بھیانک تھا۔ دھواں لہریں لیتا ہوا نکل رہا تھا ان دھویں کی لہروں کے سروں پر بے حد خوفناک شیطانی شکلیں دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ سیاہ بدروحیں تھیں جو ریت سے نکل کر باہر آ رہی

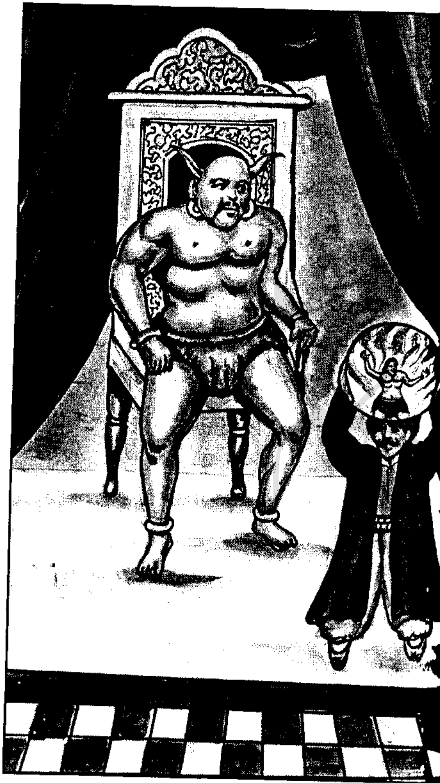
تھیں۔ ان بدروحوں کی بھیانک شکلیں دھویں کی
بنی ہوئی تھیں لیکن ٹارزن ان چہروں کو آسانی سے د
رہا تھا۔ ان بدروحوں کا باقی وجود دھویں کا ہی تھا
ریت سے نکل کر بری طرح سے شور مچاتی ہوئیں
میں ادھر ادھر تیرنا شروع ہو گئیں۔

یوں لگ رہا تھا جیسے صحرا کے ہر حصے سے دھو
کی بنی ہوئیں بدروحیں نکل رہی ہوں جو ایک ۔
بڑھ کر ایک خوفناک اور بھیانک تھیں۔ سیاہ بدروح
ریت اُڑاتی ہوئیں باہر آتی تھیں اور ہوا میں لہرا
ہوئے ٹارزن کی طرف بڑھنا شروع کر دیتیں۔ کچھ
دیر میں ٹارزن کو اپنے ارد گرد بدروحیں چکراتی ہو
دکھائی دینے لگیں۔ وہ اس بری طرح سے چیخ ر
تھیں کہ ٹارزن کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہو
محسوس ہو رہے تھے۔

بدروحیں حلق کے بل چیختی ہوئیں ٹارزن کے بالکل
قریب سے گزر رہی تھیں لیکن ٹارزن کے پیر چونکہ
ریت سے اوپر تھے اس لئے بدروحیں ٹارزن کو چھو نہیں
رہی تھیں۔ البتہ ٹارزن کے چاروں طرف سے گزر

یں بدروحوں کے آخری سروں سے سیاہ دھویں کی
یں سی چھوٹ جاتی تھیں جس کی وجہ سے ٹارزن
گرد دھویں کے بادل سے بنتے جا رہے تھے۔

بدروحیں مسلسل ریت سے باہر آ رہی تھیں اور ان
تعداد بڑھتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے ان کی
ں سے ماحول اس قدر گونج رہا تھا کہ ٹارزن کو اپنا
غ پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اسے ریت سے سرخ
وح کے نکلنے کا انتظار تھا۔ جیسے ہی صحرا سے سرخ
۔ کی بدروح نکل کر باہر آتی اس کے بعد مزید
وحوں کے نکلنے کا سلسلہ ختم ہو جاتا۔ پھر یہ تمام
وحیں اس طرف بڑھ جاتیں جہاں جال پھیلا ہوا



''یہ کب تک اس طرح کھڑا رہے گا۔ کیا یہ
ہے کہ اس جال میں یہ ساری بدروحوں کو ایک
پکڑ لے گا''۔ ہاشام دیو نے روشن گولے میں
کو صحرا میں جال کی رسی پکڑے اور ہوا میں معلق
کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں لگتا آقا کہ یہ اس جال میں سا
بدروحوں کو پکڑ لے۔ یہ ہوا میں کھڑا کھڑا تھک
گا اور اسے نیچے پیر لگانے ہی پڑیں گے۔ جی
اس کے پیر ریت پر پڑیں گے ساری کی
بدروحیں اس پر جھپٹ پڑیں گی اور اس آدم زاد
کر راکھ بنا دیں گی''۔ کاگو بونے نے جواب
ہوئے کہا۔

''میں بھی اسی بات کا انتظار کر رہا ہوں
اس کے پیر ریت سے لگیں گے اور کب
موت بن کر اس پر جھپٹیں گی''۔ ہاشام دیو نے
''بس آقا۔ کسی طرح سے سرخ سردار بدرو
باہر آنے سے پہلے اس کے پیر نیچے لگ جا
اسے ہلاک ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ
سکے گی۔ اگر سرخ بدروح باہر آ گئی تو باقی تم
بدروحوں کو سرخ بدروح کے سامنے جا کر ا
سامنے رکنا پڑے گا پھر سرخ سردار بدروح کے
ہی سیاہ بدروحیں اس آدم زاد پر حملہ کر سکتی ہیں
نہیں''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''میں نے صحرا میں ہزاروں سیاہ بدروحیں چھ
ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ سرخ بدروح کے باہ
سے پہلے ہی ٹارزن کی ہمت ٹوٹ جائے گی
نیچے چلا جائے گا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''اس آدم زاد میں بہت حوصلہ ہے آقا
بدروحوں کو دیکھ کر نہ یہ خوفزدہ ہو رہا ہے اور
بدروحوں کی چیخوں کا اس پر کچھ اثر ہو رہا ہے

اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک اس کے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوتے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''یہ ٹارزن ہے کاگو بونے۔ ٹارزن جو جنگلوں کا بادشاہ ہے۔ جنگلوں کا بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ اب اسے بے پناہ پراسرار طاقتیں بھی مل گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ انتہائی خطرناک حد تک طاقتور ہو گیا ہے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''اس کی طاقتوں سے شیطانی طاقتوں کو ہی نقصان ہوتا ہے آقا۔ اس جیسے خطرناک انسان کو ہر حال میں ہلاک ہونا چاہئے۔ ورنہ ایک ایک کر کے یہ تمام شیطانی ذریات کو ختم کر دے گا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ ٹارزن کی یہ مہم اس کی زندگی کی آخری مہم ثابت ہو گی۔ یہ طلسمات تو ختم کر رہا ہے لیکن ساتویں طلسم میں جب یہ میرے سامنے آئے گا تو میں اسے ہر صورت میں ختم کر دوں گا میں نے اس پر حملہ کرنے کا خصوصی بندوبست کیا ہے۔ ساتویں طلسم میں ٹارزن کو دھوکہ دینے کے لئے اس کے سامنے ایک ہاشام دیو نہیں بیس ہاشام دیو آئیں گے۔

ٹارزن کو ان سب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ان
ہمشکل ہاشام دیوؤں میں کوئی بھی اصلی ہاشام دیو نہ
ہو گا۔ میں غیبی حالت میں وہیں رہوں گا اور پھر م
ملتے ہی میں ٹارزن پر اس انداز میں حملہ کروں گا
اس کا زندہ بچنا ناممکن ہو جائے گا''۔ ہاشام دیو
کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ لیکن آپ ا
بات بھول رہے ہیں''۔ کاگو بونے نے کہا تو ہاشام
چونک پڑا۔

''بھول رہا ہوں۔ کیا بھول رہا ہوں میں''۔ ہا
دیو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ساتویں طلسم سے پہلے یہ آدم زاد چھٹے طلسم
جائے گا جہاں آپ نے شہزادی گل بکاؤلی کو قید
رکھا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ہاں تو پھر''۔ ہاشام دیو نے جیسے کاگو بونے
بات نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

''آقا۔ ساتویں طلسم میں یہ آدم زاد اکیلا نہیں ہو
اس کے ساتھ شہزادی گل بکاؤلی بھی ہو گی جو پریا

کی شہزادی ہے۔ قید سے آزاد ہونے کے بعد اس کے
پاس بھی طاقتیں ہوں گی جن کی مدد سے وہ آپ کے
ہمشکلوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے''۔ کاگو بونے نے کہا
اور ہاشام دیو بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ شہزادی
گل بکاؤلی تو ویسے ہی میری دشمن بنی ہوئی ہے۔
ٹارزن نے اگر اسے آزاد کرا لیا تو وہ ٹارزن کے
ساتھ مل جائے گی اور اس کے ساتھ ہی ساتویں طلسم
میں آ جائے گی اور اس کے پاس واقعی ایسی طاقتیں
ہیں کہ وہ مجھے تو نہیں مگر میرے ہمشکل جنوں اور
دیوؤں کو نقصان پہنچا سکتی ہے''۔ ہاشام دیو نے بری
طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کے علاوہ شہزادی گل بکاؤلی کی موجودگی میں
آپ آدم زاد پر چھپ کر حملہ بھی نہیں کر سکیں گے۔
وہ اپنی طاقتوں سے آپ کو ٹارزن کے سامنے آنے پر
بھی مجبور کر سکتی ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ایسا تب ہی ہو گا جب شہزادی گل
بکاؤلی میرے ہمشکل تمام جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کر

دے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''شہزادی گل بکاؤلی کے لئے دس جنوں اور د دیوؤں کو ہلاک کرنا کچھ مشکل نہیں ہو گا آقا''۔ کا بونے نے کہا۔

''تو پھر اب میں کیا کروں۔ کیا میں کسی طرح ساتویں طلسم میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہوں''۔ ہاشام د نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اس کا ایک ہی طریقہ ہے آقا''۔ کاگو بونے کہا۔

''کیا''۔ ہاشام دیو نے پوچھا۔

''یہ کہ آپ اپنے ہمشکل جنوں اور دیوؤں کو سا لانے کی بجائے خود آدم زاد کے سامنے آئیں اور ا کے سامنے رہ کر اس کا مقابلہ کریں۔ جب آپ آد زاد کے سامنے خود آ جائیں گے تو گل بکاؤلی آپ حملہ نہیں کرے گی کیونکہ آدم زاد طلسمات کو مسلسل کرتا چلا آ رہا ہے۔ آخری طلسم میں بھی اسے آگے آنا ہو گا۔ اس کی جگہ اگر شہزادی گل بکاؤلی لینے کی کوشش کی تو نہ صرف وہ ہلاک ہو جائے گ

بلکہ ٹارزن بھی ہلاک ہو جائے گا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں جزیرے سے ان دس جنوں اور دس دیوؤں کو ہٹا دوں جنہیں میں نے اپنا ہمشکل بنایا ہوا ہے''۔ ہاشام دیو نے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ آدم زاد تو ان ہمشکلوں کو نہیں پہچان سکے گا کہ ان میں اصلی کون ہے اور نقلی کون لیکن شہزادی گل بکاؤلی کو فوراً پتہ چل جائے گا کہ ان میں سے کوئی بھی ہاشام دیو نہیں ہے تو وہ آدم زاد کو روک کر خود ان جنوں اور دیوؤں کے مقابلے پر آ جائے گی اور آپ کے غلام جن اور دیو کسی بھی طرح شہزادی گل بکاؤلی سے نہیں بچ سکیں گے۔ اس کے علاوہ آپ نے چونکہ اپنے بیس ہمشکل بنا رکھے ہیں اس لئے اگر شہزادی گل بکاؤلی نے ان کو ہلاک کرنا شروع کیا تو ہر ایک جن اور دیو کے ہلاک ہونے کی وجہ سے آپ کی جسمانی طاقتوں کے ساتھ شیطانی طاقتیں بھی کم ہوتی چلی جائیں گی اور آپ لاکھ کوشش کریں گے تب بھی آپ چھپ کر آدم زاد پر حملہ نہیں

کر سکیں گے۔ جب شہزادی گل بکاؤلی آپ کے بیس کے بیس ہمشکلوں کو ہلاک کر دے گی تو آپ کو ہر حال میں آدم زاد کے سامنے آ کر ہی اس کا مقابلہ کرنا ہو گا اور چونکہ آپ کی طاقتیں کم ہو چکی ہوں گی اس لئے آپ اس آدم زاد سے شکست کھا جاؤ گے اور یہ آدم زاد آپ کو آسانی سے ہلاک بھی کر سکتا ہے''۔ کاگو نے کہا۔

''اوہ، اوہ۔ لیکن یہ باتیں تو مجھے نیلے دیو نے بتائی ہی نہیں تھیں۔ میں نے تو اسی کے کہنے پر جزیرے کے محافظ جنوں اور دیوؤں کو اپنا ہمشکل بنایا تھا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''نیلے دیو نے آپ کو غلط مشورہ دیا تھا آقا۔ وہ شاید یہ بھول گیا تھا کہ ساتویں طلسم میں آدم زاد کے ساتھ شہزادی گل بکاؤلی بھی ہو گی''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''نہیں۔ نیلے دیو نے کہا تھا کہ وہ شہزادی گل بکاؤلی کی آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ دے گا جس کی وجہ سے شہزادی گل بکاؤلی کو میرے ہمشکل جنوں اور

دیوؤں کا علم نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی اسے یہ معلوم ہو گا کہ میں غیبی حالت میں کہاں موجود ہوں''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''نہیں آقا۔ نیلے دیو کو یہ معلوم نہیں ہے کہ قید سے آزاد ہونے کے بعد شہزادی گل بکاؤلی انتہائی طاقتور ہو گی اور کسی بھی طرح اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی نہیں باندھی جا سکے گی''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''اوہ۔ تب تو یہ معاملہ بہت خراب ہو گیا ہے''۔ ہاشام دیو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی یہ معاملہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ ان جنوں اور دیوؤں کو بلا کر انہیں پھر سے ان کی اصلی شکلوں میں لے آئیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ خود غائب ہونے کی بجائے ان جنوں اور دیوؤں کو غائب کر دیں۔ جن اور دیو غائب رہیں گے تو شہزادی گل بکاؤلی اور آدم زاد کو ان کا پتہ نہیں چل سکے گا۔ پھر جب آپ فوراً آدم زاد کے سامنے آ جائیں گے تو شہزادی گل بکاؤلی کی توجہ بھی اس آدم زاد اور آپ پر مبذول رہے گی۔ ایسی صورت میں

غلام جن اور دیو خاموشی سے شہزادی گل بکاؤلی کے پیچھے جا کر اسے پھر سے پکڑ سکتے ہیں اور اسے بے ہوش کر کے آپ کے جادو محل میں لے جا سکتے ہیں۔ اس طرح شہزادی گل بکاؤلی ایک بار پھر آپ کی قیدی بن جائے گی''۔ کاگو بونے نے مشورہ دیتے ہوئے کہا تو ہاشام دیو بے اختیار اچھل پڑا۔

''یہ ٹھیک ہے۔ ساتویں مرحلے میں اگر میں ٹارزن کو شکست دے بھی دوں تو ٹارزن کو شکست کھاتے دیکھ کر شہزادی گل بکاؤلی وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کر سکتی ہے۔ اگر میں غلام جنوں اور دیوؤں کو اس کام پر مامور کر دوں تو وہ واقعی پھر سے شہزادی گل بکاؤلی کو پکڑ سکتے ہیں۔ بہت خوب کاگو بونے بہت خوب۔ مجھے تمہارا یہ مشورہ بے حد پسند آیا ہے۔ میں ابھی باہر جاتا ہوں اور باہر جاتے ہی میں غلام جنوں اور دیوؤں کو ان کی اصلی شکلوں میں واپس لے آتا ہوں اور انہیں غائب کر کے اس بات کا حکم کر دیتا ہوں کہ وہ جزیرے پر شہزادی گل بکاؤلی کے آنے کا انتظار کریں اور جیسے ہی شہزادی گل بکاؤلی وہاں

آئے وہ اسے دبوچ لیں اور اسے بے ہوش کر کے میرے جادو محل میں لے جائیں''۔ ہاشام دیو نے کہا تو کاگو بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاشام دیو نے روشن گولے کی طرف دیکھا تو اسے ٹارزن بدستور جال کی رسی ہاتھ میں پکڑے ہوا میں معلق دکھائی دیا۔ اس کے گرد سیاہ بدروحیں مسلسل چکرا رہی تھیں اور صحرا سے ابھی تک بدروحوں کے نکلنے کا سلسلہ جاری تھا۔ ابھی تک صحرا سے سرخ سردار بدروح باہر نہیں آئی تھی۔

یہ معاملہ طول پکڑ سکتا تھا اس لئے ہاشام دیو نے کاگو بونے کو وہاں سے جانے کے لئے کہا تو کاگو بونے نے روشن گولے پر پھونک مار دی جس سے گولا تاریک ہو گیا اور کاگو بونا اسی پھٹی ہوئی زمین میں سما گیا جہاں سے نکل کر وہ باہر آیا تھا۔ جیسے ہی وہ زمین میں سمایا اسی لمحے زمین برابر ہوتی چلی گئی۔

کاگو بونے کے جاتے ہی ہاشام دیو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے نیلے دیو کی بجائے اب کاگو دیو کی باتوں پر عمل کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا تاکہ ساتویں طلسم

میں اگر ٹارزن کے ساتھ گل بکاؤلی آئے تو اس غلام جن اور دیو وہاں چھپ کر اس پر حملہ کر سکیں شہزادی گل بکاؤلی ایک بار پھر اس کی قید میں جائے۔

ہاشام دیو کو یقین تھا کہ ٹارزن چاہے اس کے طلسمات فنا کر دے لیکن جب وہ اس کے مقابلے آئے گا تو وہ ٹارزن کے ایک لمحے میں ٹکڑے سکتا ہے۔

بدروحوں کی ہولناک چیخیں ٹارزن کے دماغ میں ہلچل سی مچا رہی تھیں اور اب ان بدروحوں کی چیخیں اس قدر تیز ہو گئی تھیں کہ ٹارزن کو سچ مچ اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہو رہے تھے۔

ٹارزن سوچ رہا تھا کہ اگر اسی طرح ان بدروحوں کی چیخیں تیز سے تیز ہوتی گئیں تو واقعی اس کے کانوں کے پردوں کے ساتھ اس کے دماغ کی رگیں بھی پھٹ جائیں گی۔ اس لئے ٹارزن نے آنکھیں بند کیں اور پھر اس نے اپنی پراسرار طاقتوں سے اپنے کانوں کو بے حس کر لیا۔

جیسے ہی اس نے کانوں کو بے حس کیا اس کے کان جیسے سننے کی صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے۔ اب



اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ یوں لگتا ا
جیسے ہر طرف گہرا سناٹا سا چھا گیا ہو۔

بدروحوں کی ہولناک اور کان پھاڑ چیخوں سے جزیر
بری طرح سے لرز رہا تھا لیکن چونکہ ٹارزن کے کا
بند تھے اس لئے اسے ان بدروحوں کے چیخنے کی کو
آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ اب بڑے اطمینا
سے اپنے ارد گرد ناچتی ہوئی بدروحوں کی طرف دیکھ ر
تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور اطمینان دیکھ کر
بدروحیں حیران ہو رہی تھیں ان میں سے کئی بدروحیں
ایک لمحے کے لئے ٹارزن کے سامنے رکتیں اور ٹارزن
کا چہرہ غور سے دیکھنا شروع کر دیتیں پھر ان کے بھا
جیسے منہ کھلتے جیسے وہ ٹارزن کے عین سامنے حلق پھا
پھاڑ کر چیخ رہی ہوں لیکن ٹارزن کے چہرے پ
اطمینان دیکھ کر وہ تیزی سے ٹارزن کے گرد چکرا
شروع ہو جاتیں۔

''اب تم جتنا مرضی چیخو چلاؤ۔ تمہاری چیخوں کا مجھ
پر کوئی اثر نہیں ہونے والا۔ میں نے اپنے کان بند کر
لئے ہیں''۔ ٹارزن نے سامنے کھڑی ہونے والی

بدروحوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس سامنے کھڑی دو بدروحوں کے چہرے ٹارزن کی سن کر حیرت سے اور زیادہ بگڑ گئے اور پھر وہ ہوئیں تیزی سے ٹارزن کے گرد چکر کھانے لگیں ٹارزن کے گرد کافی حد تک دھواں جمع ہو گیا تھا اس کے باوجود ٹارزن آسانی سے صحرا میں چا طرف دیکھ سکتا تھا۔ اسے اب صرف سرخ بدروح کے آنے کا انتظار تھا۔ پھر اس کا یہ انتظار ختم ہو گیا۔

اچانک ہی ایک جگہ سے ریت اُڑی تھی اور سے سیاہ رنگ کی بجائے سرخ رنگ کا دھواں نکلا پھر اس دھویں نے سرخ رنگ کی ایک انتہائی بھی شکل والی بدروح کا روپ دھار لیا۔

جیسے ہی سرخ بدروح ریت سے نکل کر باہر آ ٹارزن کے گرد چکراتی ہوئی سیاہ بدروحیں وہیں سا ہو گئیں اور پھر وہ ہوا میں تیرتی ہوئیں سرخ بدرو جانب بڑھتی چلی گئیں۔

سرخ بدروح صحرا میں پھیلے ہوئے جال کے

ـسط میں نمودار ہوئی تھی اور اسی جگہ معلق ہو گئی تھی۔ زیرے پر موجود تمام سیاہ بدروحیں ہوا میں تیرتی ہوئیں رخ بدروح کے ارد گرد جمع ہوتی جا رہی تھیں اور یہ یکھ کر ٹارزن کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی کہ تمام بدروحیں اس کے پھیلائے ہوئے جال پر ہی رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے ان بدروحوں کو وہاں ھیلا ہوا جال دکھائی ہی نہ دے رہا ہو۔

سیاہ بدروحیں، سرخ سردار بدروح کے چاروں طرف ع ہو رہی تھیں اور سرخ سردار بدروح چاروں طرف گھوم گھوم کر انہیں اپنے ارد گرد جمع ہوتے ہوئے دیکھ ہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں جزیرے پر ناچتی ہوئیں تمام دروحیں سرخ سردار بدروح کے گرد جمع ہو گئیں۔ ارزن نے چاروں طرف دیکھا لیکن اسے وہاں اور کوئی بدروح نہ دکھائی دی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ینکڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود تمام بدروحیں ارزن کے پھیلائے ہوئے جال کے اوپر ہی کھڑی ھیں۔ ٹارزن نے جب دیکھا کہ وہاں اور کوئی بدروح ہیں ہے تو اس نے اچانک رسی زور سے کھینچ لی۔

جزیرے سے نکل کر سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جال سمندر کی طرف جاتے دیکھ کر قیدی بدروحیں او[ر] بری طرح سے چیخنے اور مچلنے لگیں لیکن ٹارزن کے کا[ن] بدستور بند تھے وہ ان بدروحوں کی آوازیں سن ہی نہیں رہا تھا۔

جزیرے سے نکل کر وہ سمندر کی طرف آیا اور پھ[ر] اس نے رسی چھوڑ دی۔ جیسے ہی اس نے رسی چھوڑ[ی] بدروحوں سے بھرا ہوا جال تیزی سے سمندر میں گرتا چ[لا] گیا۔ جال سمندر میں گرا ہی تھا کہ سمندر میں ڈوبتا چ[لا] گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہاں نہ جال تھا اور نہ بدروحیں[۔] ٹارزن نے سر گھما کر اس جزیرے کی طرف دی[کھا] جہاں سے اس نے سیاہ بدروحوں کا شکار کیا تھا اور [پھر] یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ ا[س] جزیرے پر بھی پہلے جزیروں کی طرح زبردست بھونچا[ل] آنا شروع ہو گیا تھا اور کناروں سے سمندر کی بڑ[ی] بڑی لہریں اچھل اچھل کر جزیرے پر پھیل رہی تھ[یں] اور جزیرہ آہستہ آہستہ سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں چوتھا جزیرہ بھی سمندر میں غرق

گیا۔ اس جزیرے کے سمندر میں غرق ہوتے ہی ٹارزن کا سنہری دستے والا خنجر خود ہی ابھر کر باہر آ گیا۔ جسے ٹارزن نے آگے جا کر پکڑ لیا۔

خنجر حاصل کرتے ہی ٹارزن تیزی سے اُڑتا ہوا پانچویں جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پانچویں جزیرے کے بارے میں آکو بابا نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ اس جزیرے پر جب وہ خنجر پھینکے گا تو جزیرے پر ایک بہت بڑا میدان دکھائی دے گا۔ اس میدان میں اسے ہر طرف جن ہی جن دکھائی دیں گے۔ جن انتہائی لحیم شحیم اور طاقتور ہوں گے۔ تمام جن پتھروں کے بت بنے ہوں گے۔

میدان میں موجود سینکڑوں جنوں میں سے تین جن ایسے ہوں گے جو اصلی ہوں گے مگر وہ بھی ان وہاں موجود باقی جنوں کی طرح پتھروں کے بنے ہوئے ہوں گے۔ ٹارزن کو ان سینکڑوں جنوں میں سے ان جنوں کو تلاش کرنا ہو گا جو خود ہی پتھروں کے بت بنے ہوں گے۔ تین اصلی جنوں کو تلاش کر کے ٹارزن کو انہیں سنہری دستے والے خنجر سے ہلاک کرنا ہو گا۔

جب تینوں جن ہلاک ہو جائیں گے تو ٹارزن پانچواں طلسم بھی فتح ہو جائے گا۔ اس طلسم کے بار میں آ کو بابا نے ٹارزن کو مزید بتاتے ہوئے کہا کہ اسے ہر حال میں تین اصلی جنوں کو تلاش کر انہیں ہی خنجر مارنے ہوں گے۔ اگر ٹارزن نے غلا سے کسی ایسے جن کو سنہری دستے والا خنجر مار دیا اصلی جن نہیں بلکہ بت ہوا تو ٹارزن مشکل میں پھنس جائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے میدان میں موجود تما پتھر کے بنے ہوئے جن اصلی جن بن جائیں گے جر کے ساتھ ٹارزن کو اکیلے ہی مقابلہ کرنا پڑے گا او ان جنوں میں اتنی طاقت تھی کہ ٹارزن ان سے لڑ ل کر تھک جائے گا مگر وہ ان جنوں کو ہلاک نہیں کر سکے گا۔ اس طلسم میں ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ یہ طلسم جادوئی روشنی سے بنا ہوا تھا۔ جو صرف ایک پہر کے لئے ہی ہوتی تھی۔ ایک پہر ختم ہوتے ہی روشنی ختم ہو جاتی اور جزیرے کا طلسم سمٹ جاتا اور پھر سارا جزیرہ ہی سمندر برد ہو جاتا۔ اگر روشنی ختم ہونے سے پہلے ٹارزن تین اصلی جنوں کی بجائے پتھر کے جنوں کے

زندہ ہونے پر ان کا مقابلہ کرتا رہ جاتا تو ایک پہر میں وہ ان تمام جنوں کو ہلاک نہیں کر سکتا تھا اور جب روشنی ختم ہوتی اور طلسم سمٹ کر جزیرے سمیت سمندر میں غرق ہو جاتا تو اس کے ساتھ ٹارزن بھی ہمیشہ کے لئے اس طلسم میں گم ہو کر رہ جاتا اور پھر وہ کسی بھی صورت میں اس طلسم سے باہر نہیں آ سکتا تھا۔ لیکن یہ ایک پہر والا مسئلہ تب ہی شروع ہوتا جب ٹارزن کسی پتھر کے جن کو سنہری دستے والا خنجر مارنے کی کوشش کرتا۔ اگر وہ تین اصلی جنوں کو تلاش کر کے انہیں خنجر سے ہلاک کرتا تو وہاں سے روشنی ختم نہیں ہو سکتی تھی۔

ٹارزن کو یہ طلسم بظاہر آسان دکھائی دے رہا تھا لیکن یہ سوچ کر اس کا دل دہل رہا تھا کہ اگر اس سے ذرا سی بھی چوک ہو گئی اور اس نے غلطی سے کسی پتھر کے بنے ہوئے جن کو خنجر مار دیا تو اسے وہاں موجود تمام جنوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا جو شاید اسے نقصان تو نہ پہنچا سکیں لیکن ایک پہر ختم ہوتے ہی ٹارزن ہمیشہ کے لئے اس طلسم میں گم ہو جاتا۔ اس

لئے اسے نہایت ذہانت اور عقلمندی سے سینکڑوں پتھروں کے بنے ہوئے بتوں میں سے اصلی اور جیتے جاگتے جنوں کو ہی تلاش کر کے انہیں ہی سنہری دستے والا خنجر مارنا تھا۔

ٹارزن نے جزیرے پر آتے ہی خنجر پھینکا اور اس بار بھی اس کا خنجر جزیرے کی زمین میں نوک کے بل ہی گڑ گیا تھا۔ جیسے ہی خنجر زمین میں گڑا اسی لمحے جزیرے پر تیزی سے ایک بڑا میدان پھیلتا چلا گیا جہاں ہر طرف پتھر کے بت بنے جن دکھائی دے رہے تھے۔ ان جنوں کی شکلیں بے حد ڈراؤنی تھیں اور تمام جن ٹارزن کے قد کاٹھ سے کہیں بڑے اور طاقتور تھے۔

ان جنوں کی ہیت دیکھ کر ٹارزن سمجھ گیا کہ اگر اس نے غلطی کر دی تو وہ واقعی ہمیشہ کے لئے اس طلسم کا قیدی بن جائے گا۔

میدان میں موجود تمام جن اس انداز میں کھڑے تھے جیسے کسی زمانے میں جنوں کے دو گروہ یہاں آئے ہوں اور آپس میں لڑنا شروع ہو گئے ہوں اور پھر

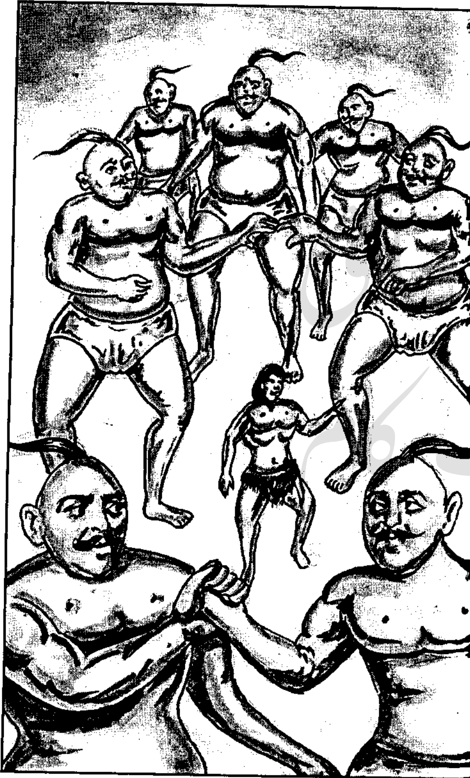
اچانک ان سب پر کسی جادوگر نے جادو کر دیا ہو اور وہ اسی جگہ پتھر کے بت بن گئے ہوں۔

حیرت کی بات تو یہ تھی کہ تمام جن ایک جیسے ہی قد کاٹھ کے تھے اور ان کی شکلیں بھی ایک جیسی ہی تھیں۔ ان جنوں کو دیکھ کر ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ ان میں سے کوئی جن زندہ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ سب کے سب پتھروں کے بت ہی دکھائی دے رہے تھے۔

چونکہ ٹارزن کو اس وقت تک اس طلسم میں کوئی خطرہ نہیں تھا جب تک وہ اصلی جنوں کی جگہ پتھر کے بنے کسی جن کو سنہری دستے والا خنجر مار دیتا اس لئے وہ اطمینان سے میدان میں گھومنا پھرنا شروع ہو گیا اور وہاں موجود تمام جنوں کے پاس رک رک کر انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

ٹارزن نے نیچے آتے ہی سب سے پہلے زمین میں گڑا ہوا سنہری دستے والا خنجر زمین سے کھینچ کر نکالا تھا اور اسے اپنے نیفے میں اڑس لیا تھا۔

ٹارزن کافی دیر تک پتھر کے بنے ہوئے ان جنات



کو دیکھتا رہا لیکن اسے ان میں سے ابھی تک کوئی بھی جن ایسا نظر نہیں آیا تھا جس میں جان نام کی کوئی چیز ہو۔

ٹارزن نے سوچا کہ وہ کسی ایک جن پر خنجر مار کر دیکھے کہ آیا وہ اصلی جن ہے یا واقعی پتھر کا بنا ہوا ہے لیکن پھر اس نے فوراً ہی اپنا ارادہ ترک کر دیا کیونکہ اگر اس سے غلطی ہو جاتی تو اس غلطی کا اسے بھیانک خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا تھا۔

''یہاں تو سارے کے سارے جن پتھروں کے بت ہی دکھائی دیتے ہیں۔ مجھے تو ان میں سے کوئی ایک جن بھی اصلی اور زندہ دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے پتھر کے بت بنے جنوں کو باقاعدہ چھو چھو کر دیکھنا شروع کر دیا کہ شاید ہاتھ لگانے سے اسے کسی جن کے جسم میں حرارت محسوس ہو جائے۔ مگر وہاں موجود تمام جنوں کے بت سرد تھے کسی بھی جن کے جسم میں جان اور حرارت نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

"اس طرح تو میں کبھی بھی ان جنوں میں سے تی اصلی اور زندہ جنوں کو تلاش نہیں کر سکوں گا۔ مجھے ک اور ہی کرنا ہو گا"۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سنہری دستے وا خنجر سے ہی مدد لینے کا فیصلہ کر لیا۔

سنہری دستے والے خنجر سے اس نے چوتھے طلس میں جانے سے پہلے بدروحوں کو قید کرنے والا جال ا تھا تو اس دائرے میں اسے جو دھندلا چہرہ دکھائی د تھا اس چہرے نے اس سے کہا تھا کہ ایک طلسم می وہ اس کی صرف ایک بار مدد کر سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اب جبکہ ٹارزن چوتھا طلسم ختم کر چکا ت اس لئے وہ اب پھر دائرہ بنا کر دھندلے چہرے سے بات کر سکتا تھا۔ ٹارزن نے سوچا کہ ہو سکتا ہے ک دائرے میں نظر آنے والا دھندلا چہرہ اسے کوئی ای راستہ بتا دے جس کی مدد سے وہ یہاں موجود جنو میں سے تین اصلی اور زندہ جنوں کو تلاش کر لے۔ چنانچہ سنہری دستے والا خنجر لے کر وہ زمین پر بیٹھ گ اور اس نے خنجر کی نوک سے زمین پر ایک دائرہ سا ب

لیا۔

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان پتھر کے بتوں میں سے میں تین اصلی جنوں کو کیسے پہچان سکتا ہوں"۔ ارزن نے دائرے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسی لمحے دائرہ پہلے سیاہ رنگ کا ہوا پھر اس میں روشنی سی چمکی اور اچانک دائرے میں ایک چھڑی آ گئی۔ یہ چھڑی سیاہ رنگ کی تھی اور اس کے سرے پر ایک چمکدار موتی جڑا ہوا تھا جس میں تیز چمک تھی۔ ٹارزن نے حیرت سے چھڑی دیکھی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر چھڑی اٹھا لی اور غور سے اسے دیکھنا شروع ہو گیا۔

ٹارزن ابھی چھڑی دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک دائرے میں ایک بار پھر روشنی چمکی اور اس میں وہی دھندلا چہرہ ابھر آیا۔

ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ جب ٹارزن یہ چھڑی پتھر کے کسی بت کو مارے گا تو پتھر کا بت اسی لمحے پاش پاش ہو کر بکھر جائے گا۔ لیکن جیسے ہی یہ چھڑی کسی زندہ جن سے چھوئے گی تو وہ پاش پاش ہونے کی بجائے ٹارزن کے سامنے زندہ ہو جائے گا اور پھر

ٹارزن کو اس جن کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور اسے
دستے والے خنجر سے ہی ہلاک کرنا پڑے
دھندلے چہرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن آکو بابا نے تو کہا تھا کہ مجھے ان پتھر
بنے ہوئے بتوں کو سنہری دستے والے خنجر سے
ہے اور وہ بھی یہ دیکھ کر کہ ان میں سے کون
تین اصلی جن ہیں۔ اگر میں نے غلطی سے بھی
پتھر کے بنے ہوئے جن کو خنجر مار دیا تو میں اس
کا قیدی بن جاؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔
"ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ آکو بابا کی ہدایات
تھیں۔ تمہیں میں جو ہدایات دے رہا ہوں یہ
ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم میرے ہدایات پر
کرو یا آکو بابا کی"۔ دھندلے چہرے نے جواب د
"تم کون ہو۔ میں تمہیں کس نام سے پکار
ہوں"۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔
"تم مجھے زانگو بابا کہہ سکتے ہو۔ یہ سمجھ لو
تمہارے آکو بابا، زانگو بابا کے شاگرد ہیں"۔ دھند
چہرے نے کہا اور یہ سن کر ٹارزن کے چہرے

ھندلے چہرے والے بزرگ کے لئے بے پناہ
قیدت اور احترام کے تاثرات ابھر آئے کہ زانگو بابا،
آکو بابا کا استاد ہے۔
"اگر آپ آکو بابا کے استاد ہیں تو مجھے اس بات
پر بے حد خوشی ہو گی کہ میں آپ کی ہدایات پر عمل
کروں۔ میرے لئے آپ اور آکو بابا دونوں ہی قابلِ
حترام ہیں"۔ ٹارزن نے عقیدت مندی سے کہا۔
"تو جاؤ اور جیسا کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو"۔
انگو بابا نے کہا اور ساتھ ہی ان کا دھندلا چہرہ
ائرے سے غائب ہو گیا اور پھر دائرہ سمٹتا چلا گیا۔
مٹتے سمٹتے دائرہ ایک نقطے میں تبدیل ہوا اور پھر وہ
قطہ چمک کر زمین سے غائب ہو گیا۔
ٹارزن بے حد خوش تھا کہ آکو بابا نہ سہی لیکن اس
ار اس کے ساتھ ان کے استاد موجود ہیں جو واقعی اس
کی بڑی سے بڑی مشکل حل کر سکتے ہیں۔ ٹارزن کو
انچواں مرحلہ بے حد سخت معلوم ہو رہا تھا۔ وہاں
لاشبہ سینکڑوں بت موجود تھے اور سب کے سب ایک
یسے تھے جن میں سے صرف تین اصلی جنوں کو تلاش

کرنا ٹارزن کے لئے انتہائی مشکل ہو گیا تھا
ٹارزن کو اس بات کی بھی فکر تھی کہ اگر اس نے غل
سے کسی ایسے جن کے بت کو سنہری دستے والا خنجر
دیا جو سچ مچ پتھر کا ہی ہوا تو یہ طلسم ٹارزن کی زن
کا آخری طلسم بن جائے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے
طلسم کا قیدی بن جائے گا لیکن اب زانگو بابا
ٹارزن کو ایک ایسی چھڑی دے دی تھی جسے ٹار
اب وہاں موجود ہر بت پر مار سکتا تھا۔ اب چا
اصلی جن ہو یا نقلی اس سے ٹارزن کو کوئی فرق نہ
پڑتا تھا۔ اگر چھڑی کسی پتھر کے بت پر پڑتی تو
اسی وقت ٹوٹ کر بکھر جاتا اور اگر یہی چھڑی کسی ا
جن کو پڑتی تو وہ پتھر کے بت سے زندہ حالت
ٹارزن کے سامنے آ جاتا جس کا ٹارزن کو مقابلہ
تھا اور سنہری دستے والے خنجر سے اسے ہلاک کرنا تھ

ٹارزن نے سنہری دستے والا خنجر اپنے نیفے
اڑسا اور سیاہ چھڑی لے کر آگے بڑھا اور ایک
کے پتھر کے بت کے سامنے آ کر رک گیا۔
ٹارزن نے اچانک چھڑی اس بت کے سر پر مار

اور اچھل کر پیچھے ہٹ گیا تاکہ اگر یہ اصلی جن ہو تو یہ ٹارزن پر فوراً حملہ نہ کر سکے۔ جیسے ہی ٹارزن نے پتھر کے جن کو چھڑی ماری ایک زور دار چھناکا ہوا۔ جس طرح سے کانچ ٹوٹتا ہے بالکل اسی طرح سے جن کا بنا ہوا پتھر کا بت ٹوٹ کر وہیں بکھرتا چلا گیا۔

جن کے بت کو اس طرح ٹوٹ کر بکھرتے دیکھ کر ٹارزن سمجھ گیا کہ یہ پتھر کا ہی بت تھا۔ ٹارزن دوسرے بت کی جانب بڑھا اور اس نے سیاہ چھڑی دوسرے بت کو مار دی۔ دوسرے بت کا بھی پہلے بت جیسا ہی حشر ہوا تھا۔ پتھر کا بت چھناکے کی زور دار آواز کے ساتھ یوں ٹوٹ کر بکھر گیا تھا جیسے وہ شیشے کا بنا ہوا ہو۔

ٹارزن آگے بڑھتا رہا اور ایک ایک کر کے وہاں موجود بتوں کو چھڑی مار مار کر توڑتا رہا۔ اب تک وہ بیسیوں بتوں کو چھڑیاں مار چکا تھا لیکن ان میں سے کوئی بت بھی زندہ ہو کر اصلی جن کی شکل میں اس کے سامنے نمودار نہیں ہوا تھا۔

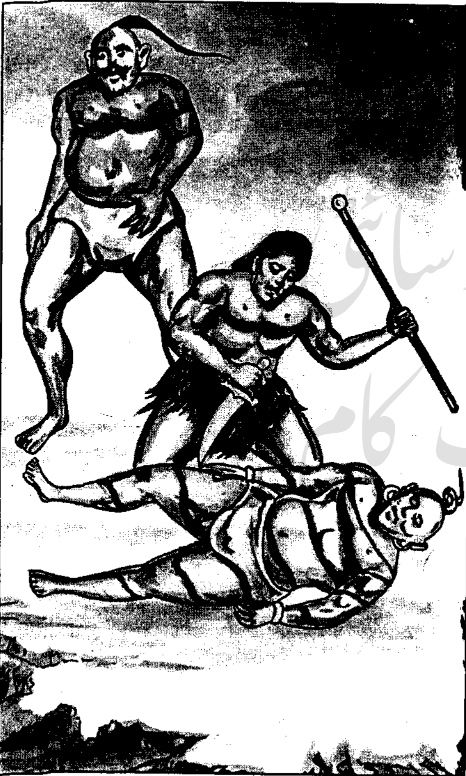
وہاں اب بھی سینکڑوں بت تھے اور ٹارزن سوچ رہا

تھا کہ اگر وہ اسی طرح ایک ایک کر کے ان بتوں توڑتا رہا تو اسے کافی وقت لگ جائے گا اور وہ ا کام میں ہی پھنسا رہ جائے گا لیکن اس کے علاوہ ا ٹارزن کے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا۔ دائرے کے زانگو بابا نے اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ای طلسم میں وہ ان سے صرف ایک بار ہی مدد لے ہے دوسری بار نہیں اور پھر زانگو بابا نے ٹارزن کو مانگے ہی سیاہ چھڑی دی تھی تاکہ ٹارزن کی مشک آسان ہو سکے۔ اب اسے اسی طرح ایک ایک کر ہی وہاں موجود بتوں کو توڑنا تھا۔

ٹارزن ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ وہ مسلسل آ بڑھتا ہوا بتوں کو چھڑی مار مار کر توڑتا رہا پھر اچا جب ٹارزن نے ایک پتھر کے بنے ہوئے بت چھڑی ماری تو اس بار نہ چھناکا ہوا اور نہ ہی شیشے کی طرح ٹوٹ کر بکھرا بلکہ جیسے ہی ٹارزن اس بت کو چھڑی ماری اچانک بت کے حلق سے زور دار چیخ کی آواز نکلی اور اس کے جسم میں جان سی پڑ گئی۔ اس بت کے ہاتھ میں ایک بڑی

بھاری تلوار تھی۔ یہ جن تھا جو جان بوجھ کر بت بنا ہوا تھا۔ چھڑی لگتے ہی وہ اصلی حالت میں آ گیا تھا۔ جن سیاہ رنگ کا تھا۔ اس نے زندہ ہوتے ہی اچانک ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار گھمائی۔ ٹارزن فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس بار ٹارزن بال بال بچا تھا وہ اگر فوراً اچھل کر پیچھے نہ ہٹ گیا ہوتا تو سیاہ جن کی تلوار ٹھیک اس کی گردن پر پڑتی اور ٹارزن کا سر کٹ کر دور جا گرتا۔

اپنا وار خالی جاتے دیکھ کر سیاہ جن نے ایک اور چیخ ماری اور تلوار لہراتا ہوا انتہائی غضبناک انداز میں ٹارزن کی جانب بڑھا۔ ٹارزن اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر الٹے قدموں تیزی سے پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔ جن نے اچھل کر ٹارزن پر حملہ کیا تو ٹارزن نے اچھل کر اس کے سینے پر ٹانگ مار دی۔ ٹانگ کھا کر سیاہ جن اچھل کر نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور غراتا ہوا ایک بار پھر ٹارزن کی طرف بڑھا۔ اس بار اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹارزن کے سینے پر وار مارنے کی کوشش کی تو ٹارزن نے فوراً ایڑی کے.



بل گھوم کر سیاہ چھڑی جن کے تلوار والے ہاتھ پ
دی۔ جیسے ہی چھڑی جن کے بازو پر لگی جن کے
سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور تلوار اس کے ہاتھ
چھوٹ کر نیچے گر گئی۔

ٹارزن نے سیاہ جن کے بازو پر جس جگہ
ماری تھی وہاں سرخ نشان سا پڑ گیا تھا اور سیاہ
چہرہ تکلیف سے بری طرح سے بگڑ گیا تھا۔ جن
اپنے بازو کا زخم دیکھ ہی رہا تھا کہ ٹارزن کو جیسے
مل گیا اس نے آگے بڑھ کر سیاہ جن کو بری
سے چھڑی سے پیٹنا شروع کر دیا۔

سیاہ جن کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگ
ٹارزن اس کے جسم کے جس حصے پر چھڑی مار
وہاں سرخ لکیر سی بن جاتی تھی جیسے ٹارزن عام
کی بجائے اس جن کو کوڑوں سے پیٹ رہا ہو۔
ٹارزن کی چھڑی سے بچنے کے لئے ادھر ادھر چھ
لگا رہا تھا۔ مگر وہ جس طرف جاتا ٹارزن فوراً اس
پاس آ جاتا اور اسے بری طرح سے چھڑی سے
شروع کر دیتا یہاں تک کہ سیاہ جن کا سارا جسم

کے نشانوں سے سرخ ہو گیا اور وہ زمین پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ٹارزن نے موقع غنیمت جان کر فوراً نیفے سے سنہری دستے والا خنجر نکالا اور اس نے آگے بڑھ کر تڑپتے ہوئے جن کے سینے میں عین دل کے مقام پر خنجر بھونک دیا۔

جن کے منہ سے نکلنے والی آخری چیخ انتہائی دردناک اور دلخراش تھی۔ خنجر کھا کر وہ یکبارگی زور سے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ جیسے ہی جن ہلاک ہوا اچانک اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ بری طرح سے جلنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں سیاہ جن جل کر کوئلہ بن گیا۔

پانچویں طلسم کا پہلا سیاہ جن نہ صرف ٹارزن کے سامنے آ گیا تھا بلکہ ٹارزن نے اس سے مقابلہ کر کے اسے موت کے گھاٹ بھی اتار دیا تھا۔ وہاں اب بھی سینکڑوں بت موجود تھے جن میں سے ابھی دو جن اور باقی تھے جن کا ٹارزن نے مقابلہ بھی کرنا تھا اور انہیں ہلاک بھی کرنا تھا۔

ایک جن کو ہلاک کر کے ٹارزن کا حوصلہ بڑھ گیا

تھا۔ زانگو بابا کی دی ہوئی سیاہ چھڑی کی وجہ سے اب ٹارزن کے لئے آسان ہو گیا تھا۔ وہ ان بتوں کو توڑ بھی سکتا تھا اور ان میں سے اصلی جنوں کو بھی تلاش کر سکتا تھا جو ان بتوں میں بت بنے چھپے ہوئے تھے۔

ہاشام دیو کا چہرہ غیظ و غضب سے بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔ اس نے ٹارزن کو چوتھے طلسم سے نکل کر پانچویں طلسم میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا اور اب ٹارزن نے پانچویں طلسم میں ایک سیاہ چھڑی کی مدد سے جنوں کے نقلی بتوں کو بھی توڑنا شروع کر دیا تھا۔

اپنا کام پورا کرنے کے بعد ہاشام دیو پھر واپس اپنے محل اور اپنے شاہی کمرے میں آ گیا تھا اور اس نے ایک بار پھر روشن گولے والے کاگو بونے کو بلا لیا تھا تاکہ روشن گولے میں دیکھ کر وہ یہ پتہ چلا سکے کہ ٹارزن کہاں ہے اور کیا وہ کسی طلسم کا شکار ہوا ہے یا نہیں۔

ٹارزن چوتھے طلسم میں کیسے کامیاب ہوا تھا اور وہ

کس طرح سے پانچویں طلسم میں پہنچا تھا ہاشام دیو یہ تو نہیں دیکھ سکا تھا لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران ضرور ہو رہا تھا کہ ٹارزن کے ہاتھ میں ایک ایسی چھڑی تھی جس کے سرے پر سفید موتی لگا ہوا تھا اور اس موتی والی چھڑی کو وہ جس بت کو مارتا تھا وہ بت ٹوٹ کر بکھر جاتا تھا۔

ہاشام دیو نے چونکہ کافی دیر کے بعد کاگو بونے کو بلایا تھا اس لئے وہ یہ بھی نہیں جان سکا تھا کہ ٹارزن کے پاس سیاہ چھڑی کہاں سے آئی ہے۔

”مجھے بخوبی یاد ہے۔ میں نے ٹارزن کے پاس ایسی کوئی چھڑی نہیں دیکھی تھی۔ نجانے اب یہ چھڑی اس کے پاس کہاں سے اور کیسے آ گئی ہے اور اس چھڑی میں ایسی کون سی خوبی ہے کہ اس سے پتھر کے بنے ہوئے جنوں کے بت اس طرح سے ٹوٹ کر بکھرتے جا رہے ہیں۔ اس چھڑی سے ٹارزن نے ایک جن کو بھی مار کر اسے اصلی حالت میں ظاہر ہونے پر مجبور کر دیا تھا اور پھر اسی چھڑی سے ٹارزن نے اس سیاہ جن کو مار مار کر اس کا برا حال کر دیا تھا اور

اب اس نے سیاہ جن کو سنہری دستے والے خنجر سے ہلاک بھی کر دیا ہے۔ اگر یہ چھڑی ٹارزن کے پاس رہی تو اس سے تو یہ آسانی سے پانچویں طلسم کے تمام بتوں کو توڑ دے گا اور ان میں چھپے ہوئے باقی اصلی دد جنوں کو بھی ڈھونڈ لے گا۔ اور پھر ٹارزن ان دونوں جنات کو بھی ہلاک کر کے پانچواں طلسم بھی فتح کر لے گا''۔ ہاشام دیو نے غصے اور پریشانی سے چیختے ہوئے کہا۔

''اس انوکھی اور حیرت انگیز چھڑی کو دیکھ کر میں بھی حیران ہو رہا ہوں آقا۔ میں نے گزرے ہوئے لمحات میں جھانکنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن مجھے بھی اس بات کا پتہ نہیں چل رہا ہے کہ اس آدم زاد کو یہ سیاہ چھڑی کہاں سے ملی ہے''۔ کاگو نے کہا۔

''جس طرح سے ٹارزن میرے طلسمات فتح کرتا چلا آ رہا ہے اس سے تو مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں بس نام کا ہی ہاشام دیو ہوں اور میری جادوئی طاقتیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میں نے ان طلسمات کو اپنے طور پر انتہائی سخت اور خوفناک بنایا تھا لیکن ان

طلسمات کو ٹارزن جیسا انسان اس طرح سے تباہ کر دے گا اس سے مجھے اپنی جادوئی طاقتوں پر بھی شک ہونے لگا ہے کہ میری جادوئی طاقتیں ٹارزن کی پراسرار طاقتوں کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں ہیں''۔ ہاشام دیو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس آدم زاد کے پاس پراسرار طاقتوں کا بہت بڑا خزانہ موجود ہے آقا۔ پراسرار طاقتوں کے ساتھ اس آدم زاد کے ساتھ روشنی کی دنیا کے سائے بھی ہیں جو اس آدم زاد کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے میں بھی ابھی تک اپنی پوری کوششوں کے باوجود یہ نہیں جان سکا ہوں کہ س آدم زاد کے پاس کون کون سی پراسرار طاقتیں ہیں اور یہ ان سے کیا کیا کر سکتا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''لگتا ہے ٹارزن میرے کسی طلسم میں نہیں بلکہ میرے ہاتھوں ہی ہلاک ہو گا۔ اپنی جاددئی طاقتوں کے ساتھ مجھے اپنی جسمانی طاقتوں سے بھی ٹارزن کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور تب ہی وہ میرے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے گا''۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ آدم زاد جسمانی طاقتوں میں آپ سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے۔ میں اس آدم زاد کے بارے میں زیادہ تو معلوم نہیں کر سکا ہوں لیکن میں نے یہ ضرور دیکھ لیا ہے کہ جب یہ آدم زاد آپ کے مقابلے پر آئے گا تو اسے بغیر کسی پراسرار طاقت کی مدد لئے اپنی اصلی حالت میں ہی آپ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مدد کے لئے اس کے پاس صرف اس کا سنہری دستے والا خنجر ہو گا اور آپ کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ اپنی پراسرار طاقتوں سے اپنی جسمانی طاقتوں میں بھی کوئی اضافہ نہیں کر سکے گا۔ اسے بالکل اسی آدم زاد کے روپ میں آپ سے مقابلہ کرنا پڑے گا جو اس کا اپنا روپ ہے یعنی ایک آدم زاد کا روپ"۔ کاگو بونے نے کہا تو ہاشام دیو بے اختیار اچھل پڑا۔ کاگو بونے کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو تم نے مجھے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے کاگو بونے کہ میرے مقابلے پر ٹارزن اپنی کسی بھی پراسرار طاقت کی مدد نہیں لے سکے گا اور اسے اپنے

ہی یعنی ٹارزن کے روپ میں ہی میرا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں تو اس سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور ہوں۔ میں اسے فوراً اپنی جادوئی طاقتوں سے جلا کر بھسم کر دوں گا"۔ ہاشام دیو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں"۔ کاگو بونے نے کہا اور ہاشام دیو بری طرح سے چونک پڑا۔

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔ کیوں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کاگو بونے۔ میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا ہوں"۔ ہاشام دیو نے کاگو بونے کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اور اس آدم زاد کا سامنا ساتویں طلسم میں ہو گا آقا اور یہ اس آدم زاد کا آخری معرکہ ہو گا جس میں وہ کامیاب بھی ہو سکتا ہے اور ناکام بھی۔ لیکن یہ سچ ہے کہ وہ اس طلسم میں آپ کا اپنے اصلی روپ میں ہی مقابلہ کرے گا۔ اس کے لئے نہ تو روشنی کی کوئی طاقت اس کی مدد کرے گی اور نہ ہی وہ

اپنی کسی پراسرار طاقت سے آپ کو نقصان پہنچا گا۔ اسی طرح آپ کو بھی اس آدم زاد کا اپنے ا روپ میں ہی سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ اس آدم سے ایک دیو کی حیثیت سے ہی مقابلہ کریں گے جس طرح آدم زاد اپنی کوئی پراسرار طاقت استع نہیں کر سکتا اسی طرح آپ بھی اس آدم زاد پر کا جادو نہیں چلا سکتے۔ آپ کو اپنی دیوؤں کی طاقت ۔ ہی آدم زاد کو شکست دینی ہو گی اور اسے ہلاک کر ہو گا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ کیا میں ٹارزن کو ہلاک کرنے کے لئے کوئی ہتھیار بھی استعمال نہیں کر سکوں گا''۔ ہاشام دیو نے پوچھا۔

''آپ اپنے دو پھلوں والے کلہاڑے سے اس آد زاد کا مقابلہ کر سکتے ہیں آقا''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں اس کلہاڑے سے ٹارزن کے ٹکڑے اُڑا دوں گا''۔ ہاشام دیو نے اپنی مسند کے ساتھ رکھا ہوا دو پھلوں والے کلہاڑے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک روشن گولا تاریک ہو گیا

کاگو بونا اور ہاشام دیو چونکہ اپنی باتوں میں مصروف تھے اس لئے وہ یہ نہیں دیکھ سکے تھے کہ ٹارزن نے کس طرح سے باقی جناتی بتوں کو توڑا تھا اور کس طرح سے ان جناتی بتوں میں سے اصلی دو جنوں کو تلاش کر کے ان سے مقابلہ کیا تھا اور کس طریقے سے ان دونوں جنوں کو ہلاک کیا تھا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے ٹارزن نے پانچواں طلسم بھی فتح کر لیا ہے''۔ ہاشام دیو نے روشن گولا تاریک ہوتے دیکھ کر کہا۔

''ہاں آقا۔ آدم زاد اس بار بھی کامیاب ہو گیا ہے''۔ کاگو بونے نے کہا۔

''اسے دوبارہ روشن کرو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ٹارزن کس طرح سے کوہ آتش سے شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کراتا ہے''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''شہزادی گل بکاؤلی جس جزیرے کے کوہ آتش میں موجود ہے اسی جزیرے پر آپ کا جادو محل اور آپ خود بھی ہیں آقا۔ اس لئے میں اس گولے سے آپ کو اس جزیرے کے مناظر نہیں دکھا سکتا۔ آپ محل

سے باہر چلے جائیں۔ باہر جا کر آپ خود کوہ آتش آنے والے آدم زاد کو دیکھ لیں گے اور وہ کس طرح سے کوہ آتش میں جاتا ہے یہ بھی آپ کو پتہ چل جائے گا"۔ کاگو بونے نے کہا تو ہاشام دیو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں باہر جا کر خود ہی دیکھ لیتا ہوں کہ ٹارزن کوہ آتش پر کیسے جاتا ہے اور وہاں سے کس طرح شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرا کے لاتا ہے"۔ ہاشام دیو نے کہا تو کاگو بونے نے اثبات میں سر ہلا کر اسے سلام کیا اور پھر وہ گولے سمیت فرش میں سما گیا اور فرش برابر ہوتا چلا گیا۔

کاگو بونے کے جانے کے بعد ہاشام دیو کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے اپنا مخصوص دو پھلوں والا کلہاڑا اٹھایا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب ایک طلسم باقی تھا اس کے بعد ٹارزن اس کے مقابلے آنے والا تھا۔

سیاہ چھڑی واقعی ٹارزن کے لئے انمول تحفہ ثابت ہوئی تھی۔ اس چھڑی کی مدد سے ٹارزن وہاں موجود جناتی بتوں کو آسانی سے تاراج کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ چند جناتی بتوں کو توڑنے کے بعد ایک اور اصلی جن زندہ ہو کر اس کے مقابلہ پر آگیا تھا۔ اس جن کے پاس نیزہ تھا۔

زندہ ہوتے ہی اس نے ٹارزن پر تابڑ توڑ حملے کرنا شروع کر دیئے تھے لیکن ٹارزن کو اب بھلا اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ جیسے ہی جن زندہ ہو کر اصلی حالت میں اس کے سامنے آیا اور اس نے ٹارزن پر نیزے سے حملے کرنے شروع کئے تو ٹارزن پہلے تو اس کے نیزوں سے خود کو بچاتا رہا پھر اس نے دوسرے سیاہ

جن کو بھی چھڑی سے اس بری طرح سے پیٹنا شروع کر دیا کہ اس جن کی چیخوں سے جزیرہ لرز اٹھا۔

چھڑی سے مار مار کر ٹارزن نے دوسرے سیاہ جن کا بھی بھرکس نکال دیا تھا۔ اس جن کا جسم زخمی ہو گیا تھا اور جب وہ نڈھال ہو کر نیچے گرا تو ٹارزن نے اسے بھی سنہری خنجر مار کر ہلاک کر دیا۔

تیسرے جن کے لئے ٹارزن کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر دو اور پتھر کے جناتی بتوں کو توڑا تو تیسرا جن بھی زندہ ہو کر اس کے سامنے آ گیا۔ اس جن کے ہاتھ میں بھاری بھرکم گرز تھا وہ چیختا ہوا اور اچھل اچھل کر ٹارزن کو گرز مارنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ٹارزن بھلا آسانی سے کس طرح سے اس کے قابو میں آ سکتا تھا۔

ٹارزن نے تیسرے جن کو بھی تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیا تھا اور پھر جیسے ہی ٹارزن کو موقع ملا اس نے تیسرے سیاہ جن کو بھی چھڑی سے بری طرح سے مارنا شروع کر دیا۔ چھڑی کی ضربوں سے سیاہ جن کا جسم سرخ ہوتا چلا گیا اور اس کی دردناک چیخوں سے جزیرہ

لرزنے لگا۔

سیاہ جن ٹارزن کی چھڑی سے بچنے کے لئے بری طرح سے اچھل رہا تھا۔ ادھر ادھر دوڑ کر اپنی جان بچا رہا تھا لیکن ٹارزن اسے کہاں جانے دینے والا تھا۔ سیاہ جن جس طرف بھاگتا ٹارزن اس کے پیچھے لپکتا اور اس کی کمر اور اس کی ٹانگوں پر چھڑی سے مارنا شروع کر دیتا۔ آخر کار تیسرا سیاہ جن بھی نڈھال ہو کر وہیں گر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹارزن نے چھڑی ایک طرف پھینکی اور نیفے سے خنجر نکال کر جن کے سینے پر سوار ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ سیاہ جن ٹارزن کو اپنے سینے سے نیچے گراتا ٹارزن نے خنجر پوری قوت سے جن کی گردن پر چلا دیا۔

سنہری دستے والے خنجر سے سیاہ جن کی گردن اس طرح سے کٹتی چلی گئی جس طرح سے تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔ جیسے ہی سیاہ جن کی گردن کٹی اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون فواروں کی طرح اچھلنے لگا اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔

سیاہ جن چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر وہیں

ساکت ہو گیا۔

اس جن کے ہلاک ہوتے ہی اچانک وہاں موجود باقی جناتی بت زور دار دھماکوں سے خود ہی ٹوٹ پھوٹ کر تباہ ہونا شروع ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں میدان صاف ہو چکا تھا۔

دونوں جنوں کی لاشوں پر آگ لگ گئی تھی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ بن گئے تھے۔ بتوں کو تباہ ہوتے دیکھ کر ٹارزن نے سنہری دستے والا خنجر نیفے میں اڑسا اور پھر اس نے سفید موتی والی چھڑی اٹھائی اور تیزی سے فضا میں بلند ہو گیا۔ ابھی وہ اُڑتا ہوا تھوڑا ہی اوپر گیا ہو گا کہ پانچواں جزیرہ بھی سمندر برد ہوتا چلا گیا۔

ٹارزن نے اپنی ذہانت، ہمت اور اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے ہاشام دیو کے پانچ انتہائی طاقتور اور خوفناک طلسم تباہ کر دیئے تھے۔ اب وہاں کوئی جزیرہ باقی نہیں تھا۔ اب ایک آخری جزیرہ تھا جو سمندر کے نیچے تھا اور وہ اب سمندر سے باہر آنے والا تھا۔ سمندر سے باہر آنے والا جزیرہ وہ جزیرہ تھا



جس کی ایک جلتی ہوئی پہاڑی میں شہزادی گل بکاؤلی قید تھی۔ ٹارزن کو اب اس جلتی ہوئی پہاڑی میں جانا تھا اور وہاں قید شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرانا تھا۔ اس کے بعد اسی جزیرے کے آخری طلسم میں ٹارزن کا ہاشام جیسے طاقتور اور شیطان دیو سے مقابلہ ہونا تھا جسے ہلاک کرنے کے بعد ٹارزن کی یہ انوکھی، حیرت انگیز اور طلسمات سے بھرپور مہم ختم ہو جاتی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک اس نے سرخ سمندر میں ایک جگہ سمندر کو بری طرح سے ابلتے ہوئے دیکھا۔

یوں لگ رہا تھا جیسے سمندر کے نیچے لاوا ابل رہا ہو جس کی وجہ سے سمندر کا پانی گرم ہو کر ابلنا شروع ہو گیا ہو۔ کچھ ہی دیر میں ابلتے ہوئے پانی نے جیسے فواروں کی طرح اچھلنا شروع کر دیا۔ سمندر کے کافی بڑے حصہ میں سے پانی تیز شور کی آواز کے ساتھ ہوا میں اچھل رہا تھا۔ پھر ٹارزن نے اس ابلتے اور اچھلتے ہوئے پانی سے ایک جزیرہ باہر نکلتے دیکھا۔

سمندر سے ایک نیا جزیرہ ابھر رہا تھا۔ یہ جزیرہ ان

جزیروں سے کہیں زیادہ بڑا تھا جو ٹارزن کے ہاتھوں طلسمات ختم ہونے کی وجہ سے سمندر برد ہو گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر میں ٹارزن کے سامنے ایک اور چٹیل جزیرہ موجود تھا۔ اس بار یہ جزیرہ اپنے طلسمات کے ساتھ خود ہی ٹارزن کے سامنے نمودار ہوا تھا۔ اس جزیرے کے طلسم کھولنے کے لئے ٹارزن کو نیچے خنجر نہیں پھینکنا پڑا تھا۔ جزیرے میں ہر طرف خاموشی اور ویرانی کا راج تھا۔

کچھ دور ایک بہت بڑی پہاڑی دکھائی دے رہی تھی جس پر آگ لگی ہوئی تھی۔ پہاڑی کی چوٹی پر ایک بڑا دہانہ تھا وہاں سے مسلسل آگ کے شعلے اور سیاہ دھواں نکل رہا تھا۔

دہانے سے نکلنے والے آگ کے شعلے اچھل اچھل کر پہاڑی پر گر رہے تھے جس کی وجہ سے پوری پہاڑی ہی آگ میں ڈوبی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پہاڑی کے ارد گرد زمین پر بھی ہر طرف آگ ہی آگ پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ٹارزن جلتی ہوئی پہاڑی دیکھ کر ہوا میں تیرتا ہوا

اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پہاڑی پر لگی ہوئی آگ واقعی بے حد خوفناک تھی اور وہ پہاڑی واقعی آتش فشاں تھی جس سے آگ فواروں کی طرف اچھلتی ہوئی باہر آ رہی تھی۔

ٹارزن نے اس پہاڑی کے گرد کئی چکر لگائے لیکن اسے پہاڑی کا کوئی حصہ ایسا دکھائی نہ دیا جہاں آگ نہ ہو اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس پہاڑی کی چوٹی کے علاوہ پہاڑی میں اور کوئی دہانہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''یہاں تو مجھے کوئی غار دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ آکو بابا نے بتایا تھا کہ شہزادی گل بکاؤلی آتشیں پہاڑ کے ایک غار میں قید ہے''۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا مجھے چوٹی پر موجود آگ اگلتے دہانے سے پہاڑی کے اندر جانا ہو گا''۔ ٹارزن نے سوچنے والے انداز میں کہا۔ ٹارزن کو یاد تھا آکو بابا نے اسے بتایا تھا کہ اس پہاڑی پر وہ کوئی بھی روپ دھار کر جائے گا تو تب بھی وہ نہیں بچ سکے گا۔ پہاڑی پر لگی ہوئی

آگ اسے جلا کر بھسم کر دے گی۔ اپنی پراسرار طاقتوں سے ٹارزن آگ کا شعلہ بن کر بھی اس پہاڑی پر نہیں جا سکتا تھا ورنہ وہ شعلہ بن کر ہمیشہ کے لئے اس پہاڑی کے شعلوں میں ہی گم ہو جاتا۔

''لگتا ہے مجھے پھر زانگو بابا سے بات کرنی پڑے گی۔ وہ میری مدد کریں گے تو مجھے کوہ آتش کا طلسم ختم کرنے کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔ اس نے نیفے سے خنجر نکالا اور پھر اس نے ہوا میں ہی خنجر کو اس انداز میں گھمایا کہ ہوا میں دائرے جیسے لکیریں سی بن گئیں۔

''زانگو بابا۔ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے''۔ ٹارزن نے دائرے کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا۔ اسی لمحے دائرہ اندر سے سیاہ ہوا اور اس میں روشنی سی چمکی اور پھر اچانک دائرے میں زانگو بابا کا دھندلا چہرہ ابھر آیا۔

''بولو۔ کیا مدد چاہئے''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''کوہ آتش پر جانے اور اس میں قید شہزادی گل بکاؤلی کو آزاد کرانے کے لئے میری مدد کریں زانگو

بابا''۔ ٹارزن نے اسی طرح بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری مدد ضرور کی جائے گی۔ تم سیاہ چھڑی سمندر میں پھینک دو۔ تمہیں اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔ زانگو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے سیاہ چھڑی پوری قوت سے سمندر کی طرف پھینک دی۔ چھڑی اُڑتی ہوئی سیدھی سمندر میں جا گری۔ ایک چھپاکا ہوا اور چھڑی پانی میں ڈوبتی چلی گئی۔

''ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ ہاشام دیو کا چھٹا طلسم جو کوہ آتش کا طلسم ہے۔ اس میں ایک غار کا دہانہ چھپا ہوا ہے۔ جسے کھول کر ٹارزن کوہ آتش میں داخل ہو سکتا ہے۔ ٹارزن کو ایک کمان اور چار تیر دیئے جائیں گے۔ ٹارزن کو تیر کمان لے کر پہاڑی کے چاروں اطراف جانا ہو گا اور ایک ایک تیر پہاڑی کے چاروں اطراف میں موجود ایک سیاہ موتی کو مارنا ہو گا۔ٹارزن کے چلائے ہوئے تیر اگر ان چاروں سیاہ موتیوں کو لگ گئے اور وہ موتی ٹوٹ گئے تو ٹارزن

کے سامنے خود ہی کوہ آتش کے غار کا دہانہ کھل جائے گا۔ جب دہانہ کھل جائے تو ٹارزن کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اپنی کوئی بھی پراسرار طاقت استعمال کئے بغیر اپنے اصلی انسانی روپ میں زمین پر پاؤں رکھے بغیر آگے بڑھے اور غار میں داخل ہو جائے۔ جب تک ٹارزن کے پیر زمین سے نہیں لگیں گے کوہ آتش کی آگ ٹارزن پر اثر نہیں کرے گی۔ لیکن جیسے ہی ٹارزن کے پیر زمین سے لگے ٹارزن اسی لمحے جل کر راکھ بن جائے گا''۔ زانگو بابا نے کہا اور ٹارزن کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں زانگو بابا۔ اگر میں اپنی پراسرار طاقتیں استعمال نہیں کروں گا تو پھر میں زمین پر پیر رکھے بغیر غار میں کیسے جاؤں گا''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے ٹارزن کو اپنا دماغ استعمال کرنا پڑے گا۔ ٹارزن اگر اپنی عقل استعمال کرے گا تو وہ آسانی سے کوہ آتش میں داخل ہو سکتا ہے''۔ زانگو بابا نے کرخت لہجے میں کہا تو ٹارزن نے بے اختیار

ہونٹ بھینچ لئے۔

''پہاڑی پر تو ہر طرف آگ ہی آگ موجود ہے وہاں کالے پتھر کہاں ہیں جن پر مجھے تیر چلا ہیں''۔ ٹارزن نے چند لمحے خاموش رہنے کے ب پوچھا۔

''ٹارزن پہاڑی کے پاس جا کر غور سے دیکھے گا اسے پہاڑی کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے موتی دکھائی دے جائیں گے جو مٹر کے دانوں برابر ہیں''۔ زانگو بابا نے کہا اور ٹارزن ایک بار چونک پڑا۔

''مٹر کے دانوں کے برابر کالے پتھر۔ اوہ۔ اگر پتھر اتنے چھوٹے ہیں تو میں انہیں تیروں سے ک نشانہ بناؤں گا''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا

''ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ ٹارزن ایک بہترین انداز ہے۔ ٹارزن تو اُڑتی چڑیا کو آنکھ بند کر کے کا نشانہ بنا سکتا ہے وہ ان سیاہ موتیوں کو بھی نشانہ سکتا ہے''۔ زانگو بابا نے اسی انداز میں کہا۔

''آگ میں تو جگہ جگہ سیاہی بھی ہوتی ہے۔

سیاہ موتیوں جیسی دکھائی دیتی ہے۔ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ یہ وہی سیاہ موتی ہیں جنہیں مجھے تیروں سے نشانہ بنانا ہے''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں پوچھا۔

''کوہ آتش پر سوائے چار سیاہ موتیوں کے کوئی سیاہ پن نہیں ہے۔ ہر طرف آگ کی سرخی ہے اور اس آگ کی سرخی میں ٹارزن کو وہی سیاہ موتی دکھائی دیں گے اور کچھ نہیں''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن میں ان مٹر جتنے چھوٹے سیاہ موتیوں کو کتنی دور۔ میرا مطلب ہے کتنے فاصلے سے تیروں کا نشانہ بنا سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ان سیاہ موتیوں کو نشانہ بنانے کے لئے ٹارزن کے لئے ضروری ہے کہ ٹارزن پہاڑی سے سو قدم دور رہے''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''کیا اتنے فاصلے سے بھی میں ان سیاہ موتیوں کو دیکھ سکتا ہوں جو مٹر کے دانے جتنے ہیں''۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ان پتھروں کو ٹارزن تیر مارنے سے پہلے قریب



سے جا کر دیکھ سکتا ہے۔ پھر ٹارزن کو اپنے نشانے ا
اپنی عقل کا استعمال کرنا ہو گا۔ اگر ٹارزن کو یاد رہا
سیاہ موتی کہاں موجود ہیں تو وہ دور سے بھی ان
نشانہ لے سکتا ہے''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''اور اگر میرا نشانہ چوک گیا تو''۔ ٹارزن ۔
ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ ٹارزن کو جو کمان او
جو چار تیر دیئے جا رہے ہیں وہ طلسماتی ہیں۔ اس
لئے ٹارزن کے لئے ضروری ہے کہ ٹارزن ان سیا
موتیوں کو ہی نشانہ لے۔ اگر ٹارزن کا ایک بھی نشانہ
چوک گیا اور اس کا چلایا ہوا تیر سیاہ موتی کو نہ لگا تو
وہ تیر پلٹ کر آئے گا اور ٹارزن کو لگ جائے گا جس
سے ٹارزن ہلاک بھی ہو سکتا ہے اور شدید زخمی بھی''۔
زانگو بابا نے کہا اور ان کا جواب سن کر ٹارزن کے
چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اوہ۔ تو کیا مجھے ایسے تیر نہیں دیئے جا سکتے ہیں
جو ٹھیک نشانے پر لگیں''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم
میں پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے لئے تمہیں اپنے نشانے پر
کرنا ہو گا"۔ زانگو بابا نے جواب دیا۔

"اگر میں زخمی ہو گیا تو کیا ہو گا کیا میرے
کوہِ آتش کا وہ دہانہ نہیں کھلے گا جس میں شہزا
بکاؤلی قید ہے"۔ ٹارزن نے پریشانی کے عا
پوچھا۔

"اگر تمہارا ایک نشانہ بھی خطا گیا تو وہ تیر با
تمہیں بھی لگ سکتا ہے جس سے تم ہلاک بھی ہ
ہو لیکن اگر تیر تمہیں لگا اور تم صرف زخمی ہوئے
تمہیں ایک موقع اور ملے گا۔ تمہیں زخمی حالت
اپنے جسم سے تیر نکال کر پھر اس موتی کا نشانہ
گا اور اگر تمہارا دوسرا نشانہ بھی خطا ہو گیا تو پھر
ہلاکت طے ہے۔ پھر تم کسی بھی صورت میں زند
بچ سکو گے"۔ زانگو بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کیا ہو سکتا
ٹارزن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس
دائرے سے ایک کمان اور چار تیر نکل آئے جو
نے پکڑ لئے۔

"اس جزیرے پر چونکہ تمہارے لئے دو طلسم ہیں
ر پہلا طلسم ختم ہوتے ہی دوسرا طلسم شروع ہو جائے
ا اس لئے تم اگلے طلسم کے بارے میں بھی مجھ سے
چھ سکتے ہو۔ ساتویں اور آخری طلسم میں تمہارے
قابلے پر خود ہاشام دیو آئے گا"۔ زانگو بابا نے کہا۔

"جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ آکو بابا نے مجھے بتایا تھا
کہ آخری طلسم میں میرا مقابلہ ہاشام دیو سے ہو گا"۔
ارزن نے کہا۔

"آکو بابا نے ٹارزن کو یہ نہیں بتایا تھا کہ اس طلسم
یں ٹارزن کو ہاشام دیو سے اپنی اصلی حالت اور اصلی
طاقت سے لڑنا ہے۔ اس طاقت سے جو جنگل کے
ٹارزن کی ہے"۔ زانگو بابا نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں"۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

"اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے۔ ساتویں
طلسم میں ٹارزن کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی اور نہ
ہی ٹارزن کی کوئی پراسرار طاقت کام آئے گی۔ اس
طلسم میں ٹارزن کو ہاشام دیو کے ساتھ اپنی مخصوص
ٹارزن کی طاقتوں سے لڑنا ہو گا۔ ہاشام دیو بھی اس

آخری طلسم میں ٹارزن پر کوئی جادوئی وار نہیں کر
گا وہ ابھی اپنی جسمانی طاقتوں سے ٹارزن کے
پر آئے گا لیکن ٹارزن کے مقابلے پر آنے سے
وہ کالے چمگادڑوں کا خون پی کر آئے گا تاکہ ا
طاقت میں سو گنا اضافہ ہو جائے۔ ایسی حالت میں
ٹارزن نے ہاشام دیو کا مقابلہ کیا تو ٹارزن کو ن
ہو سکتا ہے اس لئے ٹارزن کو بتایا جاتا ہے کہ جی
ٹارزن چھٹا طلسم ختم کر کے کوہ آتش سے شہزادی
بکاؤلی کو لے کر باہر آئے تو وہ فوراً سنہری
والے خنجر سے زمین پر دائرہ بنا کر جنگل سے
دوست بندر کو بلا لے۔ بھورے بالوں والا بن
طرح سے چھپ کر اگر ہاشام دیو کے جسم کے کس
حصے پر اپنے ناخن مار کر اسے زخمی کر دے گا ا
سے ہاشام دیو کی وہ ساری طاقتیں زائل ہو جائ
جو وہ کالے چمگادڑوں کا خون پی کر حاصل کر
ہاشام دیو کے جسم سے جیسے ہی کالے چمگادڑوں
خون کی طاقت ختم ہو گی اس کا اور ٹارزن کا جو
کا ہو جائے گا اور پھر ٹارزن آسانی سے ہاشام

مقابلہ کر سکتا ہے"۔ زانگو بابا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے زانگو بابا۔ میں کوہ آتش سے شہزادی گل بکاؤلی کو نکالتے ہی باہر آ کر سنہری خنجر سے زمین پر دائرہ بنا لوں گا اور اس میں منکو کو بلا لوں گا"۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن کو ایک بات کا اور خیال رکھنا ہو گا"۔ زانگو بابا نے کہا۔

"حکم زانگو بابا۔ میں آپ کی ہر ہدایت پر عمل کروں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاشام دیو سے لڑتے وقت ٹارزن کو اس کے جسم سات زخم لگانے ہیں۔ جب تک ٹارزن ہاشام دیو کو سات زخم نہیں لگائے گا ہاشام دیو ہلاک نہیں ہو گا"۔ زانگو بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے زانگو بابا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اب جاؤ اور زانگو بابا کی ہر ہدایات پر عمل کرو"۔ زانگو بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دائرے سے زانگو بابا کا دھندلا سایہ غائب ہو گیا اور پھر دائرہ سکڑتا

ٹارزن نے کمان اپنے گلے میں ڈالا اور تیر ہا
میں لئے ایک بار پھر جلتی ہوئی پہاڑی کی طرف دیکھ
لگا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا
جیسے جیسے وہ پہاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا اسے شد
گرمی کا احساس ہونا شروع ہو گیا۔ پہاڑی سے نک
والی آگ میں بے پناہ تپش تھی جو دور سے ہی ٹارز
کو محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی۔ جب ٹارزن نے
محسوس کیا کہ وہ مزید آگے گیا تو اس کے جسم کی
کھال جلنا شروع ہو جائے گی تو وہ رک گیا اور غو
سے پہاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔ غور سے دیکھنے کے
باوجود اسے پہاڑی پر کوئی سیاہ موتی دکھائی نہیں دے
رہا تھا۔ ٹارزن اس وقت پہاڑی سے سو فٹ کے
فاصلے پر تھا اور اسے اپنا جسم جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا
اسی فاصلے سے اسے پہاڑی پر چاروں طرف موجود چا
سیاہ موتیوں کو تیر مارنے تھے۔ جو اسے کہیں دکھائی نہ
نہیں دے رہے تھے۔ ٹارزن پہاڑی کے ارد گرد چکر
لگاتا رہا لیکن اسے پہاڑی پر صرف آگ کی سرخی
دکھائی دے رہی تھی۔ پہاڑی کا کوئی حصہ ایسا نہیں

جو سیاہ ہو۔ ٹارزن چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سنہری عقاب کا روپ دھار لیا۔ سنہری عقاب کی نظریں بے حد تیز ہوتی ہیں اس لئے ٹارزن مٹر کے دانوں جیسے سیاہ موتیوں کو سنہری عقاب بن کر دیکھنا چاہتا تھا۔ سنہری عقاب بنتے ہی اسے پہاڑی کے چاروں طرف واقعی چھوٹے چھوٹے سیاہ موتی دکھائی دے گئے۔ یہ موتی پہاڑی کے چاروں طرف خاص طور پر پتھروں کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ ٹارزن نے پہلے ایک موتی کو نشانہ بنانے کا سوچا تو اس نے اس موتی کو اپنے ذہن میں رکھا کہ وہ پہاڑی کے کس حصے اور کس چٹان پر موجود ہے اور پھر اس نے دوبارہ ٹارزن کا روپ دھار لیا۔ ٹارزن بن کر اس نے ایک نظر پھر اس جگہ کی طرف دیکھا جہاں ایک چٹان پر سیاہ موتی پڑا ہوا تھا۔ انسانی روپ دھارنے کی وجہ سے ٹارزن کو وہ چٹان تو ضرور دکھائی دے رہی تھی لیکن فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سیاہ موتی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

سیاہ موتی ٹارزن کے ذہن کے پردے پر تھا۔ ٹارزن نے کاندھے سے کمان نکالی اور تین تیر اپنے

نیفے میں اڑس کر ایک تیر کمان پر چڑھا لیا۔ کمان تیر چڑھاتے ہی اس نے تیر کا رخ اس چٹان جانب کیا جس پر سیاہ موتی رکھا ہوا تھا۔

ٹارزن نے تصور میں نظر آنے والے سیاہ موتی نشانہ لیا اور آہستہ آہستہ کمان کا دھاگہ کھینچنا شروع دیا۔ جب ٹارزن کو یقین ہو گیا کہ اس کا نشانہ ہے تو اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر اللہ کا نام کر اس نے تیر چھوڑ دیا۔

کمان سے تیر نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے چ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے تیر کی نو ٹھیک چٹان پر رکھے ہوئے سیاہ موتی سے ٹکرائی۔ ج ہی تیر موتی کو لگا ایک زور دار دھماکا ہوا اور و سے سیاہ دھواں نکلتا دکھائی دیا۔

اپنا نشانہ کامیاب ہوتے دیکھ کر ٹارزن کے چہر پر سکون آ گیا۔ اس نے نیفے سے دوسرا تیر نکالا اُڑتا ہوا پہاڑی کے دوسری طرف آ گیا۔ اس طر بھی اسے سیاہ موتی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ٹارز چند لمحے سیاہ موتی دیکھنے کی کوشش کرتا رہا لیکن ج

اسے موتی دکھائی نہ دیا تو وہ ایک بار پھر سنہری عقاب بن گیا اور سنہری عقاب بنتے ہی اسے ایک چٹان پر رکھا ہوا سیاہ موتی نظر آ گیا۔ سیاہ موتی کو دیکھ کر ٹارزن نے پھر اپنا اصلی روپ بدلا اور سیاہ موتی کی پوزیشن ذہن میں رکھ کر اس طرف تیر چھوڑ دیا۔ اس بار بھی تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔ تیر کی باریک نوک ٹھیک سیاہ موتی سے ٹکرائی ایک اور دھماکا ہوا اور وہاں سے دھواں سا اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔

دو چھوٹے چھوٹے سیاہ موتیوں کو نشانہ بنا کر ٹارزن بے حد خوش تھا۔ وہ پہاڑی کی تیسری طرف آیا اس نے ایک بار پھر سنہری عقاب کا روپ بدلا اور سیاہ موتی دیکھ کر پھر سے اپنے اصلی روپ میں آ گیا۔ تیسرا تیر چھوڑا تو وہ بھی ٹھیک نشانے پر لگا۔

اب ٹارزن کی ہمت بڑھ گئی تھی۔ اس نے پہاڑی کی چوتھی سمت آ کر چوتھا سیاہ موتی دیکھا اور پھر اس نے کمان پر تیر چڑھا کر اس موتی کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیر چھوڑ دیا۔ اس بار تیر چھوڑتے ہوئے ٹارزن کا ہاتھ بہک گیا۔ ہاتھ بہکنے کی وجہ سے اس کا نشانہ

چوک گیا۔ دوسرے لمحے تیر پہاڑی کی طرف جا کر پا اور اسی تیزی سے ٹارزن کی جانب بڑھا جس تیز سے ٹارزن کی کمان سے نکل کر سیاہ موتی کی طرف گیا تھا۔ تیر کو واپس پلٹتے دیکھ کر ٹارزن بوکھلا گیا و سمجھ گیا کہ اس کا نشانہ چوک گیا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا تیر اس کے جسم میں آ کر پیوست ہ گیا۔ دوسرے لمحے ماحول ٹارزن کی تیز اور دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

ہاشام دیو اس وقت غیبی حالت میں میدان میں موجود تھا۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا اس پہاڑی کے نزدیک آ گیا تھا جس سے آگ اگل رہی تھی۔

پہاڑی کے پاس اسے ٹارزن دکھائی دے رہا تھا جو ہوا میں معلق تھا۔ ٹارزن کے پاس اب اسے سنہری دستے والے خنجر کے ساتھ ایک تیر کمان اور چار تیر دکھائی دے رہے تھے جو نجانے کہاں سے اس کے پاس آ گئے تھے۔ ہاشام دیو نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ ٹارزن نے پہاڑی پر موجود سیاہ موتی دیکھنے کے لئے سنہری عقاب کا روپ بدلا تھا اور اب وہ دوبارہ اپنے اصلی روپ میں آ کر کمان میں تیر چڑھا کر اس طرف

نشانہ باندھ رہا تھا جہاں سیاہ موتی رکھا ہوا تھا۔

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ٹارزن کو آخر میرے طلسمات کے خفیہ رازوں کے بارے میں کیسے پتہ چل رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایسی کون سی خفیہ طاقت ہے جو اسے میرے طلسمات کے رازوں سے آگاہ کر رہی ہے''۔ ہاشام دیو نے غصے سے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے ٹارزن کی کمان سے تیر نکلتے دیکھا۔

ٹارزن نے مخصوص فاصلے پر رہ کر ٹھیک اس جگہ تیر مارا تھا جہاں ایک چٹان پر ہاشام دیو نے مٹر کے برابر سیاہ موتی رکھا ہوا تھا۔

تیر بجلی کی سی تیزی سے چٹان کی طرف بڑھا اور پھر اچانک ایک زور دار دھماکا ہوا۔ دھماکا ہوتے ہی ہاشام دیو نے اس چٹان سے دھواں سا اٹھتے دیکھا۔ دھماکا ہونے اور دھواں اٹھنے کا مطلب صاف تھا کہ ٹارزن کا نشانہ بے داغ تھا۔ انتہائی فاصلے پر ہونے کے باوجود اس نے چٹان پر رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے موتی کو تیر سے نشانہ بنا لیا تھا۔

''ہونہہ۔ ہر طلسم میں اسے کامیابی ملی ہے۔ صرف کامیابی۔ اب اس نے ایک مٹر جتنے چھوٹے موتی کو بھی صرف ایک نظر دیکھ کر تیر سے نشانہ بنا لیا ہے''۔ ہاشام دیو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں ٹارزن ہوا میں اُڑتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ہاشام دیو نے بھی اُڑان بھری اور غیبی حالت میں اُڑتا ہوا ٹارزن کے پیچھے آ گیا۔ ٹارزن سنہری عقاب بن کر کوہِ آتش پر رکھے ہوئے سیاہ موتی کو دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ موتی کس چٹان پر اور کہاں موجود ہے تو اس نے ایک بار پھر اپنا اصلی روپ دھار لیا اور پھر اس نے تیر سے نشانہ لے کر دوسرا موتی بھی اُڑا دیا۔ دوسرے موتی کو اُڑانے کے بعد ٹارزن تیسری طرف گیا تو ہاشام دیو بدستور اس کے پیچھے تھا۔ جب ٹارزن نے تیسرے موتی کو بھی تیر سے تباہ کر دیا تو ہاشام دیو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب آخری موتی تھا جسے اُڑانے کے بعد ٹارزن اس غار تک پہنچ سکتا تھا جس میں داخل ہو کر وہ شہزادی گل بکاؤلی تک پہنچ سکتا تھا۔

ٹارزن نے سنہری عقاب بن کر چوتھے موتی کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنے اصلی روپ میں آ گیا۔ ہاشام دیو کو اب ٹارزن بے حد بااعتماد اور پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔

چوتھے موتی کا نشانہ لے کر اس نے تیر چھوڑا تو تیر پہلے تو سیدھا پہاڑی کی اس چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا جس پر سیاہ موتی رکھا ہوا تھا لیکن اس پہاڑی کے نزدیک جاتے ہی اچانک تیر پلٹا اور اسی تیزی سے واپس ٹارزن کی طرف آتا دکھائی دیا جس تیزی سے وہ پہاڑی کی طرف گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ ہاشام دیو کچھ سمجھتا تیر پلٹ کر اچانک ٹارزن کو آ لگا اور ٹارزن کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

تیر پلٹ کر ٹارزن کو لگتے اور اس کے منہ سے دردناک چیخ نکلتے دیکھ کر ہاشام دیو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر جیسے مسرت کی آبشار پھوٹ پڑی۔ تیر نشانے پر نہ لگنے کی وجہ سے واپس ٹارزن کو آ لگا تھا جو اگر اس کے دل، سینے یا پیٹ میں گھس گیا ہوتا تو اس کی ہلاکت یقینی تھی۔

تیر کھا کر ٹارزن ہوا میں الٹتا پلٹتا ہوا نیچے گرتا دکھائی دے رہا تھا۔ نیچے آگ تھی اور ہاشام دیو جانتا تھا کہ اگر ٹارزن آگ میں گر گیا تو اس کی ہلاکت طے ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی کہ ٹارزن نیچے جاتے جاتے سنبھل گیا تھا۔ وہ آگ سے کچھ اوپر ہی نیچے جاتے ہوئے رک گیا تھا۔ اور یہ دیکھ کر ہاشام دیو کا منہ اور زیادہ بگڑ گیا کہ تیر ٹارزن کے سینے یا پیٹ میں نہیں لگا تھا بلکہ اس کے بائیں کاندھے میں لگا تھا۔

ٹارزن کا بایاں کاندھا زخمی ہو گیا تھا اور اس کے کاندھے سے خون نکل رہا تھا۔ ٹارزن کے چہرے پر شدید اذیت کے تاثرات تھے لیکن اس کے باوجود وہ زخمی حالت میں دوبارہ اوپر آنا شروع ہو گیا تھا۔ زخمی ہونے کے باوجود اس کے ہاتھوں سے کمان نکل کر نہیں گری تھی اگر ٹارزن کے ہاتھوں سے کمان گر جاتی اور وہ جل جاتی تو ٹارزن اس طلسم میں ناکام ہو جاتا اور اس کی ہلاکت یقینی ہو جاتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

بلندی پر آ کر ٹارزن نے اپنے کاندھے میں گھ ہوا تیر کھینچ کر نکالا اور ایک بار پھر، پہاڑی کے اس حصے کی طرف آ گیا جہاں ابھی ایک سیاہ موتی موجو تھا۔ ٹارزن اس بار سنہری عقاب نہیں بنا تھا شاید اس کے ذہن میں ابھی تک یہ محفوظ تھا کہ سیاہ موتی کو سی چٹان پر اور کس جگہ موجود ہے۔ شاید ٹارزن نشانہ اسی وجہ سے چوک گیا تھا کہ وہ تین سیاہ موتیو کو نشانہ بنا کر بہت زیادہ بااعتماد ہو گیا تھا اور جوش میں آ گیا تھا۔ اب ٹارزن زخمی تھا اور وہ کمان پر تی چڑھا کر ایک بار پھر سیاہ موتی کا نشانہ باندھ رہا تھا۔

اس بار ٹارزن نہایت احتیاط سے کام لے رہا تھا شاید وہ جانتا تھا کہ اگر وہ دوسری بار بھی موتی کو نشا بنانے میں ناکام رہا تو اس بار اس کی موت یقینی ہ گی وہ کسی بھی صورت میں پلٹ کر آنے والے تی سے نہیں بچ سکے گا۔

ٹارزن نے جوش میں آ کر جس طرح ایک مو ضائع کیا تھا اس سے ہاشام دیو کو یقین ہو گیا تھا ک اب چونکہ ٹارزن زخمی ہے اس لئے وہ ٹھیک طور

یاہ موتی کا نشانہ نہیں لے سکے گا اور تیر پہلے کی رح پلٹ کر آئے گا اور ٹارزن ہلاک ہو جائے گا س لئے وہ ٹارزن کی جانب بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا ھا۔

ٹارزن کافی دیر تک اس چٹان کی طرف نشانہ باندھتا رہا جس پر چوتھا سیاہ موتی رکھا ہوا تھا پھر ہاشام دیو نے اسے آنکھیں بند کرتے دیکھا۔

"ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ جب تم کھلی آنکھوں سے سیاہ موتی کو نشانہ نہیں بنا سکے تو اب زخمی ہو کر بند آنکھوں سے سیاہ موتی کو کیا نشانہ بناؤ گے۔ تمہاری موت یقینی ہے ٹارزن۔ قطعی یقینی"۔ ہاشام دیو نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ غیبی حالت میں تھا اس لئے اس کے قہقہوں کی آواز ٹارزن نہیں سن سکتا تھا۔

ہاشام دیو ابھی دیکھ ہی رہا تھا اسی لمحے ٹارزن کی کمان سے تیر نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے اس چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا جس پر سیاہ موتی رکھا ہوا تھا۔

ٹارزن نے تکلیف میں ہونے کے باوجود ا
کاندھے میں گڑا ہوا تیر کھینچ کر نکال لیا۔ جیسے ہی ا
نے کاندھے سے تیر کھینچا اسے شدید درد کا احساس
لیکن اس نے دانتوں پر دانت جما کر تکلیف برداش
کی۔ کاندھے سے تیر نکلنے کی وجہ سے زخم سے خ
تیزی سے بہنا شروع ہو گیا تھا لیکن ٹارزن نے ا
کی کوئی پرواہ نہیں کی اس نے کمان پر خون آلود
چڑھایا اور پھر اس پہاڑی کی اس چٹان کی طر
دیکھنے لگا جس پر سیاہ موتی تھا۔ ٹارزن کے ذہن
ابھی تک نقش تھا کہ چٹان پر سیاہ موتی کہاں پڑا
ہے۔ اس نے کمان کھینچی اور پھر تیر کا رخ ایک
پھر چٹان کی طرف کر دیا۔ اس نے دل ہی دل

اللہ کو یاد کیا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے تیر چھوڑ دیا۔ کمان سے تیر نکل کر بجلی کی سی تیزی سے چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا پھر اچانک ایک زور دار دھماکا ہوا۔ چٹان سے دھواں اٹھا اور سیاہ موتی غائب ہو گیا۔ دھماکے کی آواز سن کر ٹارزن نے آنکھیں کھول دیں اور پھر چٹان سے دھواں اٹھتے دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اس بار اس کا نشانہ ٹھیک بیٹھا تھا۔ تیر سیاہ موتی کو ہی لگا تھا۔ ٹارزن نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر وہ پہاڑی کی جانب دیکھنے لگا۔

ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ اس نے پہاڑی بری طرح سے لرزتے ہوئے دیکھی جیسے زلزلہ آ رہا ہو۔ چند لمحے پہاڑی اسی طرح سے لرزتی رہی پھر اچانک ٹارزن نے پہاڑی کے اسی رخ پر ایک غار کا دہانہ نمودار ہوتے دیکھا جس طرف اس نے چوتھے سیاہ موتی کو نشانہ بنایا تھا۔

غار کافی کشادہ تھا۔ لیکن غار کے کناروں پر آگ

لگی ہوئی تھی اور آگ غار کے اندر تک جاتی ہو
دکھائی دے رہی تھی۔

ٹارزن چونکہ چاروں تیر چلا چکا تھا اس لئے اس
نے کمان کو پوری قوت سے سمندر کی طرف اچھال د
جو پہاڑی سے زیادہ دور نہیں تھا۔ کمان سمندر میں گر
اور ڈوب گئی۔ ٹارزن چند لمحے غور سے پہاڑی ک
طرف دیکھتا رہا۔ اب اسے نیچے جانا تھا اور آ کو با
کے ساتھ ساتھ زانگو بابا نے بھی ٹارزن کو بتایا تھا ک
اسے پیروں کے بل غار کی طرف نہیں جانا۔ اگر اس
نے پیر زمین پر رکھ دیئے تو زمین پر لگی ہوئی آگ
اسے فوراً جلا کر بھسم کر دے گی۔

ٹارزن کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس کے ہونٹوں پر بے
اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ چنانچہ وہ تیزی سے نیچے ک
طرف لپکا۔ زمین کی طرف آتے ہوئے وہ الٹا ہوا گ
تھا۔ اس کی ٹانگیں اوپر تھیں اور سر نیچے۔ ایسی حالت
میں جب اس نے زمین پر آنا شروع کیا تو حیرت
انگیز طور پر نیچے جلتی ہوئی آگ کی تپش کم ہونا شروع
ہو گئی۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آگ نام

ں نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے وہ
ئی بلندی پر ہونے کے باوجود شدید گرمی محسوس کر رہا
۔ نیچے آتے ہوئے اللہ کا نام لے کر وہ شعلوں
ں داخل ہو گیا۔ شعلوں میں چمک ضرور تھی لیکن وہ
کہ الٹی حالت میں نیچے آ رہا تھا اس لئے اب اس
شعلوں کا بھی کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔

زمین کے پاس پہنچ کر ٹارزن نے اپنے دونوں
ھ زمین پر رکھے اور الٹا کھڑا ہو گیا۔ اسے نہ تو
طے نقصان پہنچا رہے تھے اور نہ ہی اسے اب زمین
تی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ٹارزن چند لمحے اسی طرح ہاتھوں کے بل سرخ
مین پر کھڑا رہا پھر اس نے ہاتھوں کے بل چلنا
روع کر دیا اور وہ ہاتھوں کے بل چلتا ہوا غار کی
رف بڑھتا چلا گیا۔

ابھی وہ غار کے دہانے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ
چانک اس کے کاندھے کے زخم پر آگ لگ گئی۔
ارزن کو جلن کا احساس تو نہیں ہوا تھا لیکن جس بری
طرح سے اس کا زخم جل رہا تھا یہ دیکھ کر وہ پریشان

هو گیا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کی ساری پریشانی جا رہی کیونکہ جس طرح سے اچانک اس کے زخم میں آگ لگی تھی اسی طرح اچانک ہی بجھ گئی اور یہ دی کر ٹارزن حیران رہ گیا کہ آگ نے اسے نقصا پہنچانے کی بجائے اس کا زخم ٹھیک کر دیا تھا۔ اس صرف اس کا بازو نکلنے والے خون سے ضرور بھرا ہ تھا لیکن اس کا زخم جل کر ختم ہو گیا تھا اور ٹارزن کاندھا ایسا صاف ہو گیا جیسے کبھی وہاں کوئی زخم لگا ہ نہ ہو۔

''اس کا مطلب ہے کہ میں نے الٹا چلنے کا سو کر ٹھیک فیصلہ کیا تھا''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں کہا۔ اسے یاد تھا کہ آکو بابا اور زا بابا نے صرف پیروں پر نہ چلنے کا کہا تھا یہ نہیں کہا ت کہ وہ الٹا ہو کر ہاتھوں کے بل چل کر نیچے یا غا میں نہیں جا سکتا اور اس کا یہ خیال اس کے کام آ گی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہاتھوں کے بل چلنے میں اسے آگ کوئی نقصان نہیں پہنچا رہی تھی اور اس کا زخم بھی اس آگ میں ٹھیک ہو گیا تھا۔

ٹارزن ہاتھوں کے بل چلتا ہوا غار کے دہانے کے پاس آگیا اور پھر وہ بے خوف انداز میں غار میں داخل ہو گیا۔ غار میں بھی ہر طرف آگ ہی آگ تھی لیکن اب بھلا ٹارزن کو کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ یہ آگ سے تب ہی نقصان پہنچا سکتی تھی جب وہ پیروں کے ل چلتا ہوا غار میں جاتا۔

غار شیطان کی آنت کی طرح انتہائی لمبی تھی۔ رزن کو الٹا چلتے ہوئے پریشانی تو ہو رہی تھی اور اب نکہ وہ اپنی کوئی پراسرار طاقت استعمال نہیں کر رہا تھا ں لئے الٹا چلتے ہوئے وہ بری طرح سے تھک بھی یا تھا لیکن ٹارزن تھکنے کے باوجود آگے بڑھتا جا رہا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ گر گیا یا اس نے سیدھا نے کی کوشش کی تو پھر اس کی یہ کوشش اسے سیدھا ت کے منہ میں پہنچا دے گی۔

مسلسل اور کافی دیر آگے بڑھتے رہنے کے بعد زن جب غار کا ایک موڑ مڑا تو اچانک اس کے روں طرف لگی ہوئی آگ بجھتی چلی گئی۔ آگ بجھتے ہ کر ٹارزن وہیں رک گیا اور سر گھما گھما کر چاروں



طرف دیکھنے لگا لیکن وہاں آگ تو کیا ایک چنگاری تک موجود نہیں تھی اور ٹارزن کھلے میدان میں تھا ٹارزن نے سامنے دیکھا تو اسے سامنے پھر غار کا دہانہ دکھائی دیا جہاں زمین پر ایک نہایت خوبصورت پری بیٹھی حیرت سے اس انسان کی طرف دیکھ رہی تھی جو الٹا ہو کر ہاتھوں کے بل چلتا ہوا آ رہا تھا۔

پری نے سرخ رنگ کا انتہائی خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے پر باہر سے سنہری رنگ کے تھے اور اندر سبز رنگ کے۔ اس کے سر پر ایک سنہرا تاج بھی تھا جس پر ایک خوبصورت پھول بھی لگا ہوا تھا۔

آگ بجھتے دیکھ کر ٹارزن سمجھ گیا کہ اس نے آگ کا یہ طلسم بھی عبور کر لیا ہے۔ آکو بابا نے بھی اسے یہی بتایا تھا کہ جب وہ غار میں داخل ہو گا اور اچانک ہر طرف لگی ہوئی آگ بجھ جائے تو وہ سمجھ جائے کہ اس نے طلسم عبور کر لیا ہے۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے آسمانوں کے مالک کو یاد کرتے ہوئے اپنا جسم آگے کی طرف جھکایا اور پھر قلابازی کھانے والے انداز میں سیدھا ہو گیا۔ وہ

پیروں کے بل کھڑا ہو گیا تھا۔

اس بار پیروں کے بل کھڑا ہونے سے اسے کو
نقصان نہیں ہوا تھا نہ ہی وہاں آگ پیدا ہوئی تھی۔

''کون ہو تم''۔ سرخ لباس والی پری نے اس
جانب حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پہلے تم بتاؤ کیا تم شہزادی گل بکاؤلی ہو''۔ ٹارز
نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا ا
سے پوچھا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر پر
بری طرح سے چونک پڑی اور اچھل کر پتھر سے
آ گئی۔

''ہاں میں گل بکاؤلی ہوں۔ شہزادی گل بکاؤلی۔
تم کون ہو اور تم اس طرح الٹا چلتے ہوئے یہاں کی
آئے ہو اور وہ آگ۔ یہاں ابھی کچھ دیر پہلے
طرف آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ کیسے بجھ گئی
شہزادی گل بکاؤلی نے حیرت زدہ انداز میں ایک سا
کئی سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

''میرا نام ٹارزن ہے اور میں یہاں تمہاری
کرنے کے لئے آیا ہوں''۔ اس کے سوال سن

زن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری مدد کرنے کے لئے۔ کیا مطلب''۔ شہزادی
بکاؤلی نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے
ساری باتیں بتا دیں کہ اسے کس طرح سے پتہ
تھا ہاشام دیو نے اسے اپنے پاس قید کر رکھا ہے
وہ کن کن طلسمات کو عبور کر کے یہاں تک پہنچا
شہزادی گل بکاؤلی کو جب معلوم ہوا کہ ٹارزن
کی آزادی کے لئے اس قدر مصیبتوں سے نکل کر
ہے تو وہ ٹارزن کی بے حد ممنون ہوئی اور اس
ٹارزن کا شکریہ ادا کیا۔

''شکریہ بعد میں ادا کرنا ابھی سب سے بڑا کام
ہے۔ وہ پورا ہو جائے پھر میں تمہارا شکریہ بھی
کر لوں گا''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ اب کون سا کام باقی ہے''۔ شہزادی
بکاؤلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاشام دیو ابھی زندہ ہے۔ اس نے تمہیں اپنے
طلسم میں قید کر رکھا تھا۔ مجھے اب اس کے
یں اور آخری طلسم میں جانا ہے۔ وہاں میرا اور

ہاشام دیو کا مقابلہ ہو گا۔ میں اسے مقابلہ کرنے کے بعد ہی ہلاک کر سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ باہر جاتے ہی میری طاقتیں لوٹ آئیں گی۔ اگر ہاشام دیو نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں اس کا اس قدر بھیانک حشر کروں گی کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح بدروح بن کر بلبلاتی رہے گی''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کون سی بات''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے چونک کر کہا۔

''میں چونکہ ہاشام دیو کے طلسمات فتح کرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہوں اس لئے ہاشام دیو سے صرف میرا مقابلہ ہو گا۔ میں اسے ہلاک کروں گا تب ہی میں اس کا ساتواں طلسم فتح کر سکوں گا۔ پھر تمہیں بھی اس سے مکمل آزادی مل جائے گی اور میرا کام بھی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے تم میرے اور ہاشام دیو کے

درمیان میں آنے کی کوشش نہیں کرو گی۔ ہاشام دیو سے میں اکیلا لڑوں گا اور میں ہی اسے ہلاک کروں گا۔ البتہ تم جزیرے پر موجود ہاشام دیو کی دوسری شیطانی طاقتوں پر نظر رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ ہاشام دیو نے مجھے یا تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے جزیرے میں جادوئی طاقتیں چھپا رکھی ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''رکو۔ اب چونکہ میری طاقتیں واپس آ گئی ہیں اس لئے میں یہ معلوم کر سکتی ہوں کہ ہاشام دیو اس جزیرے پر اکیلا ہے یا پھر اس نے ہم دونوں کے لئے جزیرے پر موت کا کوئی اور جال بھی پھیلا رکھا ہے''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شہزادی گل بکاؤلی نے آنکھیں بند کیں اور خاموش ہو گئی۔ ٹارزن غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شہزادی گل بکاؤلی چند لمحے اسی طرح آنکھیں بند کئے کھڑی رہی پھر اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔

''کچھ پتہ چلا''۔ ٹارزن نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں۔ ہاشام دیو نے باہر دس جنوں اور دس دیوؤں کو تعینات کر رکھا ہے تاکہ تم جب ہاشام دیو کا مقابلہ کرو تو وہ جن اور دیو فوراً میرے پیچھے آئیں اور مجھے اچانک پکڑ لیں اور لے جا کر ہاشام دیو کے جادو محل میں قید کر دیں''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تم اب کیا کرو گی۔ کیا تم خود کو ان جنوں اور دیوؤں سے بچا سکتی ہو''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ تم بے فکر رہو۔ دس جن اور دس دیو تو کیا یہاں جنوں اور دیوؤں کی پوری فوج بھی ہوتی تو وہ میرے سامنے سر نہیں اٹھا سکتی تھی۔ میں ان جنوں اور دیوؤں کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گی''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا۔

''بہت خوب۔ تو پھر چلیں باہر''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں چلو''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو ٹارزن غار سے باہر جانے کے لئے مڑ گیا اور پھر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ شہزادی گل بکاؤلی بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنا شروع ہو گئی۔

ہ ہی دیر میں وہ دونوں غار کے دہانے کے نزدیک گئے۔

جیسے ہی وہ غار کے دہانے کے قریب پہنچے اچانک ں تیز اور انتہائی بھاری قدموں کی دھم دھم کی ازیں سنائی دیں۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو انہیں منے سے ایک انتہائی لحیم شحیم اور طاقتور دیو بھاگ کر ن طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

دیو کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈنڈا تھا جس کے سرے تیز اور چمکدار کلہاڑوں کے دو پھل لگے ہوئے تھے۔ یو کا سر گنجا تھا البتہ اس کے سر پر مڑے ہوئے دو ینگ دکھائی دے رہے تھے اس نے نیلے رنگ کا انگیہ پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھوں اور پیروں میں لکے نیلے رنگ کے کڑے بھی دکھائی دے رہے تھے۔ دیو بے حد غصے میں معلوم ہو رہا تھا۔ وہ نہایت تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا اس طرف آ رہا تھا جس کی وجہ سے اس کے پیر زمین پر پڑنے سے نہ صرف دھم دھم کی آواز سنائی دے رہی تھی بلکہ زمین بری طرح سے لرز بھی رہی تھی۔

"یہ ہاشام دیو ہے"۔ شہزادی گل بکاؤلی نے سامنے سے آتے ہوئے دیو کی جانب دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس سے پہلے کہ یہ غار کے نزدیک آ جائے مجھے غار سے باہر جا کر فوراً ایک کام کرنا ہے"۔ ٹارزن نے ہاشام دیو کو دیکھ کر کہا۔

"کون سا کام"۔ شہزادی گل بکاؤلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ چلو جلدی نکلو باہر"۔ ٹارزن نے کہا اور تیزی سے غار سے نکل کر باہر آ گیا۔ شہزادی گل بکاؤلی بھی فوراً غار سے باہر آ گئی۔ ٹارزن غار سے باہر آتے ہی فوراً زمین پر جھک گیا اور اس نے سنہری دستے والے خنجر سے زمین پر ایک دائرہ بنانا شروع کر دیا جو غار سے باہر آتے ہوئے اس نے نیفے سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو ٹارزن"۔ شہزادی گل بکاؤلی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ لیکن ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"منکو۔ جلدی آؤ۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے"۔ ٹارزن نے دائرے کی جانب دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اسی لمحے دائرہ چمکا اور اس سے اچانک منکو نکل کر باہر آ گیا۔ خود کو بدلی ہوئی جگہ پر دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ لیکن پھر جیسے ہی اس کی نظر ٹارزن پر پڑی وہ بے اختیار کھل اٹھا۔

شہزادی گل بکاؤلی حیرت سے اس دائرے اور دائرے سے نکلنے والے بندر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"سردار۔ تم یہاں ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے پہنچ گیا ہوں"۔ منکو نے تیزی سے ٹارزن کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔

"منکو یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا تمہارے پیچھے ایک دیو آ رہا ہے۔ تم فوراً اس چٹان کے پیچھے سے ہوتے ہوئے دیو کے پیچھے چلے جاؤ اور کسی بھی طرح اس کے جسم پر اپنے پنجوں سے خراش ڈال دو"۔ ٹارزن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو منکو نے بوکھلا کر پیچھے دیکھا تو اسے ایک لمبا تڑنگا دیو بھاگ کر اس طرف آتا دکھائی دیا۔ اس

بندر یحیم شحیم اور خوفناک دیو کو دیکھ کر منکو کا رنگ اُڑ گیا اور اس نے خوف سے تھرتھر کانپنا شروع کر دیا۔

''دد۔ دد۔ دیو۔ یہ دیو ہے''۔ منکو نے ہکلاتی ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ دیو ہے۔ جلدی کرو۔ اس چٹان کے پیچھے چلے جاؤ''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو بوکھلا کر مڑا اور پہاڑی کے پاس پڑی ہوئی ایک چٹان کی طرف دوڑ گیا جو شہزادی گل بکاؤلی کے عقب میں تھی۔ شہزادی گل بکاؤلی ٹارزن کے پاس کھڑی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹارزن سے اس دائرے اور بندر کے بارے میں کچھ پوچھتی ہاشام دیو بھاگتا ہوا ان کے نزدیک آ گیا۔

نزدیک آتے ہی وہ اچھلا اور دھم سے ٹارزن کے عین سامنے آ کر کھڑا ہوا گیا۔ اس کے اچھلنے اور زمین پر زور سے پیر رکھنے کی وجہ سے زمین بری طرح سے لرز اٹھی جس کی وجہ سے ٹارزن اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور وہ سنبھلتے سنبھلتے بھی پہلو کے بل زمین پر گر پڑا۔ لیکن اس نے فوراً اپنا گھٹنا اور بایاں ہاتھ



زمین پر رکھ لیا جس سے وہ گرنے سے بچ گیا تھا۔ ہاشام دیو کو نزدیک آتے دیکھ کر شہزادی گل بکاؤلی فوراً وہاں سے غائب ہو گئی۔ دوسری طرف منکو جو ایک چٹان کے پیچھے سے ٹارزن اور ہاشام دیو کو دیکھ رہا تھا فوراً چٹان کے عقب سے ہوتا ہوا عین ہاشام دیو پیچھے آ گیا۔

ٹارزن اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اور پیچھے ہٹ گیا تھا۔ ہاشام دیو انتہائی خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ اسے ٹارزن کی طرف متوجہ دیکھ کر منکو ڈرتے ڈرتے ہاشام دیو کے پیروں کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔

''تو تم آخر میرے سامنے آ ہی گئے ہو ٹارزن''۔ ہاشام دیو نے انتہائی گرجدار آواز میں کہا۔

''ہاں۔ میں اب تمہارے آخری طلسم میں ہوں ہاشام دیو۔ اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے مجھے تمہیں ہلاک کرنا ہو گا اس لئے مجھے یہاں آنا ہی تھا''۔ ٹارزن نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بے خوفی سے کہا۔

''تم اور مجھے ہلاک کرو گے۔ ہونہہ۔ تم ایک معمولی
زاد ہو ٹارزن۔ میرے وجود کے سامنے تم ایک
سے بونے ہو جسے میں اپنے پیروں تلے کچل سکتا
ں''۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا۔
''جب کسی شیطان کی موت آتی ہے تو وہ ایسے ہی
ے کرتا ہے''۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا وہ منکو کو
رہا تھا جو بڑے ڈرے ڈرے انداز میں ہاشام دیو
جانب بڑھ رہا تھا۔ جب تک منکو ہاشام دیو کے
سے خون نکال کر اس کی چمگادڑوں کے خون سے
ی ہوئی طاقتیں زائل نہ کر دیتا اس وقت تک
زن، ہاشام دیو کو الجھائے رکھنا چاہتا تھا۔
''میری نہیں تمہاری موت آئی ہے ٹارزن جو تم
ں منہ اٹھا کر چلے آئے ہو۔ میں تمہارے بارے
جانتا ہوں تم انتہائی طاقتور اور پراسرار قوتوں کے
ے ہو لیکن اس وقت تمہارے پاس کوئی ایسی طاقت
ں ہے جس سے تم میرا مقابلہ کر سکو۔ تمہیں سر کے
کوہِ آتش کے غار میں جاتے دیکھ کر میں چاہِ
ت میں چلا گیا تھا۔ چاہِ ہشت سے میں نے آٹھ

سیاہ چمگادڑوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پیا ہے جس سے میری طاقتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اب میرا جسم اس قدر سخت ہے کہ تم مجھ پر لاکھ حملے کرو تمہارے کسی حملے کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ نہ تم اس خنجر سے مجھے کوئی زخم لگا سکو گے اور نہ ہی کسی اور طریقے سے تم مجھے ہلاک کر سکو گے''۔ ہاشام دیو نے ٹارزن کی جانب حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جب تمہارے جسم سے سیاہ چمگادڑوں کا خون نکل جائے گا تب تم ایک عام دیو بن جاؤ گے ہاشام دیو۔ پھر میں تمہیں زخمی بھی کروں گا اور اپنے ہاتھوں سے تمہاری گردن بھی کاٹوں گا''۔ ٹارزن نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میرے جسم سے سیاہ چمگادڑوں کا خون نہیں نکل سکتا وہ میرے خون میں رچ بس گیا ہے۔ اب تم تیار ہو جاؤ۔ تم نے میرے چھ طلسمات ختم کئے ہیں جس کی وجہ سے میری طاقتوں میں بے حد کمی آ گئی ہے۔ اب یہ کمی تب ہی ختم ہو سکتی ہے جب میں

تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں اور تمہارا سارا خون پی جاؤں''۔ ہاشام دیو نے غصیلے لہجے میں کہا اور وہ دو پھلوں والا کلہاڑا زور زور سے لہرانے لگا۔

''جلدی کرو منکو۔ وقت ضائع مت کرو احمق''۔ ٹارزن نے ہاشام دیو کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر الٹے قدموں پیچھے ہٹتے ہوئے چیخ کر کہا تو منکو بری طرح سے چونک پڑا۔ پھر اچانک جیسے اس میں جوش بھر گیا۔ وہ تیزی سے ہاشام دیو کی ٹانگوں کی طرف لپکا۔ اس سے پہلے کہ ہاشام دیو کچھ سمجھتا منکو نے عین اس کی ٹانگوں کے پاس آ کر اس کی ایک پنڈلی پر اپنے تیز اور نوکیلے ناخن مار دیئے۔ ہاشام دیو کی پنڈلی پر اس کے ناخنوں کی لکیریں سی بنتی چلی گئیں اور ہاشام دیو کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ وہ تیزی سے پلٹا لیکن منکو اسے ناخن مار کر تیزی سے مڑ کر واپس اس چٹان کی جانب بھاگ گیا تھا جہاں سے وہ چھپتا ہوا ہاشام دیو کے پیچھے آیا تھا۔

ہاشام دیو منکو کو پکڑنے کے لئے اس چٹان کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک ٹارزن نے ایک لمبی

چھلانگ لگائی اور وہ ہاشام دیو سے ٹکراتا ہوا نیچے گر گیا اور پھر تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔

ہاشام دیو کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی تھی۔ ٹارزن نے اس کی کمر پر چھلانگ لگاتے ہوئے اس کی کمر پر سنہری خنجر مار دیا تھا۔ ہاشام دیو نے پلٹ کر ٹارزن کی طرف دیکھا اور پھر وہ منکو کو بھول کر دھم دھم زمین پر پاؤں مارتا ہوا ٹارزن کی طرف بڑھا۔ ٹارزن اس سے کافی پیچھے ہٹ کر ابھی اٹھا ہی تھا کہ ہاشام دیو اس کے سر پر پہنچ گیا۔ ہاشام دیو نے ایک زور دار اور انتہائی بھیانک چیخ ماری۔ چیخ مارتے ہی اس نے کلہاڑے والا ہاتھ اٹھایا اور پھر اس کا کلہاڑا بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن کی جانب لپکا۔

شہزادی گل بکاؤلی، ہاشام دیو کی جانب انتہائی غصیلی نظروں سے دیکھ رہی تھی جو بھاگتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی ہاشام دیو نزدیک آیا اس نے اچانک ٹارزن کی طرف چھلانگ لگا دی اور اس کے چھلانگ لگانے کی وجہ سے زمین بری طرح سے لرز اٹھی جس کی وجہ سے ٹارزن لڑکھڑا کر نیچے گر گیا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن اٹھتا شہزادی گل پری کو اپنے ارد گرد غیبی جنوں اور دیوؤں کی موجودگی کا احساس ہوا جو غیبی حالت میں اسے چاروں طرف سے گھیر کر آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

شہزادی گل بکاؤلی کو جب محسوس ہوا کہ جن اور دیو غیبی حالت میں اور خاموشی سے اس کی طرف بڑھ

رہے ہیں تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ اس سے پہلے کہ جن اور دیو اس پر جھپٹتے شہزادی گل بکاؤلی اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ جیسے ہی شہزادی گل بکاؤلی غائب ہوئی اسے اپنے گرد دس جن اور دس دیو دکھائی دینا شروع ہو گئے جو ایک بڑا جال لئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ شہزادی گل بکاؤلی کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر جن اور دیو وہیں ٹھٹھک گئے۔

''ارے۔ یہ شہزادی گل بکاؤلی کہاں غائب ہو گئی''۔ ایک جن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ گل بکاؤلی چونکہ شہزادی تھی اس لئے اس کی طاقتیں ان جنوں اور دیوؤں سے کہیں زیادہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ غائب ہو کر وہ غیبی جنوں اور دیوؤں کو دیکھ سکتی تھی لیکن قریب ہونے کے باوجود جن اور دیو اسے غیبی حالت میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔

''معلوم نہیں۔ ابھی تو وہ یہیں تھی''۔ ایک دیو نے کہا اس کے لہجے سے بھی پریشانی ٹپک رہی تھی۔

''ڈھونڈو۔ جلدی ڈھونڈو اسے۔ اگر وہ یہاں سے

نکل گئی تو آقا ہم میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا''۔ ایک اور جن نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ سب چونکہ غیبی حالت میں تھے اس لئے ان کی آوازیں ٹارزن اور ہاشام دیو نہیں سن سکتے تھے۔

''وہ اڑ کر کہیں نہیں گئی ہے۔ وہ اچانک غائب ہوئی ہے اور غائب ہو کر کہاں گئی ہے یہ ہم کیسے معلوم کر سکتے ہیں''۔ ایک دیو نے کہا۔

''وہ یہیں کہیں موجود ہے۔ مجھے اس کی بو محسوس ہو رہی ہے''۔ ایک اور جن نے کہا۔

''بو تو ہمیں بھی محسوس ہو رہی ہے لیکن وہ ہے کہاں اور وہ ہمیں دکھائی کیوں نہیں دے رہی ہے''۔ پہلے جن نے کہا۔

''اس کی طاقتیں ہم سے کہیں زیادہ ہے۔ اسی لئے ہم اسے نہیں دیکھ پا رہے ہیں''۔ ایک دیو نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر وہ غیبی حالت میں رہی تو کیا ہم اسے نہیں دیکھ سکیں گے''۔ ایک جن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم اسے نہیں دیکھ سکتے لیکن''۔ اس دیو نے

اسی انداز میں کہا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''۔ دیو نے چونک کر پوچھا۔

''شہزادی گل بکاؤلی ہمیں نہ صرف دیکھ سکتی ہے بلکہ وہ ہماری باتیں بھی سن سکتی ہے اور مجھے اس کی تیز بو محسوس ہو رہی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے آس پاس ہی ہے''۔ اس جن نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے''۔ دیو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جلدی کرو۔ تم سب پھیل جاؤ اور میں یہاں ناگارشا کا جادو پھیلا دیتا ہوں۔ شہزادی گل بکاؤلی اگر واقعی ہمارے ارد گرد ہے تو وہ ناگارشا جادو کی وجہ سے ہمیں دکھائی دے جائے گی جلدی کرو سب دور دور چلے جاؤ''۔ اس جن نے چیختے ہوئے کہا تو سب جن اور دیو بوکھلا کر تیزی سے دائیں بائیں بھاگتے چلے گئے۔

ان جنوں اور دیوؤں کو بھاگتے دیکھ کر اس جن نے چاروں طرف دیکھا اور پھر اس نے فوراً آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع ہو گیا یہ

دیکھ کر شہزادی گل بکاؤلی تیزی سے اس کی طرف لپکی۔ جن کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک تلوار آ گئی۔ اس سے پہلے کہ جن اپنا منتر پورا کر کے وہاں ناگارشا کا جادو پھیلاتا، شہزادی گل بکاؤلی اس کے سر پر پہنچ گئی۔

''میں یہاں ہوں شامو جن''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے اس جن کا نام لیتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر جن بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''کک۔ کک۔ کون۔ کون ہے یہاں''۔ جن نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جسے شہزادی گل بکاؤلی نے شامو جن کے نام سے پکارا تھا۔

''میں ہوں شہزادی گل بکاؤلی''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے اسی انداز میں کہا اور شہزادی گل بکاؤلی کا نام سن کر شامو جن اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا اور خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''تت۔ تت۔ تم کہاں ہو۔ تم مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہی ہو''۔ شامو جن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں موت بن کر تمہارے سامنے کھڑی ہوں شامو جن۔ تم یہاں مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پکڑنے کے لئے آئے ہو نا''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں۔ میں میں''۔ شامو جن نے اسی انداز میں کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے شہزادی گل بکاؤلی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ شہزادی گل بکاؤلی مزید اس کے قریب گئی اور پھر اس نے تلوار شامو جن کی عین گردن پر مار دی۔ کھچ کی تیز آواز کے ساتھ شامو جن کی گردن اس کے دھڑ سے الگ ہو کر دور جا گری۔ شامو جن کا بے سر کا دھڑ الٹ کر گرا اور خون کے فوارے اُڑاتا ہوا تڑپنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ساکت ہو گیا۔

''ہونہہ۔ مجھے پکڑنے چلا تھا۔ شہزادی گل بکاؤلی کو''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے غراتے ہوئے کہا۔ پھر اس

وہاں موجود ایک اور جن کی طرف دیکھا اور تلوار اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس سے پہلے کہ شہزادی گل بکاؤلی کی اپنے قریب بو محسوس کرتا ادی گل بکاؤلی عین اس کے سر پر پہنچ گئی اور پھر نے تلوار مار کر اس جن کی بھی گردن اُڑا دی۔

دوسرا جن ہلاک کرتے ہی شہزادی آگے بڑھی اور نے وہاں موجود ایک دیو کو ہلاک کر دیا۔ اسی رح وہ آگے بڑھتی رہی اور اس نے ایک ایک کر ے وہاں موجود دس کے دس جنوں اور دس کے دس یوؤں کو ہلاک کر دیا۔

اب میدان میں ٹارزن اور ہاشام دیو ہی دکھائی ے رہے تھے جن میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ شہزادی گل بکاؤلی نے خون آلود تلوار ہوا میں اچھالی تو اچانک ایک جھماکا ہوا اور تلوار غائب ہو گئی اور شہزادی گل بکاؤلی بڑے اطمینان بھرے انداز میں ٹارزن اور ہاشام دیو کی لڑائی دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

جیسے ہی ہاشام دیو نے ٹارزن کو کلہاڑا مارا ٹارزن فوراً نیچے جھک گیا۔ ہاشام دیو کا دو پھلوں والا کلہاڑا عین ٹارزن کے سر کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔

اپنا وار خالی جاتے دیکھ کر ہاشام دیو کا چہرہ غصے سے اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔ اس نے طیش میں آ کر ٹارزن پر مسلسل کلہاڑے برسانے شروع کر دیئے۔ ٹارزن اس کے حملوں سے بچنے کے لئے دائیں بائیں چھلانگیں لگانے لگا۔

ہاشام دیو نے ٹارزن کے مقابلے پر آنے سے پہلے چاہِ ہشت میں جا کر آٹھ سیاہ چمگادڑوں کا خون پیا تھا جس کی وجہ سے اس کی جسمانی طاقتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ منکو نے پنجے

ر اس کی ایک ٹانگ کو زخمی کر دیا تھا اس لئے اس جسم سے چمگادڑوں کے خون کی وجہ سے جو طاقتیں ہوئی تھیں وہ ختم ہو گئی تھیں۔ اب ہاشام دیو ایک دیو بن کر ٹارزن سے لڑ رہا تھا۔

عام دیو ہونے کے باوجود اس میں واقعی بے حد تی اور طاقت تھی وہ رکے بغیر ٹارزن پر تیز اور ئی جارحانہ انداز میں حملے کر رہا تھا۔ ٹارزن نے تک سنہری دستے والے خنجر سے اس کی کمر پر ایک زخم لگایا تھا۔ اسے ہاشام دیو کو ہلاک کرنے کے اس کے جسم پر ابھی مزید چھ اور زخم لگانے تھے۔ تک ہاشام دیو کو سات زخم نہ لگ جاتے اس ت تک ہاشام دیو ہلاک نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن ہاشام اب ٹارزن کو خود پر حملہ کرنے کا کوئی موقع نہیں ے رہا تھا۔

ٹارزن جس طرح اچھل اچھل کر خود کو ہاشام دیو حملوں سے بچا رہا تھا اس کی وجہ سے ہاشام دیو کا سہ بڑھتا جا رہا تھا وہ ہر ممکن طریقے سے ٹارزن کو ک کرنا چاہتا تھا لیکن ٹارزن کسی طرح سے اس کے

قابو ہی نہیں آ رہا تھا۔

ایک بار جو ہاشام دیو نے کلہاڑا گھماتے ہوئے ٹارزن کے پہلو پر وار کرنے کی کوشش کی جیسے وہ ٹارزن کے دو ٹکڑے کر دینا چاہتا ہو لیکن ٹارزن نے فوراً اونچی چھلانگ لگائی اور ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ ہاشام دیو کا کلہاڑا ٹارزن کی ٹانگوں کے نیچے سے نکلتا چلا گیا۔ ٹارزن نے ہوا میں قلابازی کھائی اور اس نے اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر ہاشام دیو کے پھیلے ہوئے سینے پر مار دیں۔ ہاشام دیو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ٹارزن نے ہاشام دیو کے سینے پر ٹانگیں مارتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور گھومتا ہوا پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ ہاشام دیو نے لڑکھڑاتے ہوئے خود کو سنبھالا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹارزن نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دیا۔ اس بار ٹارزن کا سر پوری قوت سے ہاشام دیو کے پیٹ سے ٹکرایا۔ ہاشام دیو کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور وہ دوہرا ہوتا چلا گیا۔ ٹارزن فوراً اچھلا اور اس کا گھٹنا ہاشام دیو کی عین تھوڑی پر پڑا۔ ہاشام دیو کے

سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ یکلخت اچھلا اور کھا کر پشت کے بل زمین پر گر گیا۔ اس کے سے کلہاڑا نکل کر دور جا گرا تھا۔

ہاشام دیو کو گرتے دیکھ کر ٹارزن خنجر لے کر اس کی ف جھپٹا۔ اس نے آگے بڑھ کر ہاشام دیو کے سینے پر سے وار کرنا چاہا لیکن اسی لمحے ہاشام دیو کا ایک گھوم کر ٹارزن کی ٹانگوں پر پڑا۔ ٹارزن الٹ کر ری طرف گر گیا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن اٹھتا ام دیو نے فوراً کروٹ بدلی اور ٹارزن کے قریب گیا۔ اس نے ٹارزن کی گردن پکڑنے کی کوشش کی ن ٹارزن چکنی مچھلی کی طرف پھسل کر اس سے پیچھے ٹ گیا اور پیچھے ہٹتے ہی وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ہاشام دیو کو بھی اٹھنے کا موقع مل گیا۔ وہ اٹھا اور ر اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ٹارزن پر چھلانگ لگا ی لیکن ٹارزن فوراً چھلانگ لگا کر دائیں طرف چلا گیا۔ چھلانگ لگانے کی وجہ سے ہاشام دیو منہ کے بل مین پر گرا۔ زمین پر گرتے ہوئے اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے ورنہ اس کے چہرے کا

بھرتہ بن جاتا۔

اس سے پہلے کہ ہاشام دیو سیدھا ہوتا ٹارزن چھلانگ لگا کر اس کی کمر پر آ گیا۔ دوسرے لمحے ٹارزن کا خنجر چلا اور ہاشام دیو کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ اس بار ٹارزن نے ہاشام دیو کی گردن کے پچھلے حصے پر وار کیا تھا جس سے ہاشام دیو کی گردن کے پچھلے حصے پر ایک بڑا زخم بن گیا تھا۔ ہاشام دیو تڑپ کر سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ مار کر ٹارزن کو پکڑنا چاہا لیکن ٹارزن فوراً اس سے دور ہٹ گیا لیکن اسی لمحے ہاشام دیو نے زمین پر لیٹے لیٹے اپنا جسم گھمایا اور ٹارزن کو ٹانگ مار دی۔ ٹارزن اچھل کر دور زمین پر جا گرا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر دور جا گرا۔ ٹارزن اٹھ کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے ہاشام دیو کی ٹانگ ایک بار پھر حرکت میں آئی اور ٹارزن بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔

اس بار ہاشام دیو کی ٹانگ ٹارزن کے سینے پر پڑی تھی جس کی وجہ سے ٹارزن کو اپنے سینے کی کئی

یاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اور پھر وہ اچھل کر ں بری طرح سے زمین پر گرا تھا اس سے نہ صرف ں کی ہڈیاں کڑکڑا کر رہ گئی تھیں بلکہ اس کا سر بھی وس زمین سے ٹکرا گیا تھا جس کی وجہ سے ٹارزن کی نکھوں کے سامنے سورج سا روشن ہو گیا تھا۔ ٹارزن ور زور سے سر جھٹک رہا تھا لیکن اسے کچھ دکھائی یں دے رہا تھا۔ ٹارزن کو اس طرح سر جھٹکتے دیکھ لر ہاشام دیو کے ہونٹوں پر انتہائی سفاکانہ مسکراہٹ آ ئی وہ مست ہاتھی کی طرح جھومتا ہوا ٹارزن کی طرف ڑھا اور پھر اس نے جھک کر ٹارزن کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔ خود کو ہاشام دیو کے ہاتھوں بں محسوس کر کے ٹارزن نے تڑپ کر اس کے ہاتھوں سے نکلنا چاہا لیکن اسی لمحے ہاشام دیو نے ہاتھ گھما کر ٹارزن کو پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔ ٹھوس زمین ر گرتے ہی ٹارزن کے حلق سے دلدوز چیخ نکلی اور وہ ری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔

''ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ بڑا آیا تھا سورما۔ ہاشام دیو سے مقابلہ کرنے چلا تھا۔ اب دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا

ول ٹارزن"۔ ہاشام دیو نے قہقہہ لگا کر انتہائی
ارت بھرے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ٹارزن
ے سر پر زور دار لات مار دی۔ ٹارزن کے منہ سے
ب اور چیخ نکلی اور اس کے دماغ میں اندھیرا سا بھر
یا۔ ٹارزن نے سر جھٹک کر دماغ میں بھرنے والا
رھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ اس نے
نحت اپنے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے اور بے ہوش
گیا۔

ٹارزن کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر ہاشام دیو فلک
گاف قہقہے لگانا شروع ہو گیا۔ ٹارزن کو اس طرح
شام دیو کے ہاتھوں زخمی اور بے ہوش ہوتے دیکھ کر
ہاں موجود منکو اور شہزادی گل بکاؤلی بے چین ہو کر رہ
ئے تھے۔ لیکن وہ دونوں اس وقت تک کچھ نہیں کر
کتے تھے جب تک کہ ہاشام دیو، ٹارزن کو ہلاک نہ کر
یتا۔اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے ٹارزن کو ہی ہاشام
یو کو ہلاک کرنا تھا لیکن اب ٹارزن، ہاشام دیو سے
ر کھا گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔
ہاشام دیو ٹارزن کو بے ہوش دیکھ کر چند لمحے زور



زور سے قہقہے لگاتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے آگے بڑھ کر اپنا دو پھلوں والا کلہاڑا اٹھا لیا۔

کلہاڑا لے کر وہ مڑا اور ٹارزن کے قریب آ گیا۔ ٹارزن کے سر کے قریب آ کر وہ کھڑا ہو گیا۔

’’شہزادی گل بکاؤلی۔ کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آؤ۔ دیکھو میں تمہارے اس ہمدرد کا اب کیا حشر کرنے والا ہوں۔ یہ یہاں تمہیں مجھ سے بچانے کے لئے آیا تھا۔ آؤ۔ میرے سامنے آؤ اور دیکھو اب میں تمہارے اس ہمدرد کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں‘‘۔ ہاشام دیو نے کہا۔ اس کی بات سن کر شہزادی گل بکاؤلی چند لمحے تک غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ہاشام دیو کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی لیکن وہ ہاشام دیو کے سامنے نمودار نہیں ہوئی تھی۔

’’ٹھیک ہے۔ تمہیں سامنے نہیں آنا تو نہ آؤ۔ میں جانتا ہوں تم میرے آس پاس ہی کہیں موجود ہو اور تم یہ سب دیکھ رہی ہو۔ اب میں تمہارے سامنے ٹارزن کی گردن اُڑاؤں گا اور پھر میں اس کی لاش کے

ٹکڑے کر دوں گا‘‘۔ ہاشام دیو نے کہا۔ اس کی بات سن کر شہزادی گل بکاؤلی گھبرا گئی۔

شہزادی گل بکاؤلی ابھی ہاشام دیو کے طلسمات سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہوئی تھی۔ جب تک ٹارزن ہاشام دیو کو ہلاک کر کے اس کا ساتواں طلسم نہ ختم کر دیتا شہزادی گل بکاؤلی وہاں سے بھاگ نہیں سکتی تھی۔ شہزادی گل بکاؤلی جانتی تھی کہ اگر ہاشام دیو نے ٹارزن کو ہلاک کر دیا تو پھر ہاشام دیو اسے پھر سے اپنے قبضے میں کر سکتا ہے۔ اس بار اگر ہاشام دیو نے اسے پکڑ لیا تو پھر اس کا آزاد ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ ٹارزن کو بے ہوشی کی حالت میں ہاشام دیو کے قدموں میں پڑا دیکھ کر شہزادی گل بکاؤلی کا چہرہ خوف اور پریشانی سے زرد ہو گیا تھا۔ وہ اس طلسم میں ٹارزن کی کوئی مدد بھی نہیں کر سکتی تھی۔

ہاشام دیو نے کلہاڑا دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اٹھایا اور سر سے بلند کر لیا۔

’’رکو ہاشام دیو۔ رک جاؤ‘‘۔ اسے کلہاڑا سر سے بلند کرتے دیکھ کر شہزادی گل بکاؤلی نے حلق کے بل

چیختے ہوئے کہا تو ہاشام دیو کے ہاتھ وہیں رک گئے اور وہ چونک کر سامنے دیکھنے لگا جہاں سے اسے شہزادی گل بکاؤلی کی آواز سنائی دی تھی۔ اسی لمحے شہزادی گل بکاؤلی، ہاشام دیو کے سامنے ظاہر ہوگئی۔

شہزادی گل بکاؤلی کو اپنے سامنے ظاہر ہوتے دیکھ کر ہاشام دیو کے ہونٹوں پر انتہائی حقارت آمیز مسکراہٹ گئی۔

''تو تم یہاں ہو''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہارے سامنے ہوں ہاشام دیو۔ میں تم سے ایک سودا کرنے کے لئے آئی ہوں''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا۔

''کیسا سودا''۔ ہاشام دیو نے چونک کر پوچھا۔

''تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو نا''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں''۔ ہاشام دیو نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں تم سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں میری ایک شرط مانی



ہو گی''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا۔

''کیسی شرط''۔ ہاشام دیو نے پوچھا۔

''تم ٹارزن کو ہلاک نہیں کرو گے۔ اسے زندہ چھوڑ دو اور یہ جہاں سے آیا ہے اسے وہیں واپس پہنچا دو۔ میں نہیں چاہتی کہ ٹارزن میری وجہ سے ہلاک ہو۔ اس نے مجھ تک پہنچنے کے لئے بے حد پریشانیاں جھیلی ہیں''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے میرے طاقتور طلسم تباہ کئے ہیں۔ اب یہ میرے بنائے ہوئے آخری طلسم میں ہے۔ اسے چاہ کر بھی میں زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اس طلسم میں یا تو میری ہلاکت یقینی ہے یا پھر اس کی جو چھ طلسمات فتح کر کے یہاں پہنچ جاتا اور یہ کام ٹارزن کر چکا ہے۔ اس لئے میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''اگر تم نے ٹارزن کو زندہ نہ چھوڑا تو پھر میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گی چاہے تم مجھے شدید ترین اذیتیں ہی کیوں نہ دو یا جان سے ہی کیوں نہ مار دو''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ اب تم انکار کرو یا اقرار مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جادوئی اصولوں کے تحت مجھ پر لازم تھا کہ میں تم سے تب ہی شادی کر سکتا ہوں جب تم خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے راضی ہو جاؤ۔ اس کے لئے میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی تم سے زبردستی شادی کر سکتا تھا لیکن اگر کوئی تمہیں مجھ سے بچانے کے لئے آئے اور میرے ہاتھوں ہلاک ہو جائے تو مجھ پر لگی ہوئی پابندیاں ختم ہو جائیں گی اور میں تم سے زبردستی بھی شادی کر سکتا ہوں۔ اب چونکہ ٹارزن تمہیں مجھ سے بچانے کے لئے یہاں آیا ہے اور اس نے میرے چھ طلسمات بھی ختم کئے ہیں اس لئے میں اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر کے ہر پابندی سے آزاد ہو جاؤں گا۔ تم یہاں سے بھاگ نہیں سکو گی۔ میں ٹارزن کو ہلاک کرتے ہی تمہیں اپنے قابو میں کر لوں گا اور پھر تم سے شادی کر لوں گا چاہے تم مجھ سے شادی کرنے کی حامی بھرو یا نہ بھرو''۔ ہاشام دیو نے زور دار قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور شہزادی گل بکاؤلی

نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ جادو کے ان اصولوں کے بارے میں وہ بھی جانتی تھی کہ ہاشام دیو جو کہہ رہا ہے وہ غلط نہیں ہے۔

''میری بات مان جاؤ ہاشام دیو۔ میں کہہ رہی ہوں نا کہ میں تم سے اپنی مرضی اور خوشی سے شادی کروں گی۔ چھوڑ دو ٹارزن کو۔ جانے دو اسے''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے اس بار ہاشام دیو کی منت کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں شہزادی۔ اب یہ ممکن نہیں ہے۔ ٹارزن کو میں زندہ نہیں چھوڑ سکتا''۔ ہاشام دیو نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں دیکھتی ہوں تم کس طرح سے ٹارزن کو ہلاک کرتے ہو''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہاشام دیو کی طرف کر دیئے۔ اسی لمحے اس کے ہاتھوں سے بجلی کی لہریں سی نکل کر ہاشام دیو کی طرف بڑھیں اور ٹھیک ہاشام دیو کے سینے پر پڑیں۔ ہونا تو یہ چاہئے گا تھا کہ ہاشام دیو بجلی کی ان لہروں سے اچھل کر دور جا گرتا اور اس کا جسم جل کر راکھ بن جاتا لیکن بجلی کی

ن لہروں کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی جگہ ر اطمینان سے کھڑا تھا اور شہزادی گل بکاؤلی کی جانب تمسخرانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ شہزادی گل بکاؤلی نے نب دیکھا کہ بجلی کی لہروں کا ہاشام دیو پر کچھ اثر ہو رہا تو وہ زور زور سے ہاتھ جھٹکنے لگی۔ اس کے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی بجلی کی لہریں رنگ بدل بدل کر ہاشام دیو پر پڑتی رہیں لیکن ہاشام دیو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا تھا اور نہ ہی اس کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نمودار ہوا تھا جس سے پتہ چل سکے کہ اس پر ان بجلی کی لہروں کا کچھ اثر ہو رہا ہے۔

جب ہاشام دیو پر کسی رنگ کی بجلی کی لہر کا کوئی اثر نہ ہوا تو شہزادی گل بکاؤلی نے ہاتھ نیچے کر لئے۔

''تم اس وقت ٹارزن کی وجہ سے اس طلسم میں موجود ہو شہزادی گل بکاؤلی۔ تم مجھ پر جتنے چاہو وار کر لو۔ مجھے سوائے ٹارزن کے اور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ٹارزن اس حالت میں نہیں ہے کہ یہ میرا کوئی بال بھی بانکا کر سکے''۔ ہاشام دیو نے [illegible] انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم پر میرا کوئی جادو نہیں چل سکتا تو کوئی بات نہیں۔ میں اب تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا نیزہ آ گیا۔ جیسے ہی نیزہ اس کے ہاتھ میں نمودار ہوا اس نے نیزہ پوری قوت سے ہاشام دیو کی جانب کھینچ مارا۔

نیزہ اڑتا ہوا ہاشام دیو کی جانب بڑھا ہی تھا کہ اچانک ہاشام دیو کی آنکھوں سے نارنجی رنگ کی شعاعیں نکل کر اس نیزے سے ٹکرائیں اور نیزہ راستے میں ہی جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر شہزادی گل بکاؤلی نے ایک بار پھر ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک خنجر آ گیا اس نے خنجر نوک سے پکڑا اور پوری قوت سے ہاشام دیو کی طرف پھینک دیا۔ لیکن خنجر ابھی راستے میں ہی تھا کہ ہاشام دیو کی آنکھوں سے پھر نارنجی شعاعیں نکلیں اور جیسے ہی خنجر ان شعاعوں کی زد میں آیا جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔ اب تو شہزادی گل بکاؤلی کا چہرہ غصے سے پکے ہوئے

ر کی طرح سرخ ہو گیا۔ اس نے ہوا میں دایاں ھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک کمان آ گئی۔ پھر رادی گل بکاؤلی نے ہوا میں بایاں ہاتھ مارا تو نک اس کے ہاتھ میں ایک تیر آ گیا۔

شہزادی گل بکاؤلی نے تیر کمان پر چڑھایا لیکن اس ے پہلے کہ وہ تیر ہاشام دیو کو مارتی، ہاشام دیو نے ھ میں پکڑا ہوا کلہاڑا اٹھا کر شہزادی گل بکاؤلی کی نب کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کے کلہاڑے کے ے سے سرخ روشنی کی ایک لکیر سی نکل کر شہزادی ل بکاؤلی کی طرف بڑھی۔ شہزادی گل بکاؤلی نے رخ لکیر سے بچنے کی کوشش کی لیکن سرخ روشنی کی یر ٹھیک اس کے کاندھے سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ہزادی گل بکاؤلی کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس ے جسم سے جان نکل گئی ہو اور اس کا جسم پتھر کی رح سخت اور ٹھوس ہوتا جا رہا ہو۔ اور پھر واقعی ہزادی گل بکاؤلی جیسے پتھر کا بت بن کر وہاں ساکت د کر رہ گئی۔ اب شہزادی گل بکاؤلی دیکھ سکتی تھی۔ سن لتی تھی لیکن نہ وہ بول سکتی تھی اور نہ ہی وہ اپنی جگہ



سے حرکت کر سکتی تھی۔ وہ تیر چلانے والے انداز میں ہی پتھر کی مورتی بن گئی تھی۔

''بس شہزادی گل بکاؤلی اب تم یہ کھیل تماشے بند کرو اور دیکھو اب میں تمہارے سامنے پہلے ٹارزن کو ہلاک کروں گا پھر اس بندر کو بھی ہلاک کر دوں گا''۔ ہاشام دیو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس نے کلہاڑا ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سر سے بلند کر لیا۔ کلہاڑا سر سے بلند کرتے ہی اس کے ہاتھ تیزی سے نیچے آئے اور کلہاڑے کا ایک تیز دھار پھل ٹھیک ٹارزن کی گردن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آکو بابا اپنی جھونپڑی میں آنکھیں بند کئے عبادت میں مصروف تھے کہ اچانک انہیں ایک زور دار جھٹکا لگا جیسے کسی نے انہیں کاندھوں سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑ ہو۔ آکو بابا نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگے لیکن انہیں وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔

''کون ہے یہاں۔ کس نے میری عبادت میں مخل ہونے کی کوشش کی ہے''۔ آکو بابا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں ہوں زانگو بابا''۔ اچانک جھونپڑی میں ایک جلال بھری آواز سنائی دی اور آکو بابا بے اختیار اچھل پڑے ان کی آنکھوں میں انتہائی حیرت اور عقیدت

کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''زانگو بابا آپ۔ یہاں''۔ آکو بابا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ انہیں زانگو بابا کی آواز سنائی دی تھی لیکن وہ خود انہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

''ہاں۔ میں ہوں''۔ زانگو بابا کی آواز سنائی دی۔

''آپ یہاں زانگو بابا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ میری جھونپڑی میں تشریف لائے ہیں''۔ آکو بابا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ زانگو بابا ان کے استاد تھے اور وہ ان کی طویل عرصے کے بعد آواز سن رہے تھے۔

''میں تمہیں ٹارزن کے بارے میں بتانے کے لئے آیا ہوں''۔ زانگو بابا کی آواز سنائی دی اور ٹارزن کا سن کر آکو بابا بے اختیار اچھل پڑے۔

''ٹارزن۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ وہ خیریت سے تو ہے''۔ آکو بابا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''ابھی تک تو وہ خیریت سے ہے لیکن اگر تم وقت پر اس کی مدد کرنے کے لئے نہ گئے تو وہ ہاشام دیو کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا''۔ زانگو بابا کی آواز

سنائی دی اور آکو بابا کے چہرے پر تشویش کے گہرے سائے لہرانا شروع ہو گئے۔

''میں ٹارزن کی مدد کے لئے جاؤں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں زانگو بابا۔ میں بھلا ٹارزن کی مدد کے لئے کیسے جا سکتا ہوں۔ اس معاملے میں جب میری اپنے بڑے بھائی ہاکو بابا سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے مجھے اس معاملے سے دور رہنے کے لئے کہا تھا اور کہا تھا کہ میں ٹارزن کو ساری حقیقت بتا کر ہاشام دیو کو ہلاک کرنے کے لئے بھیج دوں۔ ہاکو بابا نے مجھے ایک سنہری دستے والا خنجر دیا تھا جس کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ خنجر اس مہم میں ٹارزن کے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''ہاکو بابا کو میں نے ہی اس کام پر مامور کیا تھا اور ہاکو بابا نے جو سنہری دستے والا خنجر تمہیں دیا تھا وہ بھی میں نے ہی ہاکو بابا کو دیا تھا تاکہ وہ تم تک پہنچا دے اور تمہارے ذریعے وہ خنجر ٹارزن تک پہنچ جائے''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''اوہ۔ تو اب آپ کیوں چاہتے ہیں کہ میں ٹارزن کی مدد کے لئے جاؤں''۔ آکو بابا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال تھا کہ ٹارزن جس طرح سے ہاشام دیو کے طلسمات فتح کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے وہ آسانی سے ہاشام دیو کا مقابلہ بھی کر لے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ ہاشام دیو انتہائی چالاک اور انتہائی طاقتور دیو ہے اس نے ٹارزن کو زیر کر لیا ہے اور اس نے ٹارزن کی غفلت کا فائدہ اٹھا کر اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب وہ بے ہوش ٹارزن کے سر پر کھڑا ہے اور وہ کسی بھی لمحے اپنے کلہاڑے سے ٹارزن کا سر کاٹ سکتا ہے۔ ٹارزن چونکہ بے ہوش ہے اس لئے وہ کچھ نہیں کر سکتا اس لئے ٹارزن کی مدد کے لئے تمہیں وہاں جانا ہو گا۔ جب تک ٹارزن ہوش میں نہیں آ جاتا تمہیں اسے ہاشام دیو سے دور رکھنا ہو گا''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن میں اس سے ٹارزن کو کیسے بچا سکتا ہوں''۔ آکو بابا نے کہا۔

''تم ہاشام دیو کو اس کے نزدیک نہ آنے دو۔ جب تک ہاشام دیو ٹارزن سے دور رہے گا وہ ٹارزن کو ہلاک نہیں کر سکے گا۔ ہاشام دیو کو ٹارزن سے کیسے دور کرنا ہے یہ تم بخوبی جانتے ہو''۔ زانگو بابا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ میں ابھی جاتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ٹارزن کے ہوش میں آنے تک میں اسے ہاشام دیو سے بچا سکوں''۔ آکو بابا نے کہا۔

''کوشش نہیں۔ تمہیں یہ کام ہر صورت میں کرنا ہے۔ ٹارزن، ہاشام دیو کو دو زخم لگا چکا ہے۔ اب ہاشام دیو کو مزید پانچ زخم لگنے باقی ہیں۔ مزید پانچ زخم لگتے ہی ہاشام دیو ہلاک ہو جائے گا اور اس جیسے شیطان کا وجود ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اس لئے تم فوراً جاؤ اور اسے ٹارزن سے دور ہٹا دو''۔ زانگو بابا نے سخت لہجے میں کہا۔

''جو حکم زانگو بابا۔ میں ابھی جاتا ہوں''۔ آکو بابا نے کہا تو زانگو بابا کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ آکو بابا چند لمحے سوچتے رہے پھر انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع ہو گئے۔

دوسرے لمحے ان کی آنکھوں کے سامنے اس جزیرے کا منظر ابھر آیا جہاں ہاشام دیو موجود تھا۔

ہاشام دیو کے ہاتھ میں دو پھلوں والا کلہاڑا تھا اور اس کے قدموں کے پاس ٹارزن پڑا ہوا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر شہزادی گل بکاؤلی بھی کھڑی تھی جس کے ہاتھ میں ایک تیر کمان تھا۔ کمان پر تیر چڑھا ہوا تھا اور شہزادی گل بکاؤلی کمان کا دھاگہ کھینچ رہی تھی لیکن وہ تیر نہیں چھوڑ رہی تھی کیونکہ وہ اسی حالت میں پتھر کی مورتی بنی ہوئی تھی۔

اسی لمحے آکو بابا نے ہاشام دیو کو کلہاڑا دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سر سے بلند کرتے دیکھا۔ کلہاڑا سر سے اوپر اٹھاتے ہی اس نے پوری قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کلہاڑا عین ٹارزن کی گردن پر مارا۔

ہاشام دیو کے ہاتھ تیزی سے نیچے آئے۔ اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ٹارزن کی عین گردن پر کلہاڑا مارنے کی کوشش کی تھی لیکن ابھی کلہاڑا ٹارزن کی گردن کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ہاشام دیو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ کلہاڑے سمیت اچھلا اور ہوا میں اُڑتا ہوا ٹارزن سے کئی فٹ دور جا گرا۔

ٹھوس زمین پر گرنے کی وجہ سے ہاشام دیو کی ہڈیاں کڑکڑا اٹھی تھیں۔ وہ گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس سے بھی بڑے اور طاقتور دیو نے اچانک اس کے سینے پر گرز مار دیا ہو جس سے وہ اچھل کر اس طرح پیچھے جا گرا

تھا۔ ہاشام دیو چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کون ہے۔ کون ہے یہاں۔ کس نے مجھ پر حملہ کرنے کی جرأت کی ہے"۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہاں۔ سامنے آؤ"۔ جواب نہ سن کر ہاشام دیو نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا لیکن اس بار بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔ ہاشام دیو چند لمحے چاروں طرف دیکھتا رہا پھر اس کی نظر پتھر کی مورتی بنی شہزادی گل بکاؤلی پر جم گئیں۔

"نہیں۔ شہزادی گل بکاؤلی کو میں نے پتھر کی مورتی بنا رکھا ہے۔ یہ مجھ پر ایسا حملہ نہیں کر سکتی ہے اور ٹارزن۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے اور اگر وہ ہوش میں بھی ہوتا تو وہ اتنی طاقت سے مجھے اس طرح نہیں اچھال سکتا تھا"۔ ہاشام دیو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر کھڑا چاروں طرف دیکھتا رہا لیکن جب اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا تو وہ سر جھٹک کر کلہاڑا لئے

ایک بار پھر ٹارزن کی جانب بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ ٹارزن کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک بار پھر اس کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی۔ اس بار اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے گردن سے پکڑ کر پوری قوت سے ہوا میں اچھال دیا ہو۔ وہ ہوا میں اچھل کر پہلے سے کئی گنا دور جا گرا۔

ٹھوس اور چٹیل زمین پر گر کر وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اسے اپنی ساری ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح سے پڑا رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا مگر وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی اور اسے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''شامو جن۔ ہاکل دیو کہاں ہو تم''۔ ہاشام دیو نے جزیرے کے محافظ دیوؤں اور جنوں میں سے ان کے سرداروں کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن نہ وہاں کوئی جن نمودار ہوا اور نہ دیو۔

''کہاں ہو تم سب۔ میرے سامنے آؤ''۔ ہاشام دیو نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس بار بھی اسے کوئی

جواب نہ ملا اور نہ ہی اس کے سامنے کوئی نمودار ہوا۔

''ہونہہ۔ کہاں مر گئے ہیں یہ سب کے سب''۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا اور آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بدستور تکلیف کے تاثرات تھے۔ گرنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے ایک بار پھر اس کا کلہاڑا نکل کر دور جا گرا تھا۔

''نیلے دیو میرے سامنے آؤ۔ جلدی''۔ ہاشام دیو نے زمین پر پاؤں مارتے ہوئے چیخ کر کہا تو اچانک جھماکا ہوا اور اس کے سامنے نیلا دیو نمودار ہو گیا جس کے کہنے پر ہاشام دیو نے جزیرے کے محافظ جنوں اور دیوؤں کو اپنا ہمشکل بنایا تھا۔

''حکم آقا''۔ نیلے دیو نے ہاشام دیو کے سامنے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دیکھو یہ شامو جن اور ہاکل دیو کہاں مر گئے ہیں۔ میں انہیں پکار رہا ہوں مگر وہ میرے سامنے ہی نہیں آ رہے ہیں''۔ ہاشام دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں آقا''۔ نیلے دیو نے کہا تو ہاشام دیو بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ہلاک ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیسے ہلاک ہوئے ہیں وہ اور کس نے ہلاک کیا ہے انہیں''۔ ہاشام دیو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''ان سب کو شہزادی گل بکاؤلی نے ہلاک کیا ہے آقا''۔ نیلے دیو نے کہا اور پھر وہ ہاشام دیو کو تفصیل بتانے لگا کہ کس طرح سے شہزادی گل بکاؤلی نے شامو جن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا۔

''ہونہہ۔ شہزادی گل بکاؤلی نے مجھ پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے میں نے اسے پتھر کی مورتی بنا دیا ہے۔ اب یہ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی''۔ ہاشام دیو نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ اب یہ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی ہے''۔ نیلے دیو نے ہاشام دیو کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

''میں نے ٹارزن کو مار مار کر بے ہوش کر دیا ہے نیلے دیو۔ اب میں اس کا سر کاٹنا چاہتا ہوں اور اس کی لاش کے ٹکڑے کرنا چاہتا ہوں لیکن میں جیسے ہی ٹارزن کو کلہاڑا مارنے کی کوشش کرتا ہوں اچانک مجھے

ی ٹارزن کے پاس سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ۔ معلوم کرو کہ ایسا کون کر رہا ہے۔ یہاں ایک رے بالوں والا بندر تو ضرور موجود ہے جس نے رزن کے کہنے پر مجھ پر حملہ کر کے میری ایک ٹانگ ی کی تھی۔ لیکن اب جس طرح مجھ پر حملے کئے گئے ں یہ کام اس بندر کا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال پھر بھی تم ں بندر کو ہلاک کر دو اور یہ معلوم کرو کہ یہاں ایسی کون سی طاقت موجود ہے جو مجھے ٹارزن سے دور پھینک رہی ہے''۔ ہاشام دیو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میں ابھی معلوم کرتا ہوں آقا''۔ نیلے دیو نے کہا اور وہ ایک طرف جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کے منہ سے تیز اور انتہائی دلخراش چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گر گیا اور یوں تڑپنا شروع ہو گیا جیسے اسے کسی کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ نیلے دیو کو اس طرح گرتے اور چیختے دیکھ کر ہاشام دیو بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نیلے دیو کو تڑپتا ہوا

دیکھ رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ اب نیلے دیو کو کیا ہو گیا ہے۔ نیلے دیو۔ نیلے دیو''۔ ہاشام دیو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے نیلا دیو ساکت ہو گیا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ دوسرے لمحے اس کا جسم دھویں میں تبدیل ہوا اور دھواں تیزی سے ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ نیلا دیو فنا ہو گیا ہے۔ کسی نے نیلے دیو کو فنا کر دیا ہے''۔ ہاشام دیو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس نے اچانک دور سے ٹارزن کو اٹھ کر بیٹھتے دیکھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اچانک ٹارزن کو ہوش آ گیا ہو۔ ہوش میں آتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''اوہ اوہ۔ ٹارزن کو بھی ہوش آ گیا ہے۔ اب میں کیا کروں''۔ ہاشام دیو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ چند لمحے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچتا رہا پھر وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے آگے جا کر اپنا کلہاڑا

اٹھایا اور پھر وہ کلہاڑا لئے تیزی سے ٹارزن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ جیسے وہ ٹارزن پر انتہائی کاری اور خوفناک حملے کر کے اسے ہر حال میں موت کے گھاٹ اتار دینا چاہتا ہو۔ اس بار اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئی تھی نہ ہی کسی نے اسے گردن سے پکڑ کر اچھالا تھا اور نہ ہی اس کے سینے پر کوئی گرز پڑا تھا۔ وہ چند ہی لمحوں میں ٹارزن کے سر پر پہنچ گیا۔

ٹارزن کو ہوش آیا تو وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ اس کے ذہن میں فوراً پچھلا منظر ابھر آیا تھا کہ وہ کس طرح سے ہاشام دیو کا مقابلہ کر رہا تھا اور کس طرح سے ہاشام دیو نے اسے ٹانگ مار کر اچھال پھینکا تھا۔ اچھل کر نیچے گرنے کی وجہ سے اس کا سر زمین سے ٹکرا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے سورج سا روشن ہو گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ دیکھ پاتا اچانک اسے اپنے سر پر قیامت سی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ شاید ہاشام دیو نے اس کے پاس آ کر اس کے سر پر لات ماری تھی۔ اس کے بعد ٹارزن کی آنکھوں کے سامنے روشن سورج غروب

ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا تھا۔

ہوش میں آنے کے بعد ٹارزن نے خود کو اسی جزیرے پر پایا۔ ہاشام دیو اس سے کافی دور موجود تھا البتہ اس کے کچھ فاصلے پر شہزادی گل بکاؤلی ضرور کھڑی تھی جو پتھر کی بنی ہوئی تھی اور وہ بھی اس حالت میں کہ اس کے ہاتھوں میں تیر کمان تھا۔ کمان پر تیر چڑھا ہوا تھا اور شہزادی گل بکاؤلی نے کمان کا دھاگہ کھینچ رکھا تھا جیسے وہ کسی پر تیر چلا رہی ہو اور وہیں پتھر کی مورتی بن گئی ہو۔

”یہ شہزادی گل بکاؤلی کو کیا ہوا۔ یہ پتھر کی مورتی کیسے بن گئی ہے“۔ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ سنہری دستے والا خنجر اس سے کچھ فاصلے پر پڑا ہوا تھا۔ ٹارزن اٹھا اور اس نے سب سے پہلے اپنا خنجر اٹھایا اور پھر وہ شہزادی گل بکاؤلی کی طرف بڑھنے لگا کہ وہ پتھر کی مورتی کیسے بن گئی تھی۔ ابھی ٹارزن شہزادی گل بکاؤلی کی طرف بڑھنا شروع ہوا ہی تھا کہ اس نے اپنے عقب میں دوڑتے قدموں کی تیز آواز

سنی۔ ٹارزن نے پلٹ کر دیکھا تو اسے ہاشام دیو کلہاڑا لئے تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

ہاشام دیو کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹارزن کے اعصاب تن گئے۔

''آؤ۔ ہاشام دیو۔ آؤ۔ تم نے مجھے بے ہوش ہونے کے باوجود زندہ چھوڑ کر جو حماقت کی ہے اس کی پاداش میں اب تمہیں میرے ہاتھوں بھیانک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا''۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ہاشام دیو کو آکو بابا نے اپنی روحانی طاقتوں سے کس طرح سے اس سے دور رکھنے کی کوشش کی تھی۔ اگر آکو بابا اس کی روحانی مدد نہ کرتے تو ہاشام دیو نہ صرف اس کی گردن کاٹ چکا ہوتا بلکہ وہ کلہاڑے سے اس کی لاش کے ٹکڑے بھی کر چکا ہوتا۔

ہاشام دیو بھاگتا ہوا ٹارزن کے نزدیک آ گیا اور نزدیک آتے ہی اس نے ٹارزن پر اچانک حملہ کر کے اسے ایک بار پھر کلہاڑا مارنے کی کوشش کی لیکن ٹارزن

ر تھا۔ ہاشام دیو نے فوراً چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا
بدھا ٹارزن کے اوپر آ گیا۔ ٹارزن اپنی جگہ سے نہیں
تھا جیسے ہی ہاشام دیو اس کے نزدیک آیا وہ پوری
ت سے اچھلا اور اس نے الٹی قلابازی کھاتے ہوئے
ں دونوں ٹانگیں جوڑ کر ہاشام دیو کی گردن پر مار
ں۔ جس طرح ٹارزن نے الٹی قلابازی کھائی تھی۔
ں کی ٹانگیں کھا کر ہاشام دیو نے بھی الٹی قلابازی
ھائی اور گھومتا ہوا ایک بار پھر نیچے جا گرا۔ نیچے
رتے ہی اس نے جھپٹ کر ٹارزن کی ٹانگیں پکڑیں
ر اسے پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ لیا۔ ٹارزن کو
اید ہاشام دیو سے اتنی پھرتی کی توقع نہیں تھی وہ
نگیں کھینچنے پر بری طرح سے لڑکھڑا گیا اس سے پہلے
ہ وہ خود کو سنبھالتا ہاشام دیو نے زور دار جھٹکا دیا تو
رزن الٹ کر گرتا چلا گیا۔

جیسے ہی ٹارزن نیچے گرا ہاشام دیو نے اس پر لیٹے
یٹے چھلانگ لگائی اور ٹارزن کے اوپر آ کر دونوں
نگیں پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کلہاڑا ایک طرف
ینکا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ ٹارزن کی گردن کی

طرف بڑھے جیسے وہ ٹارزن کو اب اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹارزن کی گردن پکڑتا ٹارزن نے ٹانگیں اٹھا کر پوری قوت سے اس کے پیٹ میں مار دیں۔ ٹارزن کی ٹانگیں کھا کر ہاشام دیو اچھل گیا۔ ہاشام دیو ہوا میں اچھلا ہی تھا کہ ٹارزن بجلی کی تیزی سے کروٹ بدل کر اس کے نیچے سے نکل گیا اور ہاشام دیو دھب سے نیچے آ گرا۔ کروٹ بدلتے ہی ٹارزن نے کمر کے بل اپنا جسم گھماتے ہوئے ہاشام دیو کی پسلیوں میں سنہری دستے والا خنجر مار دیا اور ماحول یکلخت ہاشام دیو کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔

ہاشام دیو کو خنجر مارتے ہی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا جبکہ ہاشام دیو پسلیوں پر ٹارزن کے خنجر کا زخم کھا کر بری طرح سے دوہرا ہوا جا رہا تھا۔

''اٹھو ہاشام دیو۔ تم تو خود کو بہت طاقتور سمجھتے ہو اٹھو اور میرا مقابلہ کرو''۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے اچھل کر ایک بار پھر خنجر لہرایا اور ہاشام

دیو کے دائیں کاندھے پر ایک اور زخم لگا کر اس کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ ہاشام دیو چوتھا زخم کھا کر بری طرح سے چیختا ہوا ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

منکو ایک چٹان کے پیچھے چھپا انتہائی حیرت بھری نظروں سے ٹارزن کو اس قدر قد آور اور خوفناک دیو سے لڑتا دیکھ رہا تھا۔ اس دیو کا منکو کے دل میں اس قدر خوف سمایا ہوا تھا کہ ٹارزن کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر اور ہاشام دیو کو اچھل اچھل کر ٹارزن سے دور گرتے دیکھ کر بھی اس میں ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ آگے جا کر ٹارزن کی مدد کر سکے۔

ہاشام دیو نے اٹھتے ہی ایک بار پھر ٹارزن کی طرف چھلانگ لگائی اور وہ ٹارزن سے بری طرح سے ٹکراتا ہوا اسے لئے ہوئے نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے اور انہوں نے ایک دوسرے پر زور دار حملے کرنے شروع کر دیئے۔ وہ دونوں زخمی شیروں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑ رہے تھے اور حلق کے بل غراتے ہوئے اس

طرح سے ایک دوسرے پر جھپٹ رہے تھے جیسے دونوں اس وقت تک چین نہیں لیں گے جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک ہلاک نہیں ہو جاتا۔ ٹارزن نے موقع دیکھ کر ہاشام دیو کو مزید دو زخم لگا دیئے تھے جس سے ہاشام دیو کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔ زخمی ہونے کے باوجود وہ ٹارزن کے مقابلے پر ڈٹا ہوا تھا۔

ہاشام دیو نہایت غضبناک انداز میں چیختا ہوا ٹارزن پر بار بار جھپٹ رہا تھا اور ٹارزن اچھل اچھل کر اس سے خود کو بچا رہا تھا۔ اس بار ٹارزن نے ہاشام دیو کو ایسا کوئی موقع نہیں دیا تھا کہ وہ اسے زخمی یا بے ہوش کر سکے۔ دونوں کی لڑائی میں شدت آ گئی تھی ۔ ہاشام دیو کا جسم خون سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کے باوجود وہ درندے کی طرح ٹارزن پر جھپٹ رہا تھا اور اس کے حلق سے خوفناک غراہٹیں نکل رہی تھیں۔ ہاشام دیو کی قوت مدافعت آہستہ آہستہ کم پڑتی جا رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اب اس میں مزید لڑنے کی سکت ہی نہ رہ گئی ہو۔ ہاشام دیو ٹارزن پر حملہ

کرتے ہوئے بری طرح سے لہرا رہا تھا جیسے اب گرا کہ تب گرا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرا آ رہا تھا اور وہ سر جھٹک جھٹک کر آنکھوں کے سامنے آنے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”کیا ہوا ہاشام دیو۔ ہمت ختم ہو گئی“۔ ٹارزن نے ہاشام دیو کو لڑکھڑاتے دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔ ہاشام دیو کے حلق سے ایک زور دار غراہٹ نکلی اور اس نے اچانک پوری قوت سے مکا ٹارزن کے سینے پر مار دیا۔ ٹارزن کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل زمین پر گرا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا اسی لمحے ہاشام دیو آگے بڑھا اور اس نے اچانک ٹارزن کے سینے پر اپنا ایک پاؤں رکھ دیا۔ ٹارزن نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا لیکن ہاشام دیو میں بے پناہ طاقت تھی اور ٹارزن اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود اس کا پیر اپنے سینے سے نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ ہاشام دیو، ٹارزن کے سینے پر مسلسل دباؤ ڈال رہا تھا جیسے وہ ٹارزن کے سینے کی ہڈیاں توڑنا چاہتا ہو۔ اس کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے ٹارزن کو واقعی اپنی ہڈیاں

ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑ گیا تھا۔

ہاشام دیو نے ہاتھ بڑھا کر قریب پڑا ہوا کلہاڑا اٹھایا اور پھر اس نے کلہاڑا پوری قوت سے اپنے پیر کے نیچے تڑپتے ہوئے ٹارزن کے سر پر مارا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کلہاڑا ٹارزن کے سر پر پڑتا اور اس کے سر کے دو ٹکڑے ہو جاتے اسی لمحے ٹارزن کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ ایک چمک سی لہرائی اور دوسرے لمحے ہاشام دیو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر ایک طرف گرا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔

ٹارزن آخری کوشش کے طور پر ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے اس پر کھینچ مارا تھا جو بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا ٹھیک ہاشام دیو کی گردن میں جا کر گڑ گیا تھا یہی وجہ تھی کہ ہاشام دیو کے منہ سے چیخ بھی نہیں نکلی تھی اور وہ اچھل کر زمین پر گر گیا تھا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کی گردن سے خون فوارے کی طرح اچھلنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ

چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

جیسے ہی ہاشام دیو ساکت ہوا اچانک اس کے جسم میں آگ لگ گئی اور اس کا جسم خشک لکڑی کی طرح جلنا شروع ہو گیا۔

''سردار۔ زندہ باد سردار زندہ باد''۔ ہاشام دیو کو ٹارزن کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر چٹان کے پیچھے چھپے ہوئے منکو نے زور دار نعرے لگاتے ہوئے کہا اور بھاگ کر ٹارزن کے پاس آ گیا۔ اسی لمحے شہزادی گل بکاؤلی جو پتھر کی مورتی بنی ہوئی تھی اس کا جسم بھی اصلی حالت میں آ گیا۔ شہزادی گل بکاؤلی نے ایک زور دار جھرجھری لی اور وہ تیر کمان وہیں پھینک کر بھاگتی ہوئی ٹارزن کے پاس آ گئی۔ وہ ہاشام دیو کی جلتی ہوئی لاش دیکھ کر بے حد خوش ہو رہی تھی۔

''تم کامیاب ہو گئے ٹارزن۔ تم کامیاب ہو گئے۔ تم نے اپنی ہمت اور بہادری سے اس قدر طاقتور اور خوفناک دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمہاری وجہ سے اب میں بھی آزاد ہو گئی ہوں''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا تو ٹارزن بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہارے ساتھ ساتھ میں بھی ان طلسمات کا شکار ہو رہا تھا شہزادی۔ اگر میں ہاشام دیو کو ہلاک نہ کرتا تو یہ مجھے ہلاک کر دیتا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تمہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس پر جادوئی وار کئے تھے اور اس سے کہا تھا کہ یہ تمہیں ہلاک نہ کرے مگر یہ میری کوئی بات ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے مجھ پر جادو کیا اور مجھے پتھر کی مورتی بنا دیا۔ پتھر کی مورتی بنا کر اس نے کلہاڑے سے تمہاری گردن پر وار کیا تھا لیکن یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی تھی کہ جیسے ہی کلہاڑا تمہاری گردن کے پاس آیا اچانک ہاشام دیو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور یہ کلہاڑے سمیت اُڑتا ہوا دور جا گرا تھا جیسے کسی ان دیکھی طاقت نے اسے اٹھا کر پیچھے کی طرف پھینک دیا ہو''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ خود ہی اچھل کر مجھ سے دور جا گرا تھا''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو اس بات پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا

کہ ہاشام دیو کا کلہاڑا تمہاری گردن پر کیوں نہیں پڑا تھا اور یہ خود بخود اچھل کر دور کیوں جا گرا تھا۔ اس نے اٹھ کر ایک بار پھر تمہاری طرف آنے کی کوشش کی تھی لیکن ایک بار پھر کسی اندیکھی طاقت نے اسے دور اچھال پھینکا تھا میں نے اس کی انتہائی دردناک چیخیں سنی تھیں''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا تو ایک لمحے کے لئے ٹارزن حیران رہ گیا کہ ہاشام دیو جب اس پر جان لیوا حملے کرتا تھا تو وہ خود بخود اچھل کر پیچھے کیوں جا گرتا تھا۔

''تمہیں حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے ٹارزن بیٹا۔ تمہاری زندگی خطرے میں تھی اس لئے مجبوراً مجھے خود تمہاری مدد کرنے کے لئے آنا پڑا تھا۔ اگر میں فوراً یہاں آ کر تمہاری مدد نہ کرتا تو ہاشام دیو تمہیں ہلاک کر دیتا''۔ اچانک ٹارزن کو اپنے کانوں میں آکو بابا کی آواز سنائی دی اور ٹارزن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے آکو بابا کہیں دکھائی نہیں دیئے۔ آکو بابا کی بات سن کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا تھا کہ آکو بابا مدد کے لئے اس کے

ساتھ ہی تھے اور جب انہوں نے دیکھا کہ ٹارزن کی زندگی خطرے میں ہے تو انہوں نے ہاشام دیو کو ٹارزن سے دور رکھنے کے لئے اسے بار بار اچھال کر دور پھینک دیا تھا۔

''اب تم یہاں مت رکو ٹارزن بیٹا۔ تمہارے پاس سنہری دستے والا خنجر ہے۔ اس خنجر سے دائرہ بناؤ اور منکو کے ساتھ اس دائرے میں آجاؤ اور آنکھیں بند کر کے کہو کہ تم واپس اپنے جنگل جانا چاہتے ہو تو تم اور منکو فوراً یہاں سے غائب ہو کر اپنے جنگلوں میں پہنچ جاؤ گے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اور شہزادی گل بکاؤلی۔ یہ کہاں جائے گی''۔ ٹارزن نے کہا تو شہزادی گل بکاؤلی چونک کر ٹارزن کی شکل دیکھنے لگی کہ وہ کس سے پوچھ رہا ہے۔

''وہ پری ہے۔ ہاشام دیو کی قید سے آزاد ہونے کے بعد اس کی ساری طاقتیں اسے واپس مل گئی ہے اب وہ اُڑ کر کہیں بھی جا سکتی ہے''۔ آکو بابا نے جواب دیا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم کس سے بات کر رہے ہو ٹارزن''۔ شہزادی

گل بکاؤلی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''کسی سے نہیں۔ اب تم فوراً یہاں سے نکل جاؤ شہزادی گل بکاؤلی۔ ہاشام دیو کا جسم جل کر راکھ ہونے والا ہے۔ جیسے ہی اس کا جسم راکھ ہو گا یہ جزیرہ فنا ہو جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے اور تم بھی اس جزیرے کی تباہی کی لپیٹ میں آ جاؤ اس لئے جلد سے جلد یہاں سے نکل جاؤ اور واپس اپنے ملک چلی جاؤ''۔ ٹارزن نے اسے ٹالتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر تم اور تمہارا یہ ساتھی بندر۔ تم دونوں یہاں سے کیسے جاؤ گے''۔ شہزادی گل بکاؤلی نے کہا۔

''تم ہماری فکر نہ کرو۔ تم جاؤ۔ ہم بھی جزیرہ تباہ ہونے سے پہلے یہاں سے واپس چلے جائیں گے''۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو شہزادی گل بکاؤلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شہزادی گل بکاؤلی نے ایک بار پھر ٹارزن کا شکریہ ادا کیا جس نے اپنی جان پر کھیل کر اور انتہائی دشوار گزار مرحلوں سے گزر کر اس کی جان بچائی تھی اور اسے ہاشام جیسے ظالم اور سفاک دیو کے چنگل سے



آزادی دلائی تھی۔ شہزادی گل بکاؤلی نے منکو کو پیار کیا اور پھر وہ پر مارتی ہوئی وہاں سے اُڑتی چلی گئی۔

ٹارزن اور منکو کافی دیر تک اسے اوپر جاتے دیکھتے رہے جب شہزادی گل بکاؤلی اُڑتی ہوئی آسمان کی جانب غائب ہو گئی تو ٹارزن نے جھک کر سنہری خنجر سے زمین پر ایک دائرہ بنایا اور اس میں آ کر کھڑا ہو گیا۔

''اس دائرے میں آ جاؤ منکو۔ جلدی''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو اثبات میں سر ہلا کر ٹارزن کے پاس آ گیا۔

''اپنی آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں بند کر لیں۔

''ہمیں واپس ہمارے جنگل میں پہنچا دیا جائے''۔ منکو کو آنکھیں بند کرتے دیکھ کر ٹارزن نے بھی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اسے اپنے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہوتی ہوئی محسوس

ہوئی۔ وہ لڑکھڑایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اس کے پیروں کے نیچے دوبارہ زمین آ گئی اور وہ سنبھل گیا جیسے ہی وہ سنبھلا اس نے آنکھیں کھول دیں اور یہ دیکھ کر اس کا چہرہ جگمگا اٹھا کہ وہ جزیرے کی بجائے اپنے جنگل میں تھا۔

''آنکھیں کھول دو منکو''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ بھی خود کو ٹارزن کے ساتھ جزیرے کی بجائے اپنے جنگل میں پا کر خوش ہو گیا۔

''اتنی جلدی ہم واپس کیسے آ گئے ہیں سردار''۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے یہ بتاؤ کہ موٹا بندر ٹھیک ہوا ہے یا نہیں''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی کہاں سردار۔ ابھی تو میں اس کے سر کی مالش کر رہا تھا کہ اچانک میں غائب ہوا اور تمہارے پاس اس ویران اور خوفناک جزیرے پر پہنچ گیا۔ میں نے تو شکر کیا تھا کہ میری موٹے بندر سے جان

چھوٹ گئی مگر وہاں خوفناک دیو کو دیکھ کر میری تو جان ہی نکل گئی تھی''۔ منکو نے کہا۔

''اب تمہاری جان واپس آ گئی ہے اب تم جاؤ اور جا کر موٹے بندر کی خدمت کرو۔ جب تک موٹا بندر ٹھیک نہیں ہو جاتا تم میرے پاس نہیں آؤ گے سمجھے تم''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔

''اب تو معاف کر دو سردار''۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

''معافی کا حق موٹے بندر اور چھیمو بندریا کے پاس ہے جاؤ اور مانگ لو ان سے معافی اگر وہ تمہیں آزاد کر دیں تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہوں گا''۔ ٹارزن نے کہا اور منکو برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔ ٹارزن کے کہنے پر وہ ایک بار پھر موٹے بندر کی خدمت کرنے کے لئے روانہ ہو گیا اور ٹارزن جو تھکا ہوا تھا اپنی جھونپڑی کی جانب بڑھ گیا۔

ختم شد

بچوں کے لئے ٹارزن کا ایک انوکھا اور پراسرار ایڈونچر

خاص نمبر

ٹارزن اور انوکھی وادی

—— مصنف ظہیر احمد ——

ٹارزن — جسے آ کو بابا نے کچھ بتائے بغیر ایک پراسرار اور انوکھی وادی میں بھیج دیا تھا۔ مگر کیوں ——؟

ٹارزن — جس سے ملنے کے لئے کوہ قاف سے سرخ شہزادی پری آئی تھی۔

ٹارزن — جسے سرخ شہزادی پری اُڑنے والے نیلے قالین پر اپنے ساتھ کوہ قاف لے گئی۔ کیوں ——؟

ٹارزن — جس نے کوہ قاف کی ریاست آتاف کی تمام پریوں کو اور جنوں اور دیوؤں کو پتھر کے بُت بنے دیکھا۔

سبز دیو — جسے آ کو بابا نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ زندہ تھا۔

انوکھی وادی — جہاں انتہائی طاقتور اور خوفناک طلسمات موجود تھے۔

انوکھی وادی — جس کی حفاظت کے لئے ایک طاقتور دیو مامور تھا۔

انوکھی وادی — جس میں جانے کے لئے ٹارزن کو آ کو بابا نے نئی، حیرت انگیز اور انتہائی پراسرار طاقتیں دے دیں۔ وہ طاقتیں کیا تھیں۔

انوکھی وادی — جہاں ٹارزن جنوں، دیوؤں کے مقابلے پر آ کر خود بھی ان جیسے روپ دھار لیتا تھا۔

وہ لمحہ — جب ٹارزن نے ایک معمولی سے طلسم کو اپنی غلطی سے انتہائی بھیانک اور خوفناک بنا لیا۔

وہ لمحہ — جب گاموگا نامی دیو ٹارزن کے مقابلے پر آ گیا۔

وہ لمحہ — جب ٹارزن کو خالی ہاتھوں دس شیروں کا مقابلہ کرنا تھا۔

ٹارزن — جسے انوکھی وادی میں قدم قدم پر موت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

کیا — ٹارزن انوکھی وادی میں موجود ان چھ غاروں کو تلاش کر سکا جن میں سبز جادوگر دیو کے جسم کے مختلف حصے رکھے ہوئے تھے۔

کیا — ٹارزن انوکھی وادی کے انوکھے طلسم سر کر سکا۔ یا؟

منکو — جو اچانک انوکھی وادی میں ٹارزن کے پاس پہنچ گیا۔ مگر کیسے؟

منکو — جسے ہر بار سرخ پری اپنے ساتھ لے جاتی تھی۔ مگر کہاں؟

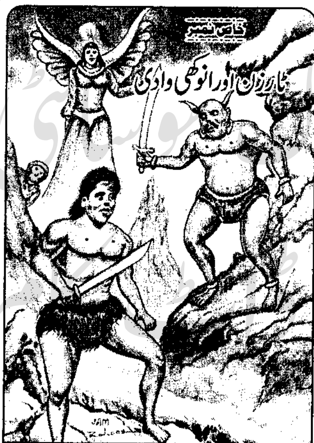
منکو — جس کی مدد کے بغیر ٹارزن انوکھی وادی کے چند طلسمات تسخیر ہی نہیں کر سکتا تھا۔ کیا منکو ٹارزن کی مدد کر سکا۔ یا؟

ٹارزن اور گاموگا دیو کی لڑائی کا انجام کیا ہوا؟

وہ لمحہ — جب ٹارزن ہر طرف سے موت میں گھر چکا تھا اور اس کی مدد کے لئے کوئی نہیں تھا۔ کیا ٹارزن واقعی ہلاک ہو گیا تھا؟

ٹارزن پر لکھی گئی ایک انوکھی، جادوئی اور طلسماتی واقعات سے بھرپور کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔

ٹارزن اور انوکھی وادی ایک ایسی کہانی جس میں ٹارزن ناقابل شکست ہونے کے باوجود بار بار موت کے منہ میں جا رہا تھا۔



بچوں کے لئے خصوصی ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com